



CRAZY FANS OF NOVEL | By Sabahat Nisari

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

میری بہن بہت معصوم ہے "۔۔۔" میں بہت بڑی مشکل میں " ہوں "۔۔۔

تو بھلے اس کو دل سے قبول نہ کر مگر کچھ عرصے " کے لئے اس کو اپنا لے "۔۔۔ سمیر بشر سے التجا یہ انداز میں کہتا ہے ۔۔

بشر اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے

یار تو سمجھنے کی کوشش کر میں ایسا نہیں کر سکتا " حجاب بہت چھوٹی ہے میں اتنا بڑا ظلم نہیں کر سکتا یہ میرے لئے ممکن نہیں ہے

ماما یہ دوا آپ کے لیے بہت ضروری ہے " اسرا آفس سے " آکر سب سے پہلے اپنی ماں کو دوائیں دیتی تھی ۔۔۔ ماما اپنی بیماری کی وجہ سے خاصی زدی بھی ہو گئیں تھیں کی پابندی کے لئے کہا "ماما کو ڈاکٹر نے سختی سے دو تھا ۔

ماما کو کچھ ماہ پہلے رات کے وقت اچانک ہاٹ اٹیک آیا تھا بروقت ٹریٹمنٹ کی وجہ سے اور اللہ کے حکم سے ان کو نئی زندگی ملی تھی۔

ماما کھانے پینے کی بہت شوقین تھیں اور اب ڈاکٹر نے ان کو بالکل ہی پرہیزی کھانا کھانے کی ہدایت کی تھی یہی وجہ تھی ان کے چڑ چڑھے رہنے کی ۔

اسکا اور تھا ہی کون اس دنیا میں سوائے ماما کے۔ بابا کا انتقال تو وہ جب سات سال کی تھی اس وقت ہی ہو گیا تھا۔ اس کے بابا اپنے گاؤں کے وڈیرے تھے۔ ماما سے ان کی شادی پسند سے ہوئی تھی۔ سسرال والوں کا رویہ ماما سے تو بابا کی زندگی میں بھی کچھ خاص اچھا نہیں تھا۔ سوائے مصطفیٰ صاحب کے بڑے بھائی کے وہ قدسیہ کے ساتھ شفقت سے پیش آتے تھے۔۔۔ "قدسیہ بیگم پڑھی لکھی تھیں اور وہ مصطفیٰ صاحب کو یورسٹی میں پسند آ گئی تھی۔۔۔ گھر والوں کو دھمکیاں دے کر اور اپنے آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر کے انہوں نے کسی نہ کسی طریقے سے قدسیہ بیگم سے شادی کر لی۔۔

مگر ان دونوں کا ساتھ بس چند ہی سال کا رہا اور ایک دن ایک کار کے ایکسیڈنٹ میں وہ اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے چلے گئے ان دونوں کو بالکل تنہا چھوڑ کر۔ بابا کے انتقال کے بعد ان کے بڑے بھائی شاہ مقیم نے فیصلہ کیا کہ اسراء اور ان کے بڑے بیٹے شاہ حمدان کا اپس مے نکاح کر دیا جائے۔ وہ اپنی ماں کو اچھی طرح جانتے تھے کہ کچھ بھی ہو جائے وہ اب قدسیہ بیگم کو ایک لمحہ بھی اس گھر میں برداشت نہیں کریں گیں۔

قدسیہ بیگم جو کہ بالکل ہی بے بس تھی کچھ نہ کہہ سکی اور پھر ایک دن اسراء اور حمدان کا نکاح ہو گیا۔



بشر اور سمیر کی دوستی کا دورانیہ زیادہ لمبانہیں تھا ۔
ان دونوں کی دوستی اس وقت ہوئی ----"جب ایک دن بشر
کو آفس بہت جلدی پہنچنا تھا اس کی ایک اہم میٹنگ تھی
بشر تیزی سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جب اچانک سے
سامنے سے آتی بائیک جس پہ ایک عورت اور بچے بھی
سوار تھے ، ۔ بشر کی نظر سڑک پر پڑے پیٹرول پمپ
پر گئی بشر بائیک کو بچانے کے چکر میں سامنے درخت
کو نہیں دیکھ پایا اور اس کی گاڑی بری طرح درخت سے
جا ٹکرا گئی ۔"

قریب ہی روڈ پر سمیر اپنی گاڑی میں جا رہا تھا ایکسیڈنٹ
ہوا دیکھ کر فوراً بائیک کی طرف لپکا پھر اسپتال سے
لیکر گھر تک سمیر نے بشر کو پہنچایا اس طرح ان دونوں
کی دوستی آہستہ آہستہ بڑھتی چلی گئی کچھ ہی عرصے
میں دونوں ایک دوسرے کے گھر آنے جانے لگے ۔

.....♡♡♡♡♡♡♡.....

حجاب خاموشی سے سر جھکائے سمیر کی بات سمجھنے
کی کوشش کر رہی تھی-----
سمیر اپنے سامنے انیلہ بیگم (ماں) کی نہیں سنتا تھا ۔ وہ تو
پھر بہن تھی۔۔

ابھی انیلا بیگم کی وفات کو محض چھ ماہ ہی گزرے تھے
کے سمیر اب اس پر نیا بم پھوڑ رہا تھا ۔

وہ خاموش نظروں سے بھائی کو دیکھتی رہی اب تو انیلہ بیگم بھی حیات نہیں تھی جن سے بعد میں وہ بھائی کی شکایت کر سکتی ۔

جانتی تھی سمیر سے کچھ کہنا بھی فضول ہے ۔
سمیر شروع سے اپنی ذات میں گم رہنے والا تھا وہ آج تک نہیں سمجھ پائی تھی کہ وہ ماما اور اس کے ساتھ اتنا روڈ کیوں رہتا ہے ۔

کبھی وہ یہ سوچتی بھی تو بس تھوڑی دیر کے لئے پھر اپنی اوٹ پٹانگ مشغلوں میں لگ جاتی ۔

وہ ایسی ہی تھی زندگی سے ہر لمحہ کشید نے والی زندہ دل شرارتی سی۔

انیلا بیگم نے اس کی پرورش میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی باپ کے انتقال کے بعد اپنے پروں میں سمیٹ کر دنیا کے سرد و گرم سے دور رکھا وہ اس کی حد سے زیادہ خوبصورتی اور معصومیت سے بہت خائف رہتی تھی وہ بہت سی چیزیں اس کو سمجھانا چاہتی تھی مگر وہ اتنی لاوبالی تھی کہ انیلہ بیگم کی باتوں پر کان ہی نہیں دھرتی تھی -----

حجاب جب دو سال کی اور سمیر 13 سال کا تھا۔ تب اچانک صفدر صاحب ہارٹ فیل ہونے سے اپنی زندگی کی بازی ہار گئے ۔

سمیر صفدر صاحب کی پہلی بیوی سے تھا ۔
سمیر کی ماں اتنی جلدی اس کی ذمہ داری قبول کرنا نہیں
چاہ رہی تھی ۔ اس کے بہت بڑے بڑے پلان تھے ۔ ایک دن
دونوں میاں بیوی کی لڑائی میں وہ گھر چھوڑ کر چلی گئی
اور بعد میں پھر خلع لے لیا صفدر صاحب سے ۔

انیلا بیگم نے سمیر اور حجاب کو تنہا پالا تھا ۔۔۔ انہوں نے
حجاب تک سے یہ سچ ، چھپا کے رکھا تھا کہ سمیر ان کی
سگی اولاد نہیں ہے ۔ مگر سمیر یہ بات اچھی طریقے سے
جانتا تھا کیونکہ اس وقت جب اس کے ماں باپ کی
علیحدگی ہوئی تو وہ 8 سال کا تھا ۔

انیلہ بیگم نے سمیر کو کبھی یہ احساس نہیں ہونے دیا تھا
کہ وہ اس کی سگی ماں نہیں ہیں

-----♡♡♡♡♡-----

" اسرا بیٹا کیا ہوا ہے "

آفس میں سب خیریت تو ہے نا ؟
اسراء جس آفس میں کام کرتی تھی وہ ایک اخبار کا دفتر
تھا ۔

اسراء اس اخبار کے لیے کالم لکھتی تھی ۔
جی امی بس کچھ نہیں ایسی تھوڑا سر میں درد ہو رہا تھا "
۔ " اسرا نے جیسے ماں کو ٹالنا چاہا ۔

اس نے کچھ عرصہ پہلے ایک مشہور سیاستدان کے بارے

میں انفارمیشن جمع کر کے اپنے اخبار کے لئے لکھی تھی
- جو کہ اس سیاستدان کے خلاف تھی -
اس دن سے اسکو دھمکیاں موصول ہو رہی تھی طرح طرح
کی -

.....♡♡♡♡♡.....

مگر بھائی اگر آپ چلے جائیں گے؟"۔
آسٹریلیا تو میرا کیا ہوگا؟"۔۔۔
وہ روتے ہوئے بولی -
ہوں۔۔۔ سمیر نے ہنکارہ بھرا -

بے فکر رہو تمہارا بھی کوئی فیصلہ کر کے ہی جاؤں گا۔"
وہ جیسے جلد از جلد اپنے سر پر سے بالا اتارنا چاہتا تھا -
سمیر جب ابروڈ پڑھنے گیا تھا تب اس کو ایک لڑکی فرح
سے شدید محبت ہو گئی تھی وہ اس سے اسی وقت شادی
کرنا چاہتا تھا۔ مگر فرح نے ایک شرط رکھی تھی کہ اگر
وہ مکمل طور پر آسٹریلیا آئے گا تو ہی وہ اس سے شادی
کرے گی۔۔ بقول فرح کے۔۔۔

پاکستان میں تو میرا دم گھٹتا ہے - اور اب جبکہ اس کے
سب انتظام ہو چکے تھے فراہ بھی اس کے انتظار میں
تھی تو وہ جلد از جلد حجاب کو کہیں نہ کہیں ٹھکانے لگا
کے جانا چاہتا تھا وہ اپنے پیچھے کوئی پریشانی نہیں لینا
چاہتا تھا۔

حجاب ابھی تک اپنے بھائی کی سردمہری پر حیران تھی

■■■■

وہ ایسا ہی تھا خود غرض ۔

"اور ویسے بھی میں نے تم سے کوئی رائے نہیں مانگی۔"
تمہیں اس لئے بتایا گیا ہے کہ اپنا سامان پیک کرنا شروع
کرو میرے پاس صرف ایک ہفتہ ہے۔" وہ بے رخی سے
بولی۔۔۔

حجاب اپنی سرخ آنکھیں جو مسلسل رونے کی وجہ سے سو جھ چکی تھیں بیدردی سے آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔
مم -- مم -- مگر بھائی میں کہاں رہوں گی؟ ---
حجاب پریشانی سے بولی۔

میں تو ابھی فرسٹ ائیر میں ہوں جا ب بھی نہیں ----"

بس خاموش "ابھی اس کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ بولا - "ہفتے کو تمہارا نکاح ہے بشر کے ساتھ -"

وہ اس کو تنہا چھوڑ کر اپنی کہہ کے چلتا بنتا ہے -- حجاب پیچھے سے اس کو جاتا دیکھتی رہے گئی -- "بب --- بب ---! بشر بھائی" -----

.....

تو پھر کیا سوچا تو نے ؟
سمیر بشر کے آفس میں بیٹھا اس سے استفسار کر رہا تھا ۔
میں تجھے بتا چکا ہوں "۔۔۔"
بشر نے کہا ۔۔

تو تیرا فیصلہ آج بھی وہی ہے "--"

سمیر کے لہجے میں کچھ سردمہری سی تھی --

یار تو میرا دوست ہے میں تیری مدد کرنا چاہتا ہوں مگر "

--"

بشر تھوڑا روکا --

"مگر کیا"

سمیر نے استہفامیہ نظروں سے بشر کو دیکھا --

یار میں دو ایک دفعہ حجاب سے ملا ہو وہ بہت چھوٹی "

ہے اور پھر معصوم بھی ---"

بشر سمیر کو ہر پہلو سمجھانا چاہ رہا تھا ---

خیر سے وہ کالج میں ایڈمیشن لے چکی ہے "--"

اور پھر جب ذمہ داری پڑے گی تو میچپور بھی ہو جائے "

گی ---"

بشر خاموش رہا --

خیر میں نے تیرا جواب مانگا تھا "--"

تجھے پورا اختیار ہے فیصلے کا "--"

سمیر تھوڑا رکا اور آگے کی طرف جھک کر میز پر

دونوں ہاتھ رکھ دیئے اور پھر سے گویا ہوا --

خیر حسن بھائی کے بارے میں کیا خیال ہے "--"

بشر نے ناسمجھی سے سمیر کو دیکھا --

میں نے دوسرا آپشن یہ بھی رکھا تھا کہ اگر تیری کوئی "

مجبوری ہوئی تو پھر --"

"پھر؟ کیا"

بشر بے چینی سے بولا ---

حسن بھائی ---"

آبھی سمیر کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ بشر یقدم سے بولا --

"تیرا دماغ تو تھیک ہے"

"وہ پہلے سے شادی شدہ ہیں"

بشر نے جیسے یاد دلانا چاہا --

ان کی وائف کی ڈیٹھ ہو چکی ہے ---"

سمیر بولا --

تو یہ بھول رہا ہے کہ ان کی ایک بیٹی حجاب کی ہم عمر ہے۔"

بشر کو رہ رہ کر سمیر کی سوچ پر افسوس ہو رہا تھا وہ کیسے اپنے مفاد کے لئے اپنی بہن کو اندھی کھائی میں دھکیل سکتا تھا ---

حجاب کا معصوم شرارتی سا چہرہ بشر کی آنکھوں میں گھوم سا گیا --

یہ لاسٹ آپشن ہے میرے پاس اور پھر جب حسن بھائی کو میں نے اپنی پریشانی بتائی تو انہوں نے فوراً پریپوزل دے دیا ---"

بشر حسن کو اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ سمیر کے کزن تھے ----بشر کو وہ کچھ خاص پسند نہ تھے ان کی بیگم کی

وفات کو ابھی پورا سال بھی نہیں ہوا تھا کہ ان کو دوسری شادی کی بھی لگ گئی۔۔۔ ان کا ایک بیٹا ہائر سٹڈیز کے لیے اب روڈ میں تھا۔۔۔ اور بیٹی حجاب کی ہم عمر۔۔۔ حسن بہت ہی رنگین فکر فطرت کا مالک تھا۔۔۔
بشر کا دماغ گھوم گیا۔۔۔

پھر لمحے بھر کو بشر نے سوچا۔۔
ایک معصوم لڑکی کو جانتے بوجھتے اندھی کھائی میں نہیں دیکھی لے گا۔۔۔
اور بس پھر فیصلے کی گھڑی تھی اور فیصلہ ہوچکا تھا "۔۔۔!"

-----♡♡♡♡♡♡♡-----

ماما آج آپ آٹھ بجے تک ریڈی رہیے گا۔۔"
اسراء دوپٹہ سر پر سیٹ کرتے ہوئے بولی۔۔
کیوں بیٹا۔۔ کہیں دعوت میں جانا ہے؟"
اوہو ماما میں جانتی تھی آپ یہی کہیں گی۔۔"
آپ کو موقع مل جائے گا مجھے مصروف دیکھ کر بد پر "ہیزی کرنے کا۔۔"

وہ مصنوعی خوف گی سے بولی۔۔
ماما چھینپ سی گئیں۔۔
آپ کا میں نے آج ہارٹ اسپیشلسٹ سے اپوائنٹمنٹ لیا ہے "۔۔"

میں ٹھیک ہونیٹا اور جو دعوائی میں لے رہی ہو وہ بھی "

صحیح ہے۔"

ما معنی جیسے ٹالنا چاہا۔۔

مگر سامنے بھی انہی کی بیٹی تھی۔۔

ماما میری کولیگ ہے اس نے مجھے ان کے بارے میں "

بتایا ہے یہ ملک کے بہت اچھے ہارٹ سرجن ہیں۔"

ڈاکٹر نے جلد از جلد قدسیہ بیگم کے بائپاس کا کہا تھا۔۔ اور

جب سے ڈاکٹر نے اسراء کو یہ روح فرزا خبر سنائی تھی

اس کی مانو راتوں کی نیند ہی فنا ہو گئی تھی۔۔۔

اسی سلسلے میں وہ آج کا فون منڈلی کرائی تھی۔۔

بس ماما مجھے دیر ہو رہی ہے میں نکل رہی ہو۔۔۔"

آپ بس رات آٹھ بجے تک تیار رہیے گا۔۔۔"

اللہ حافظ۔۔"

وہ ماما کو جلدی سے ماتھے پر پیار کر کے باہر نکل گئی۔۔

خدا حافظ۔۔"

ماما نے اپنی آنکھ میں آیا نناسا آنسو اپنی انگلیوں کی

پوروں میں جبر کر لیا۔۔

.....♡♡♡♡.....

بشر بیٹا بات سنو میری۔۔"

سائرہ بیگم مصروف سے انداز میں بشر کو باہر جاتے دیکھ

کر کہنے لگی۔۔۔

جی ماما"۔۔۔۔۔
وہ ماما کے اردگرد پھیلی چیزوں پر ایک طائرانہ نظر ڈالتا
ہے۔۔۔۔۔
یہ دیکھو بشر"۔۔۔۔۔

میں کچھ چیزیں لائی ہوئی حجاب کے لئے"۔۔۔
وہ چاروں طرف ڈریسز جیولری سینڈل وغیرہ پھیلا کر
بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔
پورا ہال کمرہ حجاب ہی کی چیزوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔
بشر نے ایک اچھتی سی نظر ہر چیز پر ڈال کر کہا۔۔۔۔۔
آپ یہ" شلوار سوٹ" کے بجائے" ٹراؤزر اور ٹی شرٹ
لیتی" اور" سینڈل کے بجائے" بیل گمر" کے شوز۔۔۔ ہونے
چاہیے تھے۔۔۔۔۔

اور چوڑیوں چھور کر" بیٹ بال" کی ضرورت تھی۔۔۔
وہ جل بہن کر بولا۔۔۔۔۔
بابا جو ابھی ہال کمرے میں داخل ہی ہو رہے تھے اس کی
تمام باتیں سن کر زوردار کہکا لگائے بغیر نہیں رہ سکے۔۔۔
ٹھیک ہے بشر بیٹا یہ سب چیزیں میں حجاب کو ولیمے
کے دوسرے دن بلا دوں گا۔۔۔۔۔

بابا اب کچھ سیریس انداز اپناتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔
آپ آنے تو دیں ذرا محترمہ کو اس گھر میں بہت ہی
سیدھی ہے بالکل جلیبی کی طرح۔۔۔۔۔
بشر تپ کر بولا۔۔۔۔۔

اور وہاں سے واک آؤٹ کر دیا "--" وہ دونوں پیچھے ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرانے لگے

.....♡♡♡♡♡.....

فراہ میں تم سے بار بار کہہ رہی ہو اپنے فیصلے پر غور " کرو "--

فراہ کی موم نے سخت لہجے میں کہا --
/اومام وہ بہت اچھا ہے "--

بیٹا تم مغرب کی پروردہ ہو تم کیسے اس مشرق کے " ماحول میں پلنے والے شخص کے ساتھ رہ سکو گے؟ "--
مام سمیرے میرے لیے سب کچھ چھوڑ کر یہاں آسٹریلیا آ رہا ہے ---

فرح نے سمیر کی وکالت کی ---
ہاں تو منع کر دو اس کو اور ویسے بھی کاشی تمہیں کئی " دفعہ پریوز کرچکا ہے "--

مام اپنی ہیرے کی انگوٹھی گھماتے ہوئے بولیں -
مام بس آپ نے کہا تھا کہ اگر وہ سب کچھ چھوڑ کر یہاں " آئے گا تبھی آپ میری شادی اس سے کرائیں گی --
فرح نے جیسے ان کو اس سے کیا ہوا وعدہ یاد دلایا ---

.....♡♡♡♡♡.....

اور پھر وہ دن بھی آن پہنچا جب حجاب ہمیشہ کے لئے بشر کے نام لکھ دی گئی ---

ماما نے اس کو بڑے پیار سے پھولوں سے سجے سجائے
کمرہ میں لا کر بٹھایا اور ڈھیر ساری دعائیں دے کر چلی
گئیں۔۔۔

حجاب نے ان کے کمرے سے جانے کے بعد۔۔۔۔۔کمرے کا
جائزہ لینے کے لئے جیسے ہی نظر ادھر ادھر گھوم دھک
سے رہ گئی۔۔۔۔۔
"بچاو۔۔۔۔۔بچاو۔۔۔۔۔"

بشر نے ابھی کچن میں آکر پانی کا گلاس منہ سے لگایا ہی
تھا کہ۔۔۔۔۔

کمرے سے کسی کے چیخنے چلانے کی آوازیں سن کر
پہلے تو وہ ناسمجھی سے دیکھتا ہے۔
پھر یکدم دماغ میں ایک چھناکا سا ہوتا ہے۔۔۔
حجاب۔۔۔۔۔"

وہ بھاگتا ہوا اندھا دھن کمرے کی طرف آتا ہے کمرے کا
منظر دیکھ کر بھوچکا رہ جاتا ہے۔۔
ایک دن کی دلہن نہیں بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا محض دو "
گھنٹے کی دلہن۔۔۔

بیڑ کے بیچوں بیچ کھڑی چلے پیر کی بلی کی طرح ادھر
سے ادھر کود رہی تھی۔۔
کیا ہوا ہے "؟۔۔۔"

بشر کی چنگھاڑتی ہوئی آواز نے حجاب کی چیخوں کا گلا
گھونٹ دیا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ وہاں چھ۔۔۔۔۔ چھپکلی۔۔۔۔۔"
وہ سہمی ہوئی آواز میں بولتی بشر کو دیکھ کر مزید بوکھلا جاتی ہے۔۔۔۔۔

وہ گھوم کر دیکھتا ہے سامنے دیوار پر چھپکلی کا چھوٹا سا بچہ نظر آتا ہے۔۔۔۔۔
تم۔۔۔۔۔ تم اس لئے اتنی عمر ڈھا رہی تھی۔۔۔۔۔"
بشر ایک جھٹکے سے اسکو بیڈ سے نیچے کھینچتا ہے۔
وہ اس اچانک افتاد سے اپنا توازن کھو بیٹھتی ہے اور بشر ک چوڑے سینے سے الگتی ہے۔۔
جب کہ بشر اس کو خشمگیں نظروں سے گھور رہا ہے۔۔۔۔۔

"م۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ مے۔۔۔۔۔ وہ چھپکلی"
وہ بشر سے مزید بوکھلا جاتی ہے۔۔۔۔۔
اوف۔۔۔۔۔ کہاں پھنس گیا۔۔۔۔۔"
بشر اس کو ایک جھٹکے سے چھوڑ کر کمرے سے نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔
ارے چھپکلی تو مار دیتے۔۔۔۔۔"
پیچھے سے حجاب کی آواز ای۔۔۔۔۔

بشر جیسے ہی کمرے سے باہر نکلتا ہے۔۔۔۔۔
سامنے ماما اور بابا کمرے کے دروازے کے باہر کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

بشر شرمندہ سا آگے بڑھتا ہے --
بابا کچھ بھی بولے بغیر خاموشی سے واپس ہو جاتے ہیں ---
البتہ ماما اس کا راستہ روکے کھڑی رہیں۔ ---

کیا ہوا بیٹا سب خیریت تو ہے "؟--"
ماما کچھ جاتے ہوئے استفسار کرتی ہیں --
مگر کڑی نظروں سے بشر کو بھولنا نہیں بھولتیں۔ -

جج ---جج۔ جی ماما سب ٹھیک ہے "۔---"
بشر خامخا نظریں چراتا آگے بڑھ جاتا ہے ---
کچھ نہ کرنے پر یہ حال ہے کچھ ہو جائے تو پتا نہیں کیا
کریں گے "۔--

بشر منہ ہی منہ میں بر بڑھاتا ہے ----
اس کو رہ رہ کر ماما کی لاٹلی بہو کے اپر تاؤ آتا ہے ---
ماما اس کو گھورتے ہوئے کہتی ہیں -
"۔ بشر ر کو

بشر جانے کے لئے پر تول رہا ہوتا ہے ماما کی آواز پر
پلٹتا ہے -
"جی"

حجاب ابھی بہت معصوم ہے اور نہ سمجھ بھی اس کا "
خیال رکھنا" ---

ماما کی بات پر وہ مزید شرمندگی سے لال ٹماٹر ہو جاتا
ہے ----

بشر کا بس نہیں چل رہا ہوتا کے حجاب کا سر ہی پہاڑ دے

ماما کچھ بھی کہے بغیر مشرقی کمرے کی طرف رخ کرتی
ہیں۔ ---

-----♡♡♡♡♡-----

"بیٹا اب کچھ سوچ لے"
"کب تک تم باپ بیٹے اس کلمو ہی عورت کا انتظار کرتے
رہو گے؟"

دادی پاندان بند کرتے ہوئے کچھ تنفر سے گویا ہوئیں۔
اما تو اتنی بڑی بڑی باتیں نہ کیا کر۔۔۔"
"بھر جائی بہت اچھی تھی"

ہوسکتا ہے اس رات کچھ ایسا ہوا ہو جو ہمارے علم میں
ہی نہ ہو۔۔"

مقیم صاحب جیسے ماں کو سمجھانا چاہتے تھے۔۔
اے بچے مجھے سب پتا ہے کون صحیح تھا کون نہیں
۔۔"

ماں جی جب ہمدان کا نکاح ہوا تھا وہ پورا چودہ سال کا
تھا وہ کوئی بچہ نہیں تھا میں نے اسے ایک دوبار کہا تھا کہ
سرا کہاں ہے؟" تم شادی کر لو پتہ نہیں اب
ماں جی ہم تم گوشہ سے مقیم صاحب کی بات پوری سن
رہی تھیں۔

مگر وہ کہتا ہے کہ میں اپنی منکوحہ کو کہیں نہ کہیں "

سے ڈھونڈ کے رہوں گا۔۔۔
بڑا آیا۔۔۔ پتا نہیں میں اپنے پوتے کے بچے دیکھ سکوں گی "
یا نہیں۔۔۔
تو یہ سمجھ لے جیسی ماں تھی ویسی ہی بیٹی بھی ہوگی "
۔۔۔

" ماں جی بھر جائی بہت نیک سیرت تھی "
ہنہ۔۔۔۔ نیک سیرت "۔۔۔
اماں نے ہنکارا بھرا
بڑی آئی نیک سیرت پہلے میرے سونے لال کو اس کی "
نحوست کھا گئی اور اب میرے پوتے کو میں کسی صورت
قربان نہیں ہونے دوں گی "۔۔۔

ماں جی کے لہجے میں حقارت ہی حقارت تھی ۔۔
نہ کیا کر مجھ سے ایسی باتیں اماں مجھے بہت چھپتی "
ہیں مجھے بھر جائیں کبھی بھی غلط یا کسی بھی صورت
قصور وار نہیں لگی "۔۔۔
چلیں بابا "۔۔۔

حمدان جو اندر آ رہا تھا تمام باتیں سن لیں ۔۔
مگر خاموش رہا

اے میاں کہاں نا سلام نا دعا "۔۔۔۔
دا دی نے لتاڑا ۔۔

ہمدان کو بالکل بھی پسند نہیں تھا کہ کوئی کسی کے کردار
کی دھجیاں اڑائے ۔۔

السلام علیکم دادو آج بابا پروٹین چیک اپ ہے میں شہر " سے اسی لیے آیا ہوں بابا بہت دنوں سے خود سے نہیں جا رہے۔"

ہمدان جیسے جلد از جلد ان کے سامنے سے ہٹ نہ چاہ رہا تھا۔۔

.....♡♡♡♡♡.....

ماما دو تین دفعہ نوک کرتی ہیں بشر ک کمرے کا دروازہ

مگر جب کوئی آواز نہیں آتی تو آہستہ سے دروازہ وا کرتی اندر جاتی ہیں۔۔۔ مگر یہ کیا۔۔۔۔

کمرے کی حالت دیکھ کر چکرا سی جاتی ہیں۔۔ سامنے دیوار پر طرح طرح کے نقش و نگار بنے ہوتے ہیں (شاید چھپکلی کا کر یہ کرم کیا گیا تھا)۔۔۔۔ سینڈل۔۔۔۔ برش۔۔۔۔ ریموٹ۔۔۔۔ حد یہ کہ ہر وہ چیز جس سے دیوار پر بے دردی سے کسی کی جان لینے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔۔

البتہ جیسے ہی ماما کی نظر حجاب پر پڑتی ہے۔۔۔ جو " بالکل معصوم سی بغیر اپنا لباس اور جیولری اتارے مدہوش نیند کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔۔ ماما آگے بڑھ کر اس پر کمفٹر ڈال کر اور محبت بہت آہستہ اس کا آدھا زمین پر گرا ہوا ہاتھ اس کے سینے پر

احتیاط سے رکھ کر بار چلی جاتی ہے ۔

.....♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡.....

وہ اور ما ماجیسی ہی ڈاکٹر کے کمرے سے باہر نکلی
سامنے رے سیشن سے مرتے شخص کی آنکھیں پتھرا
گئیں جیسے۔۔۔۔

دوسری طرف کچھ ایسا ہی حال قدسیہ بیگم کا بھی تھا ۔۔۔
پورے بیس سال کے طویل عرصے کے بعد وہ اس چہرے
کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔

-----♡♡♡♡♡♡-----

"بہت جلد میں تمہارے سامنے ہوں گا"

سمیر بے خودی سے بولا ۔۔

ہاں مجھے بھی بہت انتظار ہے اب یہ لمحے گزرتے نہیں
//ہیں"۔۔۔

فرح نے کہا ۔۔۔۔

بس میرے آتے ہی ۔۔۔جو ہے ہم شاپنگ کریں گے شادی کی
اور ایک دو دن میں نکاح"۔۔۔۔

اف لگتا ہے بڑی مشکل سے میری بیوی تم سے برداشت
ہو رہی ہے"۔۔۔۔۔

اپنی شادی کے دن اب نہیں دور ہے ۔۔۔۔ تو بھی تڑپا کرے
"میں بھی تڑپا کروں۔۔۔

سمیر اب باقاعدہ گنگنا رہا تھا ۔۔

...♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اگلے دن صبح وہ فریش ہونے کمرے میں آتا ہے پہلی نظر اس کی حجاب پر پڑتی ہے ----

وہ خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی ----

حجاب ابھی تک شرارے میں ہی تھی ----

ایک پاؤں زمین پر لٹک رہا تھا ----

بندیا ماتھے سے بالوں میں الجھ چکی تھی

پاؤں شرارے میں سے تھوڑا بہار تھا ---1

ہاتھ بیڈ کے نیچے لٹک رہا تھا

کمفٹر آدھا بیڑ پر تو آدھا زمین کی زینت بنا ہوا تھا ----

عجیب و غریب طریقے سے محترما بڑے مزے سے سو

رہی تھی -----

بشر سلگتی ہوئی نظر حجاب پر ڈالتا ہاتھ روم کی طرف

بڑھ جاتا ہے ----

بڑبڑاتے ہوئے اس کو اپنی قسمت پر رہ رہ کر غصہ آ رہا

ہوتا ہے ---

"ا"ووں۔۔۔۔۔اووووں۔۔۔

بشر ابھی برش بی کر رہا ہوتا ہے کہ جب عجیب و غریب

آوازیں سن کر ہاتھ روم کا دروازہ تھوڑا سا کھول کر اپنی

گردن باہر نکال کر دیکھتا ہے تو مزید بھنٹ ہو جاتا ہے ۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

حجاب صاحبہ اٹھ چکی تھیں ---
دونوں ہاتھ ہوا مے تھے اور مزے سے انگریزائیاں لی جا رہی تھیں ---
پہلی دلہن ہو گی جو اس قسم کی انگریزائیوں سے صبح کا " "آغاز کر رہی ہے۔ -
بشر جل بھن کر سوچتا ہے اور زور سے باتھروم کا " "دروازہ بند کرتا ہے۔--
حجاب ایک دم چونک کر اپنی موندی موندی آنکھوں سے باتھروم کی طرف دیکھتی ہے اور برا سا منہ بنا کر کہتی ہے---
ہٹلر نہ ہو تو "----"
اب وہ مکمل طور پر کمرے کا جائزہ لیتی ہے خوبصورتی سے سجے سجائے گلابوں پر نظر پڑتے ہی وہ ادھر ادھر مل ہی جاتی ہے ---h دیکھتی ہے مطلوبہ شہ
وہ فولڈنگ چیر کو کھول کر اب اس پر چڑھ کر پھول اتار رہی تھی --
اماں کہتی تھی پھولوں کو نہیں توڑا کرو جن بھوت پیچھے " "پڑ جاتے ہیں اور یہاں تو ہر طرف بس یہی ہیں "----"
پتہ نہیں کتنے جن بھوت اب تک جمٹ چکے ہوں گے مجھ " "سے ---
وہ خود پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونک مارتی ہے ---

گھبرا جاتا ہے۔۔

"کیا ہے چپ ہو جاؤ
جنگلیوں کی طرح مت چپخو ----"

وہ حجاب کے لبوں پر اپنا ہاتھ رک دیتا ہے۔۔ آج ---
حجاب اس کے ہاتھ پر اپنے دانت گڑھا دیتی ہے --
بشر بل بلاتا ہوا اس کو چھوڑ دیتا ہے ---
حجاب جواب ابھی ابھی آنکھیں بند کئے چیکھنے میں
مصروف تھی --

[illegible]

حجاب جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آتی ہے مگر اب کیا
دلہن ساہبا زمین بوس ہو چکی تھی --
کیوں گرایا؟ "-----"

وہ غصے سے بشر کو بولتی ہے۔۔۔
اور بشر ایک جلانے والے مسکراہٹ اس پر اچھالتا ،
گڈ مار ننگ۔"

کہتا باہر نکل جاتا ہے۔۔۔
اب اٹھنے کی کوششوں میں kr حجاب اپنی کمر پہ ہاتھ رکھ
♡♡♡♡♡♡ تھی۔۔۔

آج ولیمے کی تقریب اپنے عروج پر تھی حجاب آج برات سے بھی زیادہ حسین لگ رہی تھی گرین اور پنگ کے امتزاج کا غرارہ پہنے وہ بڑے مزے سے اسٹائل مار مار کر کیمرہ مین کو حیران اور "پریشان" بھی کر رہی تھی۔۔۔ بشر : "یہ اپنا چھچھور پن تھوڑا کم کرو"۔۔

حجاب : "2،3 پوز اور"۔۔۔

بشر کی گھوریاں بھی حجاب کو باز نہیں رکھ پائیں۔۔۔

"سر آپ تھوڑا قریب آئے"

"میم آپ سر کے سینے پر سر رکھئیے"

کیمرے مین نے کہا۔۔۔

ارے ایسے تھوڑی بشر آپ میرے شولڈرس پر ہاتھ رکھیں"

اور میں آپ کے سینے پر سر رکھوں گی"۔۔۔

حجاب نے جیسے فوٹوگرافی میں "پی ایچ ڈی" کر رکھی

تھی۔۔۔۔

بشر شرمندگی سے پانی پانی ہو رہا تھا بس نہیں چل رہا تھا

حجاب کا سر ہی پہاڑ دے۔۔۔

یاچلو بھر پانی میں خود ہی ڈوب جائے۔۔۔

لینی pics حجاب کیمرہ مین کو زیادہ پتا ہے نہ کس طرح"

ہوتی ہے۔۔

بشر نے حجاب کو دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

وہ غصے سے حجاب کو کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا کہ
سامنے سے سمیر کو آتا دیکھ کر چپ ہو گیا ---
چلیں بس بہت ہے یہ پکس بشر گویا صبر کا سانس لیتا ہے "

وہ حیران تھا اور آجز بھی حجاب کی ان اوٹ پٹانگ
حرکتوں پر۔ ---
ادھر حجاب جو کہ ابھی اور کوئی پوسز مارنے کے لیے
تیار تھی ----

سمیر کو آتا دیکھ کر دل مسوس کر رہ گئی ---
سمیر اور بشر اب باتوں میں مصروف تھے ---

.....♡♡♡♡♡.....

بیٹا حوصلہ رکھو بھر جائی بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گی "

مکیم صاحب نے اسراء کے سر پر ہاتھ پھیر کر گویا تسلی
دینا چاہی ----

وہ اپنے بھائی کی اکلوتی بیٹی کو یوں اس طرح روتے
دیکھ کر خود بھی افسردہ ہو رہے تھے ---بہت جی بھی وہ
جو بیس سال بعد ان کی نظروں کے سامنے آئی تھی --
جس کو انہوں نے اپنی نظروں کے سامنے رکھنے کے
لئے اپنی محبت اور شفقت دینے کے لئے اپنے بیٹے سے
محض اسراء کی سات سال کی عمر میں ہی نکاح کروا دیا
تھا ---

وہ آسرا کو ہر طرح کے سرد و گرم سے بچانا چاہتے تھے

آسرا کو تو جیسے اردگرد کی کچھ خبر ہی نہیں تھی --
وہ اپنی ماں کی جلد صحت یابی کے لیے اپنے رب کے
آگے گڑ گڑائے جا رہی تھی ----

اے میرے اللہ تو میری ماں کو زندگی دے دے " ---"
بدلے میں مجھ سے میرا تو سب کچھ لے لے --"
اے میرے اللہ میاں جی میری ماں کے علاوہ کوئی رشتہ
" نہیں ہے میرا

وہ اپنے حواس میں نہیں تھی جب سے ڈاکٹر نے اس کو
بتایا تھا قدسیہ بیگم کو دوسرا ہاٹ اٹیک آیا ہے وہ گویا اپنے
حواس کھو بیٹھی تھی اور جب سے رو رو کے بار بار یہی
جملہ دہرا رہی تھی ---

حمدان جو کب سے خاموشی سے آسرا کو روتا دیکھ رہا
تھا----

ایک گلاس میں ٹھنڈا پانی انڈیل کر اسراء کے لئے لایا ---
اسراء نے گلاس تھام لیا اور ایک ہی سانس میں پی گئی ---
ایسا لگتا تھا جیسے بالکل ہی جان نکلنے کی ہو اس کی ---
رو نہیں چاچی بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گی " --"
ڈاکٹر سے میں نے پوچھا تھا ان کا کہنا ہے کہ کچھ ہی دیر
میں چاچی کو ہوش آجائے گا" ---

اس نے بس خاموش نظر حمدان پر ڈالی اور واپس اپنے

مشغلے میں مصروف ہوگئی۔۔۔
حمدان کو اپنے اور اسراء کے درمیان رشتے کے بارے
میں علم تھا اور آج وہ اپنی ہم سفر کو سامنے دیکھ کر جہاں
خوش ہوا تھا وہاں اس کا ہر آنسو اس کو اپنے دل پر گرتا
محسوس ہو رہا تھا ۔۔۔

جب اس کا نکاح اسراء سے ہوا وہ چودہ سال کا تھا۔۔
حمدان اچھی طرح اس رشتے کی اہمیت کو سمجھتا تھا ۔۔۔
دادی کے لاکھ کہنے پر بھی وہ اسراء سے کبھی بھی بددل
نہیں ہوا ۔۔۔

اس کو آج بھی یاد ہے وہ چھوٹی سی معصوم سی ہری
آنکھوں والی بچی جو ہر وقت منہ بصورتی رہتی تھی ۔۔۔
۔۔۔

اور جب بالکل ہی تھک جاتی تھی کوئی اس کی بات نہیں
سنتا تھا تو احمد ان کی انگلی پکڑ کے اس کے ذریعے اپنی
بات سب سے منواتی تھی ۔۔۔
گویا اس کو یہ یقین تھا کہ باباماما کے بعد بس وہی ہے جو
اس کی ہر خواہش پوری کر سکتا ہے ۔۔۔

.....♡♡♡.....
ولیمے کی تقریب ختم ہونے کے بعد وہ لوگ گھر آئے پھر
۔۔۔۔۔
ماما حجاب کو کمرے میں لے کر آئیں اور بہت نرمی سے
بولی۔۔۔۔

بیٹا میں بشر کی ماں ضرور ہوں مگر اب تمہاری بھی ماں ہوں۔۔۔ تم زندگی میں کبھی بھی مجھے اپنی ماں سے کم نہیں پاؤں گی۔۔۔

حجاب کی آنکھیں ان کی اس بات سے جھللا گئیں۔۔۔۔۔
جی آنٹی "۔۔۔۔۔"

حجاب بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔

ارے ابھی تو بتایا ہے کہ میں آپ کی ماما ہوں۔۔۔
انہوں نے پیار سے حجاب کے سر پر چپت رسید کری۔۔۔
ماما "۔۔۔۔۔ وہ کتنے دن بعد یہ لفظ بول پائی تھی ضبط سے"
حجاب کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔

ماما نے اس کو اپنے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔
دو موتی ان کی آنکھوں سے بھی گر گئے۔۔۔ اور حجاب
کے کامداد دوپٹے میں جذب ہو گئے۔۔

۔
نہ بچہ ایسے نہیں شاباش آج کے بعد میں آنسو نہ دیکھو "
آپ کی ان پیاری سی آنکھوں میں۔۔۔"
ماما نے پیار بھری خفگی سے اس کو ڈانٹ پلائی۔۔
ماما اس کی پیشانی پر پیار کر کے کمرے سے جانے لگیں
کے کچھ یاد آنے پر واپس مڑیں اور بولیں۔۔۔
اچھا گڑیا آپ کا "نائٹ ڈریس" واش روم میں ہے فریش ہو "
کے پہن لیے گا "۔۔۔۔۔
یہ کہہ کر وہ رکی نہیں کمرے سے نکل گئیں۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

حجاب نے شریف بچوں کی طرح گردن ہلا دی
--♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡--
♡♡

"بابا آپ جائیں میں ہوں ادھر"
حمدان نے بابا کو کہا ----
بابا بضد تھے کہ وہ ہوسپٹل میں ہی رہیں گے --

نہیں بابا آپ جائیں آپ کا ویسے بھی بی پی کافی ہائی ہے
ڈاکٹر نے آپ کو آرام کے لئے کہا ہے ---"

بابا جو بار بار ضد کر رہے تھے اب خاموش ہو گئے وہ
جانتے تھے ان کا بیٹا جو بات کہہ دے اس کو آخری فیصلہ
سمجھتا ہے ----

ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہاری مرضی --- میں پھر صبح آؤں
گا ---"

یہ کہہ کر وہ ایک نظر اسراء اور قدسیہ پر ڈالتے اسراء
کو تسلی دے کر ہسپتال کے کمرے سے باہر نکل گئے ----
اسراء ابھی بھی صوفے پر بیٹھی ہسپتال کے کمرے میں
زارو قطار رو رہی تھی ---

حمدان سے اس کا رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا ---
حمدان اب دو زانو بیٹھ کر اس کے دونوں ہاتھوں کو محبت
سے تھام لیتا ہے ---

اگر اب تم چپ نہیں ہوئی تو میں تمہیں گھر بھیج دوں گا " /-----

وہ تھوڑا دھمکی آمیز لہجے میں بولا ---
اس کی یوں اس طرح ہاتھ پکڑنے سے وہ ایک دم ہوش کی دنیا میں آئی۔۔۔۔
اور اپنے ہاتھوں کو فوراً اس کے مضبوط ہاتھوں کی گرفت سے کھیچنا چاہا۔۔۔۔

حمدان جو اس کو ہی گہری نظروں سے گھور رہا تھا۔
اسکی اس حرکت پر اتنی پریشانی کے عالم میں بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔
آپ۔۔۔ آپکی ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی۔۔۔"
وہ اس کی گہری نظروں اور اس قدر قربت سے گھبراہٹ چھپاتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کو پہلی دفعہ کسی مرد نے چھوا تھا۔۔۔
حمدان کے چھونے سے اسراء کے پورے جسم میں جھرجھری سی پھیل گئی تھی۔۔۔
حمدان اب مزید محضوض ہوا۔۔۔۔۔
اس کو وہ معصوم سی گھبراہٹ چھپاتی لڑکی بہت اچھی لگ رہی تھی سیدھا اس کے دل میں اتر کر گھر کر رہی تھی۔۔۔

حمدان نے اس کا مزید دھیان بٹانے کے لئے کہا۔۔
"ہمت تو میری اور بھی بہت سی چیزوں کی ہے"

وہ اس کے کہ کان کے بہت قریب آ کر سرگوشیانہ انداز میں بولا۔۔۔۔

وہ اس کی اس حرکت پر سرخ پڑ گئی اور ایک جھٹکے سے اس کو پرے دھکیلا۔۔۔

آپ پلیز ایسا نہ کریں مجھ سے دور رہیں میں آپ کی تایا " کی بیٹی ہوں بس اس لئے آپ کا احترام کر رہی ہوں "۔۔۔۔۔ وہ اپنی گھبراہٹ اس کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے تھوڑا اپنے آپ کو نڈر ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے الٹا ہی بول گئی۔۔۔

ارے ابھی سے آپ میرا احترام کرنا سیکھ گئی ہیں۔۔ اچھی " بات ہے مستقبل قریب میں تمہیں پریشانی نہیں ہوگی "۔۔۔۔ وہ اس کے گالوں پہ آئی آوارہ لٹ کو اپنی شہادت کی انگلی پر لپیٹا معنی خیز انداز میں بولا۔۔۔

اس کی اس حرکت پر اسراء کی دھڑکن بہت تیز ہو گئی۔۔۔۔ رات ایک بجے کا وقت تھا ماحول میں عجیب سی فسون خیزی سی تھی ایک فریق بہت کچھ جانتا تھا اور دوسرا بہت کچھ باتوں سے بے خبر کچھ بھی نہیں۔۔



ماما بہارا آ کر بشر کو ڈھونڈتی ہیں

ارے تم یہاں ہو "۔۔"

بشر لان میں بیٹھا کسی سے فون پر محو گفتگو ان کو نظر آتا ہے۔۔۔

ماما اس کے قریب آکر فون بند ہونے کا انتظار کرتی ہیں جیسے ہی وہ فون بند کرتا ہے ماما اس کو کان سے پکڑ کر پوچھتی ہیں ----

بیٹا آپ کی ایک عدد نئی نویلی دلہن بھی ہے جو آپ کا " کمرے میں انتظار کر رہی ہے اور آپ یہاں کس سے باتیں بھگار رہے تھے" ----

کر ہی نا لیں ماما محترمہ میرا انتظار "----" اور رہی بات دلہن کی تو وہ نئی نویلی دلہن نہیں بلکہ نئی " نویلی "چڑن" ہے میرے لئے "----" اسنے جل کے سوچا --

مگر ماما کے سامنے ظاہر یہی کیا کہ مذاق میں کہہ رہا ہے ----
رہنے دو پتا ہے مجھے دل میں تو تمہارے لڈو پھوٹ رہے " ہونگے" ---

ماما نے ہلکی سی دھپ لگاتے ہوئے چھیڑا ---
" اچھا چلو بس اب اپنے کمرے میں جاؤ "
ماما نے کچھ ایسے لہجے میں بولا کہ بشر کی ہمت ہی نہیں ہوئی کچھ اور کہنے کی ---
جی جا رہا ہوں " --

اس نے منہ بسورا
دعا کیجئے گا میری عافیت رہے آپ کی بہو چوڑیل " سے "----"

گلاسس پر پڑھی ----

وہ جلدی سے گلا سس اٹھا کر لگاتی ہے --
جیسے ہی 0 ہونٹوں کو گول گول کر کے چونچ بنا کر و"
"کلک کرتی ہے ----

این اسی وقت بشر کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آ
آتا، --

کلک" ---- (دروازے ک بلکل سامنے چونکے ڈریسنگ ٹیبل "
تھی) دروازے سے اندر آتے بشر اور ڈریسنگ ٹیبل کے
سامنے کھڑی حجاب دونو اس تصویر مے قید ہوجاتے ہے
"♡ ----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
حجاب جیسے ہی باتھ روم میں جاتی ہے اس کی نظر ماما
کے لٹکائے ہوئے ""نائٹ ڈریس"" پر پڑتی ہے ---
"ارے یہ کچھ زیادہ ہی چھوٹا نہیں ہے"
وہ بلیک نائیٹی کو دیکھ کر بڑبڑاتی ہے
"کبھی تو پاس میرے آءو"

!کبھی تو نظر مجھ سے ملاو"-----

وہ واش روم سے فریش ہو کر اپنی ہی دھن میں گنگناتی
ہوئی باہر نکلتی ہے ---

بشر جو کہ فریش ہونے کے چکر میں بیٹھا اس کے باہر آنے
کا ویٹ کر رہا تھا اس کی گنگناہٹ پہ یکدم چوک تا ہے ---
پھر جیسے ہی نظر اٹھا کر دیکھتا ہے مدھوش سا ہوجاتا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

ہے ---
وہ بال کھولے بلیک نائٹی میں ہاتھ روم سے باہر آتی ہے

حجاب اس کے حواس پر طاری ہو رہی ہوتی ہے --- وہ آہستہ سے اس کے قریب جاتا ہے اور اس کے کمر کے گرد اپنا ایک بازو حائل کر دیتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے اس کے لمبے بالوں کو پکڑ کر ان کی خوشبو اپنے اندر اتار رہا ہی ہوتا ہے کہ ---
چھوڑے میرے بالوں کو -----

حجاب تھوڑا چیخ کے بولتی ہے
وہ اس کے مزید قریب ہوتا ہے اور اپنے لب اس کی گردن پر رکھ دیتا ہے -----

حجاب پہلے تو نہ سمجھیں کے عالم میں اسکو دیکھتی ہے نہ جانے کیوں اس کی اتنی قربت سے اس کی دھڑکن تیز ہونا شروع ہو جاتی ہے ---

ابھی بشر مزید کوئی پیشقدمی ہی کرتا کرتا کہ ---
چھوڑیں مجھے گد گدی ہو رہی ہے یہ کیا کر رہے ہو "
/مسٹر ہٹلر ---"

میں ماما کو بتاؤں گی آپ نے میرے بال پکڑے تھے زور سے ---"

بشر یکدم سٹیٹا کر اپنے حواسوں میں واپس لوٹتا ہے ---
یہ --- یہ کیا بیہودہ قسم کا لباس پہن رکھا ہے تم نے ---"

اب وہ کافی حد تک اپنے آپ کو سنبھال چکا ہوتا ہے اور غصے میں اس سے کہتا ہے ---
ارے واش روم میں یہی ڈریس تھا "---
ماما نے کہا تھا یہی ڈریس پہننا "----"
بشر اس کی بات سن کر مزیسٹپٹا جاتا ہے ---
مجھے بھی لگا تھا کہ نائٹ ڈریس تھوڑا چھوٹا ہے مگر "
پھر بھی ماما نے کہا تھا تو میں نے پہن لیا ---
حجاب اپنی گول گول آنکھیں پٹ پٹا پٹا کر کہتی ہے ---
میں تو سمجھا تھا شاید محترمہ آج کے موقع کی نزاکت کو "
سمجھ کر پہن کر آئی ہوں گی "---وہ خود سے کہتا ہے اور
پھر مٹھیاں بھیجتا اپنی قسمت پر لعن طعن بھیتا ہاتھ روم کی
طرف بڑھ جاتا ہے ---

رات کا نا جانے کونسا پھر تھا جب بشر کو اپنی ناک میں
شدید درد کا احساس ہوتا ہے ایسے جیسے کوئی چیز
اچانک زور سے اس کی ناک کی ہڈی سے ٹکرائی ہو۔۔۔
بشر کی آنکھوں میں تارے ناچنے لگتے ہیں اب وہ مکمل
طور پر حواسوں کی دنیا میں واپس آتا ہے ---
ہٹاؤ یہ اپنا 20 کلو کا ہاتھ "----"
وہ دھاڑا

حجاب تھوڑا کلبلائی اور پھر آڑی ترچھی ہو کر دوبارہ سو
گئی ---

سوتی ہوئی حجاب کا انگوٹھی والا ہاتھ نیند میں سوتے بشر کی ناک پر مکے کی صورت میں لگتا ہے۔۔۔

بشر اب دوبارہ سونے کی کوشش کرتا۔ سو، دوسولعن طعن دے کر وہ ابھی نیند کی وادی میں دوبارہ اترا ہی ہوتا ہے جب۔۔۔۔

۔۔۔۔ "آ۔۔۔ آ۔۔۔" آج۔

شدید درد سے وہ اپنا پیٹ پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے اب کی دفعہ حجاب کا پیر اس کے پیٹ پر اپنی محبت کی نشانی نشر کر دیتا ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔ فوراً۔۔۔۔

نہیں تو اٹھا کے زمین پر پھینک دوں گا۔۔۔۔
وہ باقاعدہ حجاب کو کندھے سے پکڑ کر بٹھا دیتا ہے۔
ڈائن۔۔۔۔ بدروح مجھ ہی سے چمٹنا تھا۔۔۔۔
کیا کہا۔۔۔۔

نیند ویند حجاب کی ایک طرف وہ اب اپنی استین لڑنے کے لئے چڑھاتی ہے جیسے ہی کوئی پر دوسرے ہاتھ سے چھوتی ہے تو حجاب کا زہن بے دار ہے۔۔۔۔ پھر ایک نظر خود پر ڈالتی ہے۔۔۔۔

او۔۔۔۔ تو میں ماما کے دیے ہوئے "نائٹ ڈریس" میں ہوں "۔۔۔۔

میں ڈائن اور بدروح"۔۔۔ اب وہ آستین چھوڑ کر کمر پر "ہاتھ رکھے فل لڑنے والے موڈ میں جاگ چکی تھی۔۔۔ تم۔۔۔ تم کیا ہو مجھے تو پورے اینک والے جن ہی گتے "ہو۔۔۔"

حجاب نے گویا حساب برابر کیا۔۔۔
ہاں ہاں تمہی چڑیل ڈائن بدروح سب ہو۔۔۔۔۔
"غصے سے بشر کے دماغ کی رگیں تن سی گئیں۔
"اب تم میرے بیڈ پر نہیں سو گئی"
بشر کے اگر اختیار میں ہوتا تو وہ ایک سیکنڈ بھی حجاب کو اپنے کمرے میں ٹھہرنا تو دور کی بات پھٹکنے بھی نہیں دیتا اس کی حرکتیں اس کو طیش دلاتی تھی۔۔
وہ بیچ میں تکیہ پھینک کر بولی۔۔۔

یہ اب میرا بیڈ بھی ہے۔۔۔"
اور میں بھی اسی پر سو کر دکھاؤں گی "۔۔۔۔۔"
بس میں نے کہہ دیا تم صوفے پر سو گئی "۔۔۔"
اور صوفے پے نہیں سونا تو میری بلا سے بھلے کوہ "کاف جا کے سو جاؤ"۔۔۔

میں اور صوفہ ناممکن وہ دونوں ہاتھ جھاڑ کر بولی "۔۔۔۔۔"
تو تم ایسے نہیں مانو گی "؟!؟"
ٹھیک ہے "۔۔۔"
وہ خون خوار لہجے میں بولا ۔

"کیوں مانو اب یہ روم میرا بھی ہے"
تم سو جاؤ مسٹر عینک والے جن ---"

صوفی پر ----

وہ بڑے مزے سے آپ سے تم تک کا فاصلہ طے کر گئی
"اے مجھے آپ کہاں کر بات کرنا آئندہ"
بشر بھی کسی ٹین ایجر کی طرح اس سے دودو دودو ہاتھ
کے لئے تیار ہو گیا ---

عینک والا جن تم نے کس کو کہا کبھی خود کو دیکھا ہے "
بلکل بل بتوڑی ناساں چوڑی جیسی ہو ---"
بشر کا تو جیسے خون کھول رہا تھا ---
اچھی ہمدردی کی جو گلے ہی پڑ گئی ---"
بشر بڑبڑھایا ۔

اس کو مزید چڑھا کر وہ واپس بیڈ پر لیٹ گئی اور ایسے
لیٹی کے بشر جہازی سائز بیڈ پر لیٹ ہی نہیں سکتا تھا --
بس اگر تم خود نہیں جا رہیں تو اب دیکھو ---"
یہ کہہ کر اس نے حجاب کو اٹھا کر بازوؤں سے اپنے
کندھے پر ڈالا ----

نہیں چھوڑوں گی تمہیں عینک والے جن ---"

وہ اب اوندھی اس کے کندھے کے اوپر مکھے برسا رہی
تھی ---

بشر نے اس کو صوفے پر پھینکنے والے انداز میں پٹخا۔
خبردار اب اگر میرے قریب یا میرے بیٹھ کے قریب بھی "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

"پھٹکیں تو۔

Page | 42

وہ تھوڑا حجاب کے اوپر جھک کر بولا ---

او مسٹر اینگری ""--"

حجاب نے اپنی شہادت کی انگلی اس کے ماتھے پر سیدھی رکھ کر اس کا خود پر جھکا ہوا سر پیچھے کیا --
"" سوکر تو میں بھی تم کو وہی دکھاؤں گی"
حجاب کا انداز چیلنجنگ تھا ----

وہ جو سمجھ رہا تھا کہ وہ اس کے اتنا قریب آنے پر بوکھلا کر مان جائے گی----

اچھی طرح سمجھ چکا تھا سامنے والی ہستی بھی ٹلر کے ہی خاندان کی ہے --
دیکھتے ہیں "۔"

وہ بھی معنی خیزی سے بول فا تحانا چال چل کر اپنے پیٹ پر چلا گیا ----

بشر تیس سالہ مرد اس لڑکی سے دوبدو لڑھ رہا تھا وجہ صرف اور صرف ضد اور انا تھی وہ دونوں میں ہی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی وہ اپنی لائف پارٹنر میچور جابتا تھا اس لئے حجاب کی اوں پٹانگ حرکتیں اس کو عاجز کر رہی تھیں۔



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

+++++

صبح وہ کافی دیر سے اٹھا اور جب پوری طرح نیند کی وادی سے جاگا تو اپنے ارد گرد نظریں دوڑائیں سب سے پہلا خیال اپنی نئی نویلی دلہن صاحبہ کا آیا --- اس نے ادھر ادھر دیکھا وہ کمرے میں کہیں پر بھی نظر نہیں آئی وہ جلدی جلدی فریش ہو کر نیچے ڈائننگ ہال میں آیا ---

سب لوگ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے اسی کا انتظار کر رہے تھے البتہ بابا چائے پی رہے تھے اس کا مطلب وہ ناشتہ کر چکے تھے۔

!"اسلام علیکم"

بشر نے سب کو سلام کیا اور کرسی کھسکا کر بیٹھ گیا
وعلیکم السلام "- "

"بیٹا کیا لو گے"

ماما نے پوچھا

"ماما پلیز پہلے ایک گلاس پانی دے دیں"

بابا نے سلام کا جواب دے کر چھیڑنے والے انداز میں کہا

"بیٹا جی آج زیادہ جلدی نہیں اٹھگئے کافی"

بشر نے گھڑی کی طرف دیکھا جو 11 بج رہی تھی

جی بابا بس وہ ---"

بشر نے ہلکا خسیا کر کان کھجایا۔۔۔

ارے بابا میں بتاتی ہوں "۔۔"
بشر کی بات بیچ میں ہی رہ گئی اور وہ بن بتوڑی فوراً بول
پڑی۔۔

جی بیٹا بتائے ہمیں بھی تو پتہ چلے ذرا "۔۔۔۔"
بابا پوری توجہ سے مسکراہٹ چھپائے حجاب کی طرف ہم
تن گوش تھے۔۔۔۔ وہ آج جیسے بخشنے والے موڈ میں نا
تھے۔۔۔

بابا ماما آپ کو پتہ ہے یہ عینک والے جن مجھ سے پوری
رات لڑتے رہے ہیں ایک لمحہ بھی مجھ کو سونے نہیں دیا
"

بشر نے پانی کا گلاس منہ سے لگایا ہی تھا اس کی بات سن
کر پانی کا فوارہ ایکدام اس کے منہ سے باہر نکلا اور وہ
زور زور سے کھانسنے لگا لگا منہ۔
بشر کو تو اس کی بات پہ اچھو ہی لگ گیا۔۔

سامنے سے چائے کے کپ لاتی ہوا (کام والی) کی بھی
ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔

ماما البتہ اپنے آپ کو تھوڑا مصروف ظاہر کر رہی تھیں
جیسے ناشتے سے کوئی اہم کام دنیا میں نہ ہو
مگر بشر ان کی آنکھوں میں شرارت دیکھ چکا تھا۔۔

بابا نے فوراً اخبار اپنے منہ کے آگے کر لیا
اس کی بات پر بشر سن کر اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ
حجاب کے منہ میں ساری ڈبل روٹی بھر کر اس کا کسی

طرح مونہ بند کرادے۔۔
اور پتہ ہے ماما آپ کو "----"
بیٹا یہ لونا یہ پر اٹھا لو نہ شاباش یہ سب چھوڑو ناشتہ "
کرو "----"

وہ ابھی مزید کوئی گوہر افشانی کرتی کے
ماما سٹیٹا کر ایک دم حجاب کو کہنے لگیں ----
ماما بابا کو اپنی ہنسی روکنا دنیا کا سب سے مشکل ترین کام
لگ رہا تھا بابا تو فوراً اخبار بند کر کے اٹھ گئے۔۔
بشر مزید شرمندگی سے پانی پانی ہو جاتا ہے
اور ہوا جو چائے رکھنے آئی تھی ابھی تک کھڑی ہنس رہی
تھی۔۔

تم تو اپنی 32 داتوں کی نمائش بند کرو او رجاؤ اپنا کام کرو
۔

وہ کھی کھی کرتی چلی جاتی ہے۔۔
ارے ناشتہ تو پورا کرو "----"
بشر کو ادھورا ناشتہ چھوڑ کر اٹھتا دیکھ کر فوراً ٹوکتی
ہیں ----

"نہیں بھر گیا میرا پیٹ بہت اچھی طرح"
خونخوار نظر حجاب پہ ڈالتا کہتا ہے۔
آپ اپنی چہیتی بہو کو کھلائیں "۔۔"

اور یہ بھی کم پڑے آپ کی بہو صاحبہ کے لئے تو " کرسی ٹیبل پر دے سب کچھ کھلا دیئے گابس اس کا منہ بند کر دیے گا" --

وہ سلگتی ہوئی نظر سے حجاب کو دیکھتا سے واک آؤٹ کر جاتا ہے۔



ناشتے کے بعد حجاب لان کی طرف نکل جاتی ہے۔۔۔
"اوووو۔۔۔۔۔ تم کتنے پیارے ہو"۔۔

حجاب کی نظر کیاری میں چھپے بلی کے بچے پر پڑتی ہے سفید رنگ کا وہ بچہ ہے حجاب کو اتنا اچھا لگتا ہے کہ محترمہ کھڑے کھڑے اس کو گود لینے کا فیصلہ کر لیتی ہیں۔۔۔۔۔

میرا پالا موتی وہ اب اس کا نام بھی رکھ چکی تھی
"بشر: آج نہیں چھوڑوں گا

وہ اس کو ڈھونڈتا لان میں آتا ہے ۔

ارے۔۔۔۔۔ ارے مسٹر ہٹلر آہستہ چلیے گر گئے تو بلڈوزر " بھی نہیں اٹھا سکے گا آپکو "۔۔۔۔۔

" بلڈوزر کے نیچے تو اب تم اوگی"

وہ اس کی فضول گوئی سے مزید چڑھ کر بولا ---

"کیا بکواس کی ہے تم نے ابھی اندر؟"

"حجاب: "میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا بس ناشتہ۔۔
وہ حجاب کی بات کاٹ کر بولا ۔۔

تم میں سینس نہیں ہے بات کرنے کا" ۔۔
سینس وہ تو میں اپنے گھر چھوڑ آئی تھی بھائی نے کہا "
ڈوگی آپ لوگ پسند نہیں کرتے"۔۔۔۔
اس کی بات سن کر بشر مزیدسلگ جاتا ہے اور حجاب کے
غصہ میں دونوں بازوؤں کو زور سے پکڑ کر سختی سے
تھوڑا خود سے قریب کرتا ہے ۔

کس نے کہا تھا کہنے کو یہ کہ پوری رات میں نے تمہیں "
سونے نہیں دیا"۔۔

حجاب: "اچھا وہ خیر میں نے صحیح تو کہاں تھا پوری
رات آپ نے مجھ سے جنگ عظیم جاری رکھی نہ خود
سوئے نا مجھے سونے دیا اتنا لڑے مجھ سے"۔۔۔۔

بشر: "آئندہ اپنی زبان بند رکھنا ورنہ حشر کر دوں گا"۔۔۔
حجاب: "چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے بہت"۔۔۔
"مامما بچاؤ بچاؤ"

"بشر: "چپ کرو ورنہ لگاؤں گا الٹے ہاتھ کا
مما حجاب کی چیخ و پکار سن کر اندر سے گھبرا کر باہر
آئیں دونوں کو لڑتا دیکھ کر فوراً ان کی طرف تیزی سے
بڑھیں ۔۔۔

"ماما یہ مجھے بہت زور زور سے ڈانٹ رہے ہیں"
حجاب کچھ روہانسی ہو کر بولی ----

"بشر کیا ہوا ہے"

"بشر: "کچھ نہیں ماما

حجاب: "ماما انہوں نے ابھی مجھے بہت زور سے کھینچا
ہے اتنا زور سے کی انکاسینہ میرے ماتھے پر زور سے
لگاہے اور پتا ہے رات میں انہوں نے مجھے زبردستی بیڈ
سے اٹھا کر صوفے پر اچھال----

بس بشری آئندہ ایسا نہ ہو وہ کوئی اور گوہر افشانی کرتی "
ماما نے بات ہی ختم کر دی----

"بشر اپنا سر پکڑ کر رہ گیا ہے"

اس کا بس نہیں چل رہا تھا اپنا سر دیوار میں دے مارے
قدسیہ بیگم کو ڈسچارج کر دیا گیا ♡♡♡♡♡♡
تھا اور اب وہ پہلے سے بہت بہتر تھیں---

اسراء ان سے بہت کچھ پوچھنا چاہتی تھیں مگر ان کی
طبیعت کے پیش نظر خاموش رہی تھی ---

مکیم صاحب نے بولا بھی اپنے ساتھ لے جانے کو
مگر اسراء نہیں مانی---

وہ دونوں باپ بیٹے تقریباً ہر دوسرے دن ان کی طبیعت
پوچھنے آتے رہتے تھے---

حمدان اسراء کی نظروں میں ایک دلپہینک اور اوباش قسم

کا وڈیرا تھا۔۔۔

وہ جب بھی گھر آتا اسراء اس کی نظروں سے زیارہ سے زیادہ خود کو چھپانے کی کوشش کرتی۔۔
دوسری طرف حمدان تھا جو اپنی شریک حیات کو دیوانگی کی حد تک چاہنے لگا تھا ۔۔۔۔



اب کیسی طبیعت ہے بھر جائیں آپ کی؟"۔۔۔"
مقیم صاحب قدسیہ بیگم کی خیریت پوچھنے آتے ہیں۔۔
جی بھائی صاحب بہت بہتر ہوں۔۔۔"
قدسیہ بیگم نقابت زدہ آواز میں کہتی ہیں۔۔
"آپ کیوں چلی گئی تھی بھر جائی؟"۔۔۔"
آپ لوگ سب جس رات شہر گئے تھے شادی میں تب میں اور اماں اکیلے تھے تب اماں نے مجھے زبردستی دھکے دے کر نکال دیا یہ کہہ کر جیسی میں خود ہوں ویسے ہی "میری بیٹی بھی نکلے گی

۔۔۔

اور اسراء کا سایہ بھی وہ حمدان بیٹے پر نہیں پڑنے دینگی گیں۔۔۔"

اندھیری رات میں۔۔۔

میں خاموشی سے نکل گئی اور پھر واپس کبھی میں نے حویلی کو دوبارہ مڑ کر نہیں دیکھا ۔۔۔

وہ دونوں اپنی باتوں میں مشغول یہ نہیں جانتے تھے کہ دروازے کے باہر اسراء ان دونوں کی تمام باتیں سن چکی ہے



ماما کو دوا دے کر اس نے زبردستی سلایا تھا وہ سونے کے بالکل بھی موڈ میں نہیں تھیں۔۔۔
وہ ابھی لاؤنج میں آکر اپنا کچھ آفس کا کام کرنے ہی لگی تھی کہ دروازے پر بیل ہوئی اس نے گھڑی میں دیکھا جو دس بج رہی تھی۔۔۔۔
"اس وقت کون ہوسکتا ہے"

"جی کون"

وہ دروازے کے قریب جاکر پوچھتی ہے۔۔۔
حمدان۔۔۔۔

اسراء اس کی بھاری آواز سن کر تھوڑا گھبرا جاتی۔۔۔
"کھو لو یار"

اب وہ باہر کھڑا جھنجھلا کر کہتا ہے
وہ شش و پنج میں پڑ جاتی ہے کہ آیا کہ دروازہ کھولے یا نہیں کھولے۔۔۔۔۔

کھول ہی دیتی ہوں۔۔۔۔

ہو سکتا ہے تایا نے کسی کام سے بھیجا ہو۔۔۔۔

وہ دروازہ کھول کر سائیڈ پر ہو جاتی ہے۔۔۔
وہ جیسے ہی اندر کی طرف برہتا ہے۔۔۔
آپ کو جو بھی کھنا ہے پلیز یہیں کہیے۔۔۔"
وہ اس کو اندر جاتا دیکھ گھبرا کر فوراً کہتی ہے۔۔۔
کیوں نیہا بات کرنے سے بات جلدی عقل شریف میں
گھسے گی؟
وہ ماما سو رہی ہیں اور میں اس وقت گھر میں اکیلی
ہوں۔۔۔"
ماما جب جاگ جائیں گی پھر آپ آئیے گا۔۔۔"
وہ تھوڑا گھبراہ کر بولی۔۔۔۔
حمدان نے جیسے اسراء کی بات سنی ہی نہیں اور وہ جا
کر سیدھا لاونج میں بیٹھ گیا اور اپنے پیر ٹیبل پر رکھ دیئے
دونوں۔۔۔۔
"تم فوراً سے پہلے جوب چھوڑ دو"
میں یہ جوب نہیں چھوڑوں گی۔۔۔"
وہ لہجے کو نیڈر بنا کر بولتی ہے۔۔۔
اندر سے وہ حمدان کو دیکھ کر ڈر سی جاتی ہے۔۔۔
میں تمہارے ہر ہر لمحے کی خبر رکھتا ہوں اور یہ
سمجھ لو کہ کل سے تم جوب پر نہیں جاؤں گی۔۔۔"
مجھے میرے گھر کی عورتوں کا یوں اس طرح غیر
مردوں کے ساتھ کام کرنا بالکل پسند نہیں ہے۔۔۔۔

حمدان تھوڑا طیش میں آکر غصے سے دھاڑا۔۔

اس کی آنکھوں میں ایسا کچھ ضرور تھا کہ وہ اس سے " نظریں چرا گئی مگر اس پر ظاہر کیے بغیر بولی۔۔۔۔۔

" یہ میری زندگی ہے اور آپ اپنی حد میں رہیں "

وہ خود کو اس کے سامنے کمزور ثابت نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ اس کے دھاڑنے پر اس کا دل اندر سے بری طرح کانپ جاتا ہے۔۔۔۔۔

حمدان اس کا ہاتھ پکڑ کر سیدھا اس کے کمرے کی طرف کھینچتا ہوا لے جاتا ہے

" چھوڑیے میرا ہاتھ چھوڑے "

اسراء ہر طریقے سے اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔۔۔

مگر وہ اس کے سامنے ایک موم کی گڑیا ہی تھی وہ کیسے اس مضبوط اور توانا مرد کا مقابلہ کر پاتی۔۔۔۔۔

اندر آکر اس کو ایک ہاتھ سے بیڈ کی طرف دھکیلتا ہے اور پھر کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کر دیتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں اب بولو کیا فرما رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ خوفزدہ نظروں سے ہمدان کو دیکھ رہی تھی۔۔

وہ بیڈ پہ اوندھی جا کے گرتی ہے۔۔۔۔۔

حمدان ایک جھٹکے سے اس کو سیدھا کرتا ہے۔۔۔۔۔

آپ چاہتے کیا ہیں "؟؟؟؟؟"
وہ روتے ہوئے بولتی ہے
"تمہیں

حمدان اس کے اوپر جھکتا ہے
بیڈ پے گری اسراء کے آس پاس دونوں بازو رکھ کر اس
کے اوپر مزید جھکتا ہے اور اس کی تمام فرار کی راہیں
مسدود کر دیتا ہے ----

اور آہستہ سے اس کے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر ثبت
کر کے کہتا ہے -----

تین دفعہ قبول ہے قبول ہے قبول ہے ----
تم نے ہی کہا تھا نا " ----

حمدان کے اس انکشاف پر اسراء کی آنکھیں کھلی کی کھلی
رہ جاتی ہیں وہ اس صفاک سچائی پر دنگ رہ جاتی ہے ----
وہ ابھی بھی اس پر جھکا اس کو ہی دیکھ رہا ہوتا ہے ----
اسراء کی آنکھوں میں بچپن کا ایک حلقہ سا سایا لہراتا ہے

اس کے دل کی دھڑکن مزید تیز ہو جاتی ہے
پہلے ہی وہ ہمدان کی اتنی قربت سے خائف تھی مگر اب
تو وہ اس سے نظریں ہی نہیں ملا پا رہی تھی -----
آج کے بعد مجھ سے یہ مت کہنا میں کیا کر سکتا ہوں "
کیا نہیں " ----

اور رہی حقوق کی بات تو چاچی سے پوچھ لینا اور اگر "

پھر بھی نہ پتا چلے تو میں بتاؤں گا اپنے طریقے سے "۔۔۔۔
وہ اس کی لٹ کو اپنی انگلیوں پر لپیٹ کر زور سے کھینچ
کر چھوڑ دیتا ہے ۔۔۔۔

اور یاد رکھنا صرف تمہارے پاس ایک ہفتہ ہے اس ایک " ہفتے میں تم خود کو میری سیج سجانے کے لئے تیار کرلو "۔۔۔۔

اتوار کو تمہاری رخصتی ہے یاد رکھنا ۔۔۔۔
اسراء کی بولتی تو اسی وقت ہی بند ہو گئی تھی جب اس کو
اپنے اور ہمدان کے رشتے کے بارے میں علم ہوا تھا۔۔۔۔
وہ اب خالی خالی نظروں سے ہمدان کو کمرے سے باہر جا
جاتا دیکھتی رہ جاتی ہے ۔۔۔۔۔۔



سمیر آسٹریلیا پہنچ چکا ہوتا ہے ۔۔۔۔
اور اب ایئرپورٹ پر باہر کھڑا فرح کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔
سامنے ہی اس کو فرح نظر آ جاتی ہے جو کسی لڑکے کے
ساتھ اس کو لے جانے کے لئے آئی ہوتی ہے۔۔۔۔
ٹائٹ جینز کے ساتھ اسکنی اسٹپس والی ٹائٹ ٹی شرٹ اس
کے جسم کے خدوخال کو مزید نمایاں کر رہی تھی۔۔۔۔۔
سمیرا سکا ہولیہ دیکھ کر تھوڑا عجیب سامحسوس کرتا ہے
۔۔

ہیلو سویٹ ہارٹ "۔۔۔"

فرح جیسے ہی سمیر کو ائیرپورٹ سے باہر آتا دیکھتی ہے کہ گلے کا ہار بن کر اس سے چمٹ جاتی ہے اور اس کے گال پہ کس کرتی ہے ۔۔۔۔

سمیر تھوڑا بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھتا ہے اور اس لڑکے کے سامنے تھوڑا شرمندہ سا ہو جاتا ہے جو ان دونوں کو دیکھ کر ڈھکیٹوں کی مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ فرح کو نہ محسوس طریقے سے تھوڑا سا خود سے دور کرتا ہے۔۔۔

"۔۔۔۔۔ ڈارلنگ میں نے تمہارا کتنا انتظار کیا"

"چلو آج وہ دن آ ہی گیا جب تم میرے پاس ہو"

وہ سمیر کو کچھ بولنے کا موقع ہی نہیں دے رہی ہوتی اور بڑی بے باکی سے کہتی ہے ۔۔۔۔۔

بس اب اپنے ملن کے دن دور نہیں ۔۔۔

ہاں فرح میں بھی تمہارے لیے سب کچھ چھوڑ کر یہاں آگیا ہوں"۔۔۔۔

بس اب یہ ہے کہ باقی شادی کے دن کے بارے میں سوچیں گے"۔۔۔۔

ارے یہ سب چھوڑو پہلے گھر تو لے چلو"۔۔۔۔

کاشی ان دونوں کو باتیں کرتے دیکھ کر اپنی خدمات پہلے پیش کرتا ہے ۔

سمیر کاشی کی طرف بڑھ کے ہیلو ہائے کرتا ہے اور بہت

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

اچھے طریقے سے ملتا ہے پھر وہ تینو فراح کے گھر کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں ----



دیکھ رہا ہوتا ہے جب حجاب t.v دوپہر کے وقت بشر کمرے میں آتی ہے
کیا ہوا منہ کیوں سو جاہوا ہے اتنا؟
حجاب اندر آتی ہے تو بشر ایک نظر اس پر ڈالتا ہے اس کے چہرے پر عجیب سی تکلیف ہوتی ہے --
وہ رونا شروع کر دیتی ہے بشر کے پوچھنے کی دیر تھی بس ----

میں گر گئی میرے ہاتھ چوٹ میں لگی ہے "----"
وہ روتے ہوئے کہتی ہے ---
"ادھر دکھاؤ کہاں چوٹ لگی ہے"
یہ کہہ کر بشر اس کو دونوں کندھوں سے تھام کر بیڈ پر بٹھاتا ہے ---
"اُچ"

حجاب ایک دم درد سے چلاتی ہے
بشر آہستہ سے اس کی آستین کو کندھے تک اوپر کرتا ہے
اور چوٹ دیکھ کے تھوڑا گھبرا جاتا ہے زخم تھوڑا گہرا تھا جیسے کوئی نوکیلی چیز کندھے میں گڑھی ہو --
"کیسے لگی ہے یہ چوٹ کہا کے نہیں ہو تم"

بشر تھوڑا غصہ میں پوچھتا ہے ---
وہ اس کے ڈانٹنے پر مزید رونا شروع کر دیتی ہے ---
میں موتی (بلی) کو نہلانے کے لئے پکڑ رہی تھی جب
موتی اچانک ٹیبل کے اوپر سے کود گیا اور میں اس کے
پیچھے بھاگی تو ٹیبل کا کونا میرے شولڈرز میں گھس گیا

چوٹ میں سے اب خون رس رہا ہوتا ہے ---
بہت زور سے چوٹ لگی ہے " ---"
بشر اس کو بچوں کی طرح روتا دیکھ کر اپنے غصے کو
ضبط کر لیتا ہے ---
فرسٹ ایڈ باکس لے کر حجاب کے برابر میں بیٹھتا ہے
بشر چوٹ پر سے خون صاف کر کے آہستہ آہستہ دوا لگاتا
ہے ---

حجاب شدید جلن سے چیختی ہے
بشر نہیں مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے اس سے " ---"
پلیز آپ یہ آئمنٹ نہ لگائیں بس بینڈ یج کر دیں " ---"
کچھ نہیں ہوتا میں ہوں نہ " ---"
بشر اس کو بہت پیار سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے ---
وہ بشر کی شرٹ کو زور سے پکڑ لیتی ہے اور اپنا منہ
اور اس کے چوڑے سینے میں چھپا لیتی ہے ---
جیسے اس کے سینے میں اس کی ہر تکلیف کی نجات
ہو ---

بشر اس کے اتنا قریب ہونے پر اس کی کمر پہ ہاتھ رکھے
آہستہ آہستہ سہلاتا ہے ---

کچھ نہیں ہوگا بس میں بینڈج کر دیتا ہوں اور تم اس طرح
رو نہیں" ---

بشر اس کو باتوں میں لگا کر آہستہ آہستہ اس کے بازو کی
بینڈج کرتا ہے ---

حجاب تھوڑا سا رونا کم کردتی ہے مگر ہنوز اس کی ٹی
شرٹ کو سختی سے پکڑی ہوئی ہوتی ہے ---

بشر کو حجاب کا اس انداز میں اس کے اتنا قریب آنا بہت
خوبصورت احساس بخش رہا ہوتا ہے -- -

اور وہ اسی احساس کے زیر اثر آہستہ سے اس کی تھوڑی
اوپر کی طرف اٹھاتا ہے اور اس کی روئی روئی سی
آنکھیں-----میٹا میٹا سا کاجل ----درد سے پھڑپھڑاتے گلابی
ہونٹ ----

وہ بے ساختہ اس لبوں پر اپنے لب رکھ دیتا ہے ---
حجاب اس کی اس قدر قربت پہ جیسے ایک دم ہوش کی
دنیا میں واپس لوٹتی ہے اور اس کو ایک قدم پیچھے
دھکیلتی ہے ----

" پلیر بشر مجھے کچھ عجیب سا لگ رہا ہے - "
حجاب بشر سے الگ ہو کر گہری گہری سانسیں لیتے
ہوئے کہتی ہے ---

وہ اس کی حالت دیکھ کر ایک دم خود بھی عجیب سا ہو جاتا ہے اور ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی سگریٹ اٹھا کر ٹیرس میں کچھ بھی کہے بغیر چلا جاتا ہے جاتا ہے



"ماما پلیز ماما آنکھیں کھولئے نا ماما "

قدسیہ بیگم نماز پڑھ رہی تھی عشاء کی آسراء بیٹھی موبائل حمدان کی دی ہوئی دھمکی کے بارے میں سوچنے میں مصروف تھی ----

جب اچانک دھپ کی آواز آتی ہے۔۔۔

وہ فوراً ماں کی طرف بڑھتی ہے اور زمین پر گری قدسیہ بیگم کو روتے ہوئے اٹھانے کی کوشش کرتی ہے ----

قدسیہ بیگم کے جسم میں زندگی کی حرارت دم توڑ چکی تھی ---

وہ بھاگ کر پڑوس میں سے ماما کی دوست اور ان کے شوہر کو بلا کر لاتی ہے اور پھر دونوں ہی اسرا کے ساتھ قدسیہ بیگم کو ہاسپٹل لے کر جاتے ہیں----

ہاسپٹل پہنچ کر پتہ چلتا ہے کہ قدسیہ بیگم کا ہاٹ فیل ہو چکا ہے -----

اسراء کا سب کچھ یہ طوفان اپنے ساتھ اڑا کر لے گیا۔۔۔۔۔

آخری رسومات بھی محلے والوں نے ہی ادا کیں۔۔۔۔۔ اسرا کو ہوش ہی نہیں تھا کہ تایا کو ہی فون کر دیتی۔۔۔۔۔ پڑوس کی آنٹی ابھی اس کے پاس ہی بیٹھی تھیں۔۔۔۔۔

بیٹا تم اب اس گھر میں اکیلے کیسے رہو گی؟"۔۔۔ کوئی " رشتہ دار وغیرہ ہے تمہارا وہ نفی میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔ پھر اچانک سے اس کے ذہن میں چھناکہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔
مما نے کچھ دن پہلے کہا تھا کہ کوئی بھی ایمرجنسی ہو " تو الماری میں ایک نمبر ہے وہ تمہاری خالہ کا ہے بیٹا کبھی ایسا وقت آئے جب تم کسی مصیبت میں ہو تو خالہ سے رابطہ کر لینا "۔۔۔

اس وقت تو وہ ماما کی بات کو ہنسی میں اڑا دیتی ہے۔۔۔۔۔
ارے ماما کیا ضرورت ہوگی خالہ سے بات کرنے کی " اور آپ نے کبھی بتایا نہیں میری خالہ بھی ہے کوئی۔



بشر آج اپنے بچپن کے دوست کے ساتھ بیٹھاریسٹورنٹ میں ڈنر کر رہا تھا بہت عرصے بعد۔۔۔

علی کافی عرصے بعد اپنی فیملی کے ساتھ مستقل طور پر پاکستان شفٹ ہو گیا تھا۔۔۔

پاکستان آتے ہی پہلی فرصت میں اس نے بشر کو اپنے یہاں آنے کی خبر سنائی۔۔۔

یار میرا تو سب سے انٹریکشن ختم ہونے کے برابر ہو گیا " ہے بس ایک تیرے سے تھا دانی کا تو پتہ ہی نہیں وہ کہاں ہے کہاں نہیں ہے ایسا مصروف ہوا وہ اپنی زندگی میں اپنے دوستوں کو ہی بھول گیا "۔۔۔

بشر نے کہا۔۔
دانی تو یہی ہے میری اکثر اس سے بات ہوتی رہی ہے تو "
ہی بہت بڑی ہو گیا ہے۔۔۔۔
علی کچھ تنک کر بولا ---
یار بات یہ نہیں ہے بس سب اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف
ہو گئے ہیں۔۔۔
اس کے تو میرے خیال سے اب تک تو دو تین بچے بھی "
ہو گئے ہونگے "۔۔۔۔
بشر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔
اور بتہ بہا بھی کیسی ہیں اور میرا بھتیجا مصطفیٰ کیسا ہے "
۔۔۔۔

ثنا بھی ٹھیک ہے اور مصطفیٰ ماشاء اللہ سے اب اگلے "
مہینے ایک سال کا ہو جائے گا "۔۔۔۔
مصطفیٰ کے بارے میں بتاتے ہوئے علی کے چہرے پر
اتنے پیارے محبت کے رنگ تھے ---
بشر نے فوراً "ماشاء اللہ" کہاں ---
تو اس کو لے کے آتا نہ میں ملتا اپنے بھتیجے سے "۔۔۔
بشر کے لہجے میں اشتیاق تھا ---
نہیں میں اس کی برتھ ڈے کروں گا "۔۔۔۔
اور تو نے سب گھروالوں کو بھی لے کے آنا ہے اپنے ساتھ
۔۔۔۔

کیا ہوا پیناڈول کیوں کھا رہا ہے طبیعت تو ٹھیک ہے نہ " تیری "۔۔۔

علی نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

بشر کے سر میں درد اٹھ رہا تھا وہ اپنی پاکٹ میں سے پیناڈول نکال کر کھانے لگا۔۔۔

بس علی یہ درد تو اب میری زندگی کا حصہ بن چکا ہے " اور پچھلے ایک مہینے میں میری بہترین ساتھی یہ ٹیبلٹ رہی ہے "۔۔۔

بشر ٹھنڈی آہ بھر کے بولا۔۔۔۔۔

کمینے تیرے اور میرے درمیان یہ اجنبیت کب سے آگئی " بتہ مجھے کیا ہوا ہے "۔۔۔
علی نے جھرکے اسکو۔۔۔
شادی "۔۔۔۔۔"

بشر یہ کہہ کر لب بیہنچ کے رہ گیا۔۔۔۔۔

اور یہ معرکہ کب سر کیا تو نے اور تو بہت ہی خبیث ہے " اپنے لنگوٹیہ یار کو ہی نہیں خبر کی لعنت ہے تجھ پر "۔۔۔
علی نے مصنوعی خفگی سے اسکو جھاڑ پلائی۔۔۔

بشر نے علی کو گھرا پھر بولا۔۔۔

یہ عظیم کارنامہ بس ایک مہینے پہلے ہی سر انجام پایا " ہے "۔۔۔۔۔"

اس کا مطلب ہے بھابھی سے جھڑپ ہوئی ہے تیری "۔۔۔"

شرافت سے پھوٹ کیا ہوا ہے "۔۔۔۔"

مابدولت کا تین سالہ تجربہ ہوسکتا ہے تیری نیا پار لگا " دے"۔۔۔۔

علی بھی بخشنے کے موڈ کے موڈ میں نہیں تھا۔۔

پھر وہ اپنی پیار بھری زندگی کے ایک ایک خوشگوار لمحے کو علی کے گوش گزارتا ہے۔۔۔۔

ہا۔۔۔۔ہا۔۔۔۔ہا۔۔۔۔

اس کی "ہیپی لی میرڈ لائف" کے بارے میں جان کر علی کا فلک شگاف کہہ کر مو صول ہوتا ہے۔۔۔۔

ہنسلے، ہنسلے جتنا ہنسنا ہے ہنس لے "۔۔۔۔"

بشر اس کے ہنسنے پر برا مان گیا۔۔۔۔

یار اپنے ریلیشن کو تھوڑا ٹائم دو "۔۔۔۔"

اب علی تھوڑا سیریس ہو کر اس کو سمجھاتا ہے۔۔۔۔

علی میں اس کی اوٹ پٹانگ حرکتوں سے عاجز آچکا ہوں

فزیکل ریلیشن کی مجھے کوئی اتنی جلدی نہیں ہے مگر

میچیورٹی تو ہوتھوڑی "۔۔۔۔"

یار بشر دیکھ میری ایک بات سن توہ بہت خوش نصیب "

ہے جو تجھے حجاب جیسی معصوم شریک حیات نصیب

ہوئی ہے "۔۔۔۔"

اس دور میں تو لڑکیاں وقت سے پہلے ہی بہت کچھ جان "

جاتی ہیں اور وہ بہت کچھ انکی معصومیت کو وقت سے پہلے ختم کر دیتا ہے۔۔۔۔

علی اس تھوڑی سی بات میں بہت کچھ واضح کر گیا۔۔۔۔
یار مگر علی 16 سالہ لڑکی کوئی بچی نہیں ہوتی کہ وہ " اس ریلیشن کی اہمیت ہی نہ سمجھ سکے "۔۔۔۔
یار مطلب اتنا بچپنا بھی نہیں ہونا چاہیے "۔۔۔۔۔"
دیکھ بشر میری بات بہت غور سے سن او سمجھنے کی " کوشش کر "۔۔۔۔

تو نے جیسے تمام حالات مجھے بتائے حجاب کے بارے میں باپ کی شفقت سے وہ بچپن سے ہی محروم رہی۔۔۔۔۔
رشتے داروں نے بس سلام دعا کی حد تک تعلق رکھا۔۔۔۔۔
بھائی تھا تو وہ بھی سوتیلا۔۔۔۔۔

اب جب بڑھی ہوئی محض 15 سال کی تو ماں گزر گئی۔۔۔۔۔

اور یہی وہ وقت ہوتا ہے جب ایک ماں اپنی بیٹی کو بہت ساری چیزوں کی اہمیت اور ان کے تقاضے آہستہ آہستہ سمجھاتی ہے۔۔۔۔۔

حجاب کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے اس کی ماں نے اس کو فضولیات سے بچا کر رکھا وقت سے پہلے اس کی معصومیت کو تباہ نہیں ہونے دیا "۔۔۔۔۔

بشر خاموشی سے اس کی تمام گفتگو سن رہا تھا۔
علی اس کو خاموش دیکھ کے مزید گویا ہوا۔

"اور پھر جب عقل دینے کا وقت آیا تو ماں اس دنیا سے
"رخصت ہو گئی"

ہوں بشر نے بس سر ہلایا جیسے اس کی تمام باتیں اس کو
اپنے دل پر لگی ہوں۔ ---

"علی ایسا نہیں ہے کہ وہ مجھے اچھی نہیں لگتی ہے یا میں
کسی اور میں انوولو رہا ہوں،
مگر میں ایک مینچور لائف پارٹنر چاہتا تھا۔"

"اچھا چل اب وہ تیری بیوی ہے اور شوہر کے پاس ہزاروں
طریقے ہوتے ہیں، تو حجاب کو اپنے رویے سے اپنی
محبت سے، اس خوبصورت رشتے کے تقاضے سمجھا"

"بیوی ہے تیری بہت پیار سے ہنڈل کرنا"
نہ سمجھ ضرور ہے مگر ہے تو لڑکی ہی اور رہی بات "
چھوٹی ہونے کی تو جب وہ ایک دفعہ اس خوبصورت رشتہ
کے تکارے سمجھ جائے گی تو یہ بچپنا بھی نہیں رہے گا



انتقال سے کچھ دن پہلے "----"

اؤ ادھر میرے پاس "----"

قدسیہ بیگم نے اسراء کو پیار سے اپنے پاس بلایا۔ -

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

آج میں تمہیں تمہارے بابا اور اپنے بارے میں بہت ساری باتیں بتائوں گی۔۔۔

سچی ماما تو پھر جلدی سے بتائیں نا "۔۔۔"

آج پہلی بار ماما اس کو خود سے کچھ بتا رہی تھیں پڑھنا ہو جاتی کبھی پوچھتی تو کچھ یا بیگم کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کے جاتیں، انہوں نے کبھی بھی اس کو اپنے سسرال والوں کے رویے کے بارے میں نہیں بتایا وہ اس کو متنفر نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔۔

میں نے تمہارے بابا کے ساتھ لو میرج کی تھی اپنے ماں باپ کے خلاف جاکر مگر تمہارے نانا نانی میری ضد کے آگے ہار مان گئے۔۔۔۔ انہوں نے میری شادی خوشی سے میری پسند کردہ جگہ پر گرا دی۔۔۔۔

شادی کے بعد جو تمہاری دادی کے طعنے اور بے رخی جب مجھے اندر تک چھلنی کرتی تو میں بس یہ سوچ لیتی کہ یہ سب کچھ میرا ہی انتخاب ہے اور مجھے آخر تک نبھانا ہے جب تک تمہارے بابا تھے تب تک تمہاری دادی میرے سال

تھ تھوڑا لحاظ کر لیتی تھی پھر جب تمہارے بابا کا سایہ میرے سر سے اٹھا تو تمہاری دادی نے وہ لحاظ بھی کرنا چھوڑ دیا۔۔۔۔

البتہ تمہارے تایا میری بہت عزت کرتے تھے ہمیشہ احترام کیا۔۔۔۔

مگر پھر تمہاری دادی نے مجھے اور تمہیں گھر سے ایک رات نکال دیا جب تمہارے تایا اور سب ایک شادی میں شہر گئے ہوئے تھے۔۔۔

تمہارے بابا نے مجھے ہماری پہلی اینیورسری پر یہ گھر گفٹ کیا تھا اور رفتہ رفتہ وہ اکاؤنٹ میں بھی بھاری رقم میرے لئے جمع کرواتے رہتے تھے۔۔۔
اس وقت میں یہ کہتی تھی کیا ضرورت ہے مجھے ان سب چیزوں کی آپ ہے نہ۔۔۔

بعد میں، میں بہت روئی جب تمہاری بابا کے دنیا سے جانے کے بعد مجھے تمہارے بابا کی دور اندیشی کا احساس ہوا۔۔۔

پھر اس رات بس شکر ہے کہ اماں نے اتنی مہلت دی تھی کہ میں تمہاری ضروری چیزیں لے لوں۔۔ میں جلدی جلدی اس گھر کے پیپر چھپا کر لے آئیں اور پھر میں نے سوچ لیا کہ میں اپنے ماں باپ کے در پر نہیں جاؤنگی حد یہ کہ میں نے اپنے میکے کے کسی رشتے سے تعلق نہ رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔۔ محبت کی شادی کا فیصلہ میرا تھا اور مجھے اس پر پوری زندگی قائم رہنا تھا۔۔۔



علی کے ساتھ باتیں کرتے اس کو وقت کا پتا ہی نہیں چلا وہ کافی لیٹ گھر آیا گھڑی کی طرف دیکھا۔۔۔۔

جو ایک بجا رہی تھی ---
گھر میں سناٹا تھا اس کا مطلب سب اپنے اپنے کمروں میں
تھے وہ کچن سے پانی کی بوتل لے کر کمرے میں آیا
حجاب پر ایک نظر ڈالی جو صوفے پر ٹی۔۔ وی دیکھتے
دیکھتے بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی تھی۔۔
نائٹ ڈریس پہنے وہ سرخ اور سفید سی گڑیا لگ رہی تھی۔

بشر کو تو وہ اس وقت ایک پیاری سی چھوٹی سی باربی
ہی لگی ---

ویسے تو وہ ڈائن بدوح ہوتی تھی۔۔۔
فریش ہو کر وہ بیڈ کی طرف آیا بیٹر آن کر کے ٹمپریچر
ٹھیک کرنے کے بعد ٹی وی بند کر کے اسنے اپنا اور
حجاب کے بیڈ کا تکھیہ درست کیا نائٹ بالب آن کرنے کے
بید حجاب کی طرف بڑھا جو بیٹھے بیٹھے سو رہی تھی ---
اس کو بہت احتیاط سے اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر بیڈ پر
اسکی جگہ پہ لٹا دیتا ہے دیتا ہے۔۔۔
اور پھر خود بھی دوسری طرف اپنی جگہ پر آ کر لیٹ جاتا
ہے اور آئندہ کے بارے لا حہ عمل کے بارے میں سوچنے
لگتا ہے ---



ماما پریشان سی لاؤنج میں ٹہل رہی تھیں۔۔۔۔

کیا ہوا ماما سب خیریت تو ہے؟ "۔۔"
آپ نے اتنی ایمرجنسی میں بلایا؟ "۔۔۔"
ماما کی فون پر بشر پریشانی سے گھر آتا ہے۔۔۔
بیٹا خیریت نہیں ہے "۔۔"
ہوا کیا ہے بتائیں تو سہی کچھ؟ "۔۔"
بس اسلام آباد کے لئے نکلنا ہے میرا اور اپنا ٹکٹ بک کر
و آؤ "۔۔۔۔"

اس نے ایک نظر ماما کو دیکھا ان کی آنکھیں رونے سے
بہت زیادہ سوچ چکی تھیں۔۔۔۔

ماما میں شام تک ٹکٹ بک کرواتا ہوں "۔۔۔۔"
اس نے ایک نظر ماما کو دیکھا اور کچھ بھی پوچھنے کا
ارادہ ترک کر کے بغیر کچھ بولے وہاں سے اوپر آ گیا۔۔۔۔
♡♡♡♡♡

حجاب حجاب وہ کمرے میں آکر اس کو ڈھونڈتا ہے

جی مسٹر ہٹلر "۔۔۔۔۔"

وہ واش روم میں سے ہی آواز دیتی ہے۔۔۔

اچھا ٹھیک "۔۔۔"

جلدی باہر نکلو "۔۔۔۔"

وہ اس وقت کسی بھی بحث کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔۔

اف۔۔۔ موتی(بلی کا بچہ) تم بہت ہی گندے بچے ہو گئے " ہو"۔۔۔۔

محترمہ ہاتھ روم سے موتی کے ساتھ برآمد ہوئیں۔۔۔ سر سے پیر تک بھیگی ہوئی۔۔۔

جی فرماؤ اب مابدولت حاضر ہے"۔۔۔۔"

بشر اس کی آواز سن کر مڑ کر جیسے ہی دیکھتا ہے اس کا پارہ سوا نیزے پہ جا پہنچتا ہے۔۔۔۔

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے سردی دیکھی ہے تم نے اور " اتنے سرد موسم میں تم نے موتی کو کیوں نہلایا؟؟؟؟"۔۔۔۔

اس کو تو نہلایا ہی نہلایا خود کو دیکھو تم خود بھی کتنی بھیگ چکی ہو "۔۔۔۔۔

بشر کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔۔

ٹھنڈ میں تو پانی کا میں مزہ آتا ہے"۔۔۔۔

حجاب کی منطق کی نرالی تھی۔۔۔۔

اچھوں۔۔۔۔۔اچھوں۔۔۔۔۔

حجاب کوٹھنڈ سے چھینکے شروع ہو گئیں۔۔۔۔

شاباش بجا فرمایا تم نے چلو فوراً جاؤ چینج کر کے آؤ"۔۔۔۔۔"

حجاب اچھی کے مارتی ڈریسنگ کخروم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

حجاب جب چینج کر کے واپس آئی اس وقت بشر موبائل پر موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔

حجاب کو دیکھ کر خدا حافظ کہہ کے فون رکھا۔۔۔
بات سنو حجاب میری"۔۔۔"

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اپنے بال سلجھانے لگی
جب بشر نے کہا ۔۔۔

آپ کی معلومات کے اضافے کے لیے عرض ہے کہ میں "
کانوں سے سنتی ہوں"۔۔۔
حجاب کا الٹا ہی جواب ملا۔۔
بشرا گنور کر کے بولا ۔۔۔

میں اور ماما اسلام آباد جارہے ہیں تم پیچھے اپنا اور بابا کا
خیال رکھنا"۔۔۔۔

ویسے تو ایک سے دو دن میں واپس آ جائیں گے"۔۔۔۔"
بشر نے اپنی بات مکمل بھی نہ کی تھی کہ وہ بول پڑی۔۔۔
میں بھی ساتھ چلوں پلینز میرے پیارے ہٹلر"۔۔۔"

حجاب اسکو جانے کے لئے بٹ رنگ کرنے لگی۔۔
نہیں بالکل نہیں، تمہیں لے جاو تاکہ دو پل وہاں بھی "
سکون نہ مل سکے نونیور"۔۔۔

بشر کا لہجہ قطعی تھا۔۔۔۔

اچھا میرا ایک کام کرو"۔۔۔۔"

بیگ ریڈی کر دو میرا جانے کے لئے"۔۔۔۔"

میں کیوں کروں جب مجھے لے کر نہیں جا رہے۔۔۔"
وہ یہ کہنے ہی والی تھی جب اس کے شیطانی دماغ نے
ایک دم کام کرنا شروع کیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے کرتی ہوں۔۔۔۔"

پہلے جاؤ گرم کافی پیو۔۔۔

بشر اس کی چھوٹی سی ناک جو کہ نزلے کی وجہ سے
سرخ ہو رہی تھی، کو دیکھ کر بے ساختہ بولا۔۔
حجاب نیں جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں۔۔۔ اسکا دماغ
اپنے آگے کے لائحہ عمل طے کر رہا تھا۔۔۔

آج تو بن بتوڑی بڑی شرافت سے مان گئی بشر تھوڑا "
حیران ہوا۔۔۔

پیکنگ تو میں بہت اچھی کروں گی زندگی میں کبھی کسی "
نے پیکنگ نہیں کی ہوگی ایسی۔۔۔۔

دونوں اپنی اپنی سوچوں میں گم ایک دوسرے کے بارے
میں ہی سوچ رہے تھے محبت اپنی جگہ خود بنا لیتی ہے
نکاح کے صرف تین بول دو فریقوں کے بیچ محبت کے
لیے کافی ہوتے ہیں۔۔۔



ہو گیا میرا کام کردی مسٹر ہٹلر میں نیں پیکنگ۔۔۔"

حجاب بڑی تمیز سے بشر کو آکربتاتی ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

بشر اور ماما بابا نیچے ہال کمرے میں اسلام آباد والے مسئلے پر بات کر رہے تھے ----
بابا حجاب کو دیکھ کر اپنے برابر میں جگہ بناتے ہیں اور وہ بڑے لاڈ سے ان کے پاس بیٹھ جاتی ہے ---
بیٹا میں اور آپ کی ماما کراچی جا رہے ہیں" ----
اب بشر یہیں ہے کیونکہ آج رات کو اس کے بہت اچھے دوست کے بیٹے کی پہلی سالگرہ ہے " ----
ہیں" ----

حجاب کامنہ کچھ اتر سا گیا ----
اس کا پلان جو فیل ہو گیا ----
بشر ایک نظر اس کے تاثرات دیکھتا ہے ---
کہاں تو میرے ساتھ جانے کی ضد کر رہی تھی بن بتوڑی "
اور اب منہ کیوں لٹک گیا بشر کچھ شک کی نظروں سے اس کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگتا ہے" ---
کچھ تو گڑبڑ ہے" ---- "
وہ بھی بشر تھا اتنا تو وہ حجاب کو سمجھ ہی چکا تھا ----
ما تھا تو اس کا اس وقت بھی ٹھنکا تھا جب اس کے ساتھ نہ جانے کے باوجود کھلے دل سے تیار ہو گئی تھی فوراً اس کی پیکنگ کے لیے ----

ماما میرے سر میں تھوڑا درد ہے میں اپنے روم میں ہوں
آپ پلینز ایک چائے کا بھجوادیں۔۔۔

بشر بہانے سے اٹھتا ہے۔۔

حجاب ایک دم سٹیٹا جاتی ہے اس کو یاد آتا ہے اس نے ہینڈ
کیری بند نہیں کیا۔۔۔

اوئے تیری مارے گئے۔۔۔

بشر کو حجاب کی ارڑی رنگت دیکھ کر مزید پختہ یقین ہو
جاتا ہے۔۔۔

وہ تیزی سے کمرے کی طرف بڑھتی ہے تکیے بشر سے
پہلے کمرے میں پہنچ سکے۔۔۔

ارے بیٹا حجاب تم روکو زدا چائے لے کر جانا۔۔۔

اور حجاب ماما کی بات سن کر دل مسوس کر رہ۔۔

جاتی ہے جی ماما۔۔۔

بشر سیٹی بجاتا کمرے میں آتا ہے پہلی نظر اس کی اپنے
ہینڈ کیری پر پڑتی ہے وہ فوراً اس کے اندر موجود کپڑوں
کو دیکھتا ہے۔۔۔

پہلے وہ گرتا شلوار نکالتا ہے۔۔۔

گرتے کی تہ جیسے ہی کھولتا ہے چکرا کر رہے جاتا ہے۔

--

اس کے پسندیدہ گرتے کے اوپر انک کا بڑا سارا لال رنگ

کا نشان اس کا منہ چڑا رہا تھا -----
جب کہ شلوار ندارد تھی۔۔

وہ اب تیزی سے دوسری شرٹ کو کھولتا ہے تو اس پر
استری کا بڑا عظیم اور شاندار نقش و نگار بڑی آب و تاب
سے چمک رہا ہوتا ہے۔۔۔
البتہ پینٹ کے بجائے شارٹ رکھا گیا تھا۔۔۔۔
اتنی "پرفیکٹ پیکنگ" دیکھ کر بشر کا دل مزید باغ باغ ہو
جاتا ہے۔۔۔۔

اب دیکھ بن بتوڑی میں کیا کرتا ہوں۔۔۔۔
بہت ہلکا لیا ہے تم نے اپنے شوہر کو۔۔۔۔
بشر اس کی وارڈ روب کو کھول کر جتنی بھی ٹی شرٹس
تھیں حجاب کی سب چن چن کر جلدی جلدی قینچی سے
تھوڑا تھوڑا کاٹ دیتا ہے۔۔۔۔
بلکل ایسا لگتا ہے سدیوں سے ایک بھوکا چوہا حجاب کی
ٹی شرٹس پنیر سمجھ کے کتر گیا ہو۔۔۔۔
ایسے کہ وہ اب پہننے کے قابل نہیں رہتیں۔۔
بن بتوڑی کو شلوار قمیض پہننا بالکل پسند نہیں اب آئے گا
مزا۔۔۔۔

چچ۔۔۔۔۔چچ۔۔۔۔۔چچ۔۔۔۔۔چچ۔۔۔۔۔چچ۔۔۔۔۔

بشر جلدی جلدی اپنا ہینڈ کیری اسی ترتیب سے رکھ دیتا ہے کیسے حجاب نے رکھا ہوا تھا اور ٹی وی لگا کر نیوز دیکھنے میں خود کو مصروف ظاہر کرتا ہے ----

حجاب ڈرتے ڈرتے کمرے میں آتی ہے اور پھر چپکے سے بشر کو دیکھتی ہے بشر اس کی ہر ہر حرکت کو نوٹ کر رہا ہوتا ہے بظاہر اس کا دھیان ٹی وی پر تھا --- حجاب اس کو چائے دینے کے لیے اس کے قریب آتی ہے ----

بشر چائے کا کپ تھامنے کے بجائے حجاب کا ہاتھ کلائی سے پکڑ لیتا ہے ----

کیا ہوا اتنا گھبرا کیوں رہی ہو طبیعت تو ٹھیک ہے نا" --- "وہ بہت گہری نظروں سے اس کا جائزہ لے رہا تھا --- حجاب اس دن والے واقعے کے بعد سے بشر کی قربت سے کچھ گھبرانے لگی تھی ---

ابھی بھی ایسا ہی ہوا تھا اب بشر نے جیسے ہی اس کی کلائی اپنے ہاتھ میں لی حجاب کے ماتھے پر ننھے ننھے تی چمکنے لگے ----

بشر اسکی گھبراہٹ دیکھ کر بہت محضوض ہوا --- اس کو حجاب کو تنگ کرنے میں مزا آنے لگا ----

وہ یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ چائے۔۔۔ ن "

حجاب کے ہاتھوں کی کپکپی کی وجہ سے چائے بشر کے
سینے پر جاگری۔۔۔

اُچ۔۔۔۔۔"

گرم چائے میرے سینے پر گرا دی۔۔۔۔۔"

وہ الگ بات تھی چائے اتنی دیر میں بالکل برف ہو چکی
تھی۔۔۔۔۔

بشر مصنوعی وہ غصے سے اس کو ڈانٹ پلاتا ہے۔۔۔

لا ئیں دیں میں واش کر دیتی ہوں۔۔۔

بشر شرٹ اتار کر دیتا ہے۔۔۔۔۔

حجاب اس کے چوڑے سینے کو دیکھ کر ایک دم نظریں
جھکا لیتی ہے۔۔۔۔۔

بشر اس کی پلکوں کی کپکپاہٹ کو دیکھ کر مسہور سا رہ
جاتا آتا ہے۔۔۔۔۔

پھر تھوڑا ایسے ایکسپریشن چہرے پر سجاتا ہے جیسے
چائے گرنے سے بہ جلن ہوئی ہو۔۔۔۔۔

حجاب جلدی سے اٹھ کر کوئی کریم ڈھونڈتی ہے۔۔۔۔۔

اس کی اتنی تکلیف پہ حجاب کی آنکھوں میں پانی سے بھر
جاتا ہے۔۔۔۔۔

کہا جلن ہو رہی ہے آپ کو۔۔۔۔۔"

اس کی گھبراہٹ دیکھ کر بشر کو مزید شرارت سوجھتی ہے

گھبرائی شرمائی حجاب کا یہ روپ بہت نیا سا تھا۔ -
بشر آہستہ سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل پر رکھتا ہے ---
یہاں بہت تکلیف ہے۔ --

حجاب اس کو نظر ٹھا کر جیسے ہی دیکھتی ہے ----
بشر کی آنکھوں میں ایسا ضرور ہوتا ہے کہ حجاب اپنی
پلکوں کی چلمن جھکا کر اپنا ہاتھ ہکھینچنے کی کوشش
کرتی ہے -----
بشر اور مضبوطی سے تھام لیتا ہے ----

حجاب کا بشر کے سامنے بیٹھنا دوبھر ہو رہا ہوتا ہے
وہ بہت تیزی سے جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچ کر کہتی
ہے ----
ارے ماما نے مجھے اپنی پیکنگ کے لیے کہا تھا اور یہ "
کہہ کر وہ کمرہ کے باہر چھلانگ لگا دیتی ہے ----
عشر کا فلک شگاف کہکا کمرے کے باہر تک گونجتا ہے
وہ ٹھنڈی آہ بھر کر کہتا ہے ----
"ہائے تو کتنی معصوم ہے"



ڈرائنگ روم میں صرف چار نفوس موجود تھے کمرے میں
موت جیسا سناٹا طاری تھا ----
اپنی خالہ کو دیکھ کر آسرا کے رونے میں مزید روانی آ

گئی ---

آج وہ اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اپنے کسی ننھیالی رشتے کو دیکھ اور محسوس کر رہی تھی ---

خالہ کا بھی بالکل اسراء آجیسا ہی حال تھا ---

وہ رات دن اپنی بہن کے بارے میں سوچتی کہ کہاں ہوگی، کیسی ہوگی، کس حال میں ہو گی؟ --

انہوں نے کئی دفعہ حویلی بھی فون کیا مگر ایک ہی جواب ہمیشہ موصول ہوتا کہ یہاں کوئی قدسیہ بیگم نہیں رہتیں اور فون بند کر دیا جاتا بغیر کوئی بات سنی اور کہے ---
وہ اپنی بہن کی آخری نشانی کو آج پہلی دفعہ دیکھ رہی تھیں --

خالہ کی جیسے ہی آسرا پر نظر پڑی وہ ان کو قدسیہ ہی کی پرچھائیں لگی ---

اسراء بالکل اپنی ماں کی شکل تھی --
خالہ نے آگے بڑھ کر اسراء کو خود میں ایک ماں کی طرح چھپا لیا ----

جیسے انہوں نے روتی ہوئی قدسیہ کو اپنے گلے لگا لیا ہو ---

خالو بھی آبدیدہ ہو گئے --

انہوں نے ہاتھ آگے بڑھ کر اسراء کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا ---

بیٹا جس کا جتنا وقت مقرر ہے اس کی سانسیں اتنی ہی دیر " چل سکتی ہیں" ---

انہوں نے اسرا کو بہت پیار سے سمجھایا ---
ہم بس انسان صبر ہی کر سکتے ہیں اپنے پیاروں کو یاد کر کے --

خالوا سرا کو گلے سے لگائے سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے ---

اسراء کو ایسا لگا جیسے اس کے باپ نے آج پہلی دفعہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرا ہو ---

اچھا اب آپ لوگوں کی امانت آپ کے پاس ہے مجھے اب " اجازت دیں" ---

ماحول میں تاری سنائے کو خالدہ انٹی (پڑوسی) کی آواز نے توڑا ---

خالہ ان کی آواز سن کر چونکی اور پھر کہنے لگیں --
آپ کا بہت بہت شکریہ اس مشکل وقت میں آپ نے ہماری " بچی کو تنہا نہیں چھوڑا" ---

شکریہ کیسا اسرار جب سات سال کی تھیں تو کچھ سیاہ " اس کو یہاں لے کر آئی تھی --

یہ میرے لئے بالکل میری بیٹی کی ہی طرح ہے " ---
خالدہ انٹی نے اپنے آنسو پونچھ کر کہا ---
خالہ ان کی دل سے مشکور ہوئیں --

"اللہ آپ کو جزا دے"
خالہ نے دل سے کہا ---
"آپ لوگ کب تک ہیں یہاں؟"
خالہ نے دریافت کیا ---
بس بہن ہم کل صبح واپس چلے جائیں گے "--"
خالو نے کہا --
اچھا آسرا بیٹا میں کل صبح آوگی تمہارے جانے سے پہلے "
تم سے ملنے پتہ نہیں پھر کب ملاقات ہو سکے گی"--
خالہ نرم لہجے میں بولیں---
جی آنٹی "--"

اسراء روتے ہوئے ان کے گلے سے لگ گئی ---
اللہ تمہیں صبر دے میری بچی اپنا بہت خیال رکھنا اللہ "
تمہارا حامی و ناصر ہو ---"

اور پھر خالہ اسراء کے سر پہ ہاتھ رکھ کر دعائیں دے
کے خدا حافظ کہہ کر چلیں گئی سب کو --

چلئے اب آپ دونوں بھی رونا بند کریں اور مرحومہ کے "
ایصال ثواب کے لئے قرآن پاک پڑھیں ---
خالہ اسر کو لے کر وضو کرنے چلی گئیں۔ ---



پخ۔۔۔ پخ۔۔ پخ۔۔

بشر ماما بابا کو چھوڑ کر ایئرپورٹ سے گھر واپس آیا ہی تھا جب لان سے گزرتے وقت بشر کی نظر حجاب پہ پڑھی۔۔۔ بشر کا دماغ گھوم گیا حجاب کو دیکھ کے۔۔۔۔ تمام بطخیں اور مور پورے لان میں "ڈسکو ڈانس" کرنے میں مصروف تھے۔۔

جب کہ وہ بن بتوڑی کبھی ایک کو پنجرے میں بند کرتی تو دوسرا باہر نکل آتا دوسروں کو تو پہلا واپس باہر کود آتا۔۔۔ البتہ مور اپنے پر کھولے بڑے مزے سے ڈانس کرنے میں مصروف تھے دونوں۔۔۔

ارے رکوع کو جلدی جلدی اپنے گھر میں چلی جاؤ تم "سب"۔

حجاب غصے سے لال پیلی ہوتی ان کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔۔

اگر ہٹلر آگیا تو میرے ساتھ ساتھ تم لوگوں کو بھی بے گھر "ہونا پڑے گا"۔

اب وہ بطخوں کو چھوڑ پہلے موروں کو بند کرنے ان کی طرف بھاگی۔۔۔۔

ہائے اللہ جی آج تو ماما بابا بھی نہیں بے کون بچائے گا "مجھ پہ جاری کو"۔۔۔

وہ اب زور زور سے بولتی جا رہی تھی اور ساتھ ساتھ بطخوں اور موروں کو پکڑنے کی بھی کوشش کر رہی تھی

---- Page | 83

یہ جانے بغیر کے بشر اس کی تمام حرکات کو ملاحظہ کر رہا ہے ---

بشر کو حجاب کیوں پر اس لئے غصہ تھا کہ یہ بطخیں کافی خطرناک تھیں۔۔

دو ایک دفعہ کھولنے پر مالی بابا کو بھی کاٹ چکی تھیں۔۔۔ حجاب۔۔۔"

بشر کی کاٹ دار آواز نکلی۔۔

حجاب نیں آواز پر پیچھے مڑ کر دیکھا تو ہٹلر کو دیکھ کر اچھل ہی پڑھی۔۔۔

کس خوشی میں ان کو کھولا ہے پتہ بھی ہے تمہیں یہ " کتنی خطرناک ہیں؟"۔۔

میری بال اندر چلی گئی تھی پنجرے میں وہی نکالنے کے لئے پنجرے کا دروازہ کھولا تھا اور یہ سب بہار "۔۔۔

سوال ہی نہیں پیدا ہوتا لا ک بہت مضبوط ہے پنجرے کا " کھل ہی نہیں سکتا "۔۔

حجام نے چیونگم چباتے ہوئے کہا۔۔

جی۔۔ جی لا ک تو بہت مضبوط ہے اگر لگایا جائے تو "۔۔۔" اور یہ کہتے ہی زور سے اندر جانے کے لیے قدم بڑھایا۔۔۔

وہ جلد از جلد لان سے بھاگنا چاہ رہی تھی بشیر کے عتاب کو جو آواز دے چکی تھی اس لیے بھاگنے ہی اس کو سب سے بہترین آپشن لگا ---

اور جیسے ہی اس نے بھاگنے کیلئے پہلا قدم بڑھایا پیر کے آگے پڑھی کر مچ کی بال تیزی سے اڑھ کر بشر کے ماتھے پر پیار بھری "پیپی" دے گئی۔ --

وہ اپنا سر تھام کر وہیں زمین پر بیٹھ گیا ---

حجاب کے تو یہ دیکھ کر ہاتھ پیر ہی بھول گئے ---

"اوئے تیری مارے گی آج تو"

پنجاب نیں اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کے کہا۔ --

آج نہیں چھوڑوں گا میں تمہیں تم نے اپنی شامت کو خود "آواز دی ہے" ---

بشر اپنا سر پکڑے غصے سے دھاڑا۔ --

اور میں بھی دیکھتی ہوں آپ مجھے کیسے پکڑتے ہیں --" تجارت میں زبان چڑائی اور ٹھنگا بھی دکھایا ---

حجاب بھی اپنے نام کی تھی وہ بس تنہائی کی وجہ سے کمرے کی حد تک ہی بشر سے کنفیوزڈ ہوتی تھی ---

ورنہ تو پورے گھر میں وہ شیرنی بن کر گھومتی تھی --- وہ اب چھلانگ لگا کر اندر غائب ہو چکی تھی۔ --

حجاب نیں اب پورا دن ماما کے کمرے میں بند رہنا تھا --- وہ دل ہی دل میں تہیہ کر چکی تھی کہ وہ اب رات میں

صرف برتھ ڈے میں جانے کے لئے تیار ہونے ہی نکلے گی بس۔۔

یہ بھی مجبوری تھی کیونکہ اس کو تیار اپنے کمرے میں ہی ہونا تھا۔۔۔



حمدان بیٹا پس عقل کی ٹکٹ کنفرم کرالو۔۔"

جی بابا میں آج ہی کی کرا لیتا جو اگر مجھے آج ایک دوست کی طرف بہت ضروری نا جانا ہوتا۔۔۔

چلو خیر ہے بس کل کی یاد سے کروا لینا۔۔"

نہ جانے کیوں اندر سے میرا دل گھبرا رہا ہے جسے کچھ ہو چکا ہو یا کچھ ہونے والا ہو۔۔

بابا لینٹے ہوئے حمدان سے اپنی دوا اور پانی کا گلاس لیتے ہوئے بولے۔۔

حمدان اور بابا کراچی آئے ہوئے تھے ایک اہم ڈیل فائنل کرنا تھی جو وہ اکیلے نہیں کر سکتا تھا بابا کی موجودگی بہت ضروری تھی۔۔

بیٹا میں نے تمہاری بات پر غور کیا ہے۔۔"

کس بات پہ بابا؟۔۔۔"

وہ یہی سمجھا کہ شاید آج کی ڈیل کے حوالے سے کوئی اہم بات ہو۔۔

وہ بابا کے بیڈ کے پاس چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

بیٹا تم نے جو رخصتی کی بات کی تھی اسی سلسلے میں "

اگر تمہاری ماما پیرالائز نہ ہوتیں تو وہ خود بھر جائی " سے جا کے سارے معاملات طے کرتیں۔۔۔ " ماضی میں دونوں کی بہت اچھی دوستی رہی ہے۔۔۔ " جی اگر آپ کہیں تو میں کل اسلام آباد پہنچ کر اماں کو لے آؤں پہلے؟ "۔۔۔

نہیں بیٹا میں ابھی تمہاری دادی کے علم میں کوئی بات " نہیں آنا چاہتا "۔۔۔ " ٹھیک بابا جیسا آپ بہتر سمجھیں۔۔۔ " بابا کوشش کیجئے گا چاچی کو بھی ساتھ ہی حویلی جانے کے لئے راضی کر لیں۔۔۔ " میں ان کو بھی وہاں تنہا نہیں چھوڑنا چاہتا ہوں۔۔۔ "

وہ اس گھر میں اسرا کے بعد بالکل تنہا ہو جائیں گی۔۔۔ " نہیں ابھی تو مصرع کو لے کر حویلی نہیں پاؤ گے۔۔۔ " بلکہ یہیں اس گھر میں بھر جائی اور اسراء کے ساتھ کچھ " اور عرصہ رہو گے۔۔۔ "

بابا کراچی میں قائم اپنے اسی بنگلے کی بات کر رہے تھے جس میں وہ لوگ ابھی ٹھہرے ہوئے تھے۔۔۔ " جی بابا جیسا آپ بہتر سمجھیں۔۔۔ "

اس دوران میں کچھ باتیں تمہاری دادی سے ایک ہی دفعہ " کر کے ختم کر دینا چاہتا ہوں"۔۔۔

بہتر بابا یہاں کراچی میں میرے کچھ دوست بھی رہائش " پذیر ہیں اس پاس ہی چاچی اور اسرا کو تنہا شہر میں رہنا نہیں پڑے گا"۔۔



حسین بچپن میرا اس گھر میں گزرا ہے "۔۔" ادھر میری ماں کے ساتھ میری پیاری پیاری یادیں وابستہ ہیں "۔۔۔

اور آج اسی گھر میں میری آخری رات بھی ہے "۔۔" اسراء ماما کے کمرے کی ایک ایک چیز کو جو چھو کر دیکھ رہی تھی۔۔۔ ماما کی ہر ہر چیز کی خوشبو وہ اپنے اندر بسا رہی تھی۔۔۔ ماما آپ مجھے کیوں تنہا کر گئیں؟ "۔۔۔" ماما لوٹ آئیں نہ واپس "۔۔۔"

دیکھیں آپ کی اسرا آپ کو بلا رہی ہے رو رہی ہے فریاد " کر رہی ہے "۔۔۔ اسرا فرش پہ بیٹھی اپنی ماں کو یاد کر کے زار و قطار رو رہی تھی۔۔۔

حمدان شاہ اگر میرے سر پہ تمہارے نام کی تلوار نہ لٹک رہی ہوتی تو میں کبھی بھی اپنا گھر اور یہ شہر چھوڑ کر

نہ جاتی --

یہاں میری ماں کی خوشبو بستی ہے---

میرا بچپن بچپن بستہ ہے ---

مگر میں اپنی ماں کی طرح ایک اور قدسیہ نہیں بن سکتی

تم وڈیرے لوگ عورت کو اپنے پاؤں کی جوتی سمجھتے ہو
میں کبھی بھی خود کو تمہاری فرسودہ روایات کی بھینٹ
نہیں چڑھنے دوں گی---

اور اگر میں ان کی لیتی ہوں اس رشتے کو تو اس بات کی
کیا گارنٹی ہے کہ تمہاری ماں یا دادی یا تو خود بھی ---
اگر میری بھی اولاد پہلی بیٹی ہوئی تو اگر میرے ساتھ بھی
تم لوگوں نے وہی کیا جو میری ماں
نے پوری زندگی جھیلا تو میں اپنی اولاد کے آگے کیا منہ
دکھاؤں گی؟؟؟؟

کہ میں نے بھی ایک اور آسرا پیدا کی ہے---

نہیں نہیں میں اسے ہرگز بھی نہیں ہونے دوں گی ---

وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر چلائی --

اس رشتے کو ہی حمدان شاہ ختم کر دوں گی میں۔ -

صفحہ ہستی سے مٹا دوں گی میں اپنا اور تمہارا یہ رشتہ ---

ماما کی الماری سے نکاح نامہ نکالے وہ ہاتھ میں لئے خود

سے باتیں کرتی زار و قطار رو رہی تھی ---

خالہ کے گھر جانے کی کچھ دن بعد ہی خالو اور خالہ سے اپنے خلع کی بات کرونگی۔۔

وہ سوچتے اور روتے روتے نہ جانے کب وہیں زمین پر ہی سو گئی۔۔۔

اور یوں اس طرح بھی اسلام آباد میں اسکی آخری رات بھی آہستہ آہستہ سر دی گئی۔۔۔



سمیر کی رہائش ابھی فی الحال فرح کے گھر میں ہی تھی۔۔۔

فرح کی ماں کا راویہ سمیر کے ساتھ بہت زیادہ اچھا نہیں تھا تو بہت زیادہ برا بھی نہیں تھا۔۔

وہ رسمی طور پر سمیر کے ساتھ بات چیت کر لیا کرتی تھیں۔۔۔

مگر سمیر کو فرح کے گھر کا ماحول کچھ زیادہ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

کاشف کا ہر وقت گھر پہ ڈیرہ جمائے رکھنا۔۔۔

اس پے تضاد فرح کا ہو لیا اور بے باکی۔۔۔

سمیر کو اندر ہی اندر بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔۔

سمیر کے دل میں خوشی کے بجائے ایک افسردگی سی اپنے پر پھیلا رہی تھی۔۔۔

فراح نے کئی دفعہ کہا کہ ماما سے بات کرو شادی کی ڈیٹ
فکس کریں تاکہ۔۔۔

مگر سمیر ہر دفعہ یہ کہہ کر ٹال رہا تھا کہ۔۔۔
پہلے میں اپنی رہائش کا بندوبست کر لوں۔۔۔

اور فرح ہمیشہ یہ سن کر ایز یو وش کہہ کر کندھے اچکا
دیتی۔۔۔



[11/14, 11:39 PM] Aymen: " آج میں یہ ساڑھی پہن
کر ہی رہوں گی "

حجاب بڑے مزے سے ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑی خود
سے باتیں کرنے میں مصروف تھی یہ جانے بغیر کہ بشر
کمرے میں آچکا ہے۔۔۔

میں کچھ مدد کر سکتا ہوں میں بتاؤ؟ "

کیونکہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو میدان چھوڑ
کر کسی کو تکلیف یا پریشانی میں اکیلا دیکھ کر ایک
کمرے میں چوروں کی طرح چھپ کر بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔
بشر نے دوپہر والی بات پر حجاب پہ چوٹ کی۔۔۔

حجاب جو کہ یہ سمجھ رہی تھی کہ بشر تیار ہو کے نیچے
چلا گیا ہے۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ خاموشی سے کمرے میں آکر تیار ہو رہی

تھی ---
کہ بشر کی آواز اتنے قریب سے سن کر ایک دم ڈر کے
اچھل ہی پڑھی۔۔۔
اس اچانک افتاد پہ حجاب کے ہاتھوں سے ساڑی کا پلو
نیچے زمین پر گر گیا ---
فل آستین، گول گہرے گلے والا وائٹ بلاؤز پہنے۔۔
وہ تمام حشر سامانیوں کے ساتھ۔۔
بشر کے سامنے سراپا امتحان بنی ہوئی تھی ---
بشر لمحے بھر کے لیے ساکت سا ہو گیا ---
لیکن پھر یاد آیا کہ وہ پہلے ہی بہت لیٹ ہو چکے ہیں مزید
دیر علی کے غصے کو اور ہوا دے گی یہ سوچ کر وہ دل
مسوس کر رہ گیا ---
جی نہیں سٹر ہٹلر آپ ساڑھی باندھنے کے بجائے کھول
ہی دیں گے پوری ---"
حجاب بے ساختگی میں بہت معنی خیز بات کہہ گئی تھی
اگر اس کو علم ہوتا کہ وہ کیا کہہ گئی ہے تو وہ یوں اس
طرح بشر کے سامنے ایک لمحہ بھی کھڑی نہ رہ پاتی ---
اس کی نظر نیچے اپنی ساڑھی پر تھی وہ بشر کی آنکھوں
میں چمکنے والے حسین رنگ نہیں دیکھ پائی ---
جو حجاب کی اس ایک بات پر بشر کی آنکھوں میں بھر
گئے تھے ---

اچھا محترمہ بہت جان گئے ہو تم تو اپنی شوہر کو "----"
حجاب جو ساڑھی کا پلو اٹھانے کے لئے نیچے جھک رہی
تھی بشر نے اس کو دونوں کندھوں سے تھام کر اپنے
سامنے کھڑا کیا ---

حجاب ساڑھی کی وجہ سے ویسے ہی بہت جھن جھلا رہی
تھی ---

اس پے تضاد بشر کی ذومعنی باتیں اس کے سر پر سے
گزرتی اس کو مزید کنفیوز کر رہی تھیں۔ --
پٹیں یہاں سے مجھے تیار ---

وہ جیسے ہی بشر کو نظریں اٹھا کر دیکھتی ہے حجاب کو
اپنے دل کی دھڑکن مزید تیز ہوتی محسوس ہونے لگتی
ہے ---

بشر نے ابھی بھی اس کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا ---
بشر ایک جھٹکے سے حجاب کو خود سے قریب کرتا ہے ---
گھبرائی کنفیوز سی حجاب کسی ان چھوئی کلی کی طرح
اس کی باہوں میں کھنچی چلی آتی ہے ---

وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ حجاب اس کی دھڑکنیں تک
محسوس کر رہی تھی ----

" تو میں کچھ مدد کر سکتا ہوں "
؟؟؟؟

ج۔ج۔۔ نہیں مجھے چھوڑیے میں نے تیار ہونا ہے۔۔۔"

حجاب کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا وہ اب باقاعدہ کانپ رہی تھی۔۔۔



کے اتنے قریب تھا کہ حجاب اس کی دھڑکنیں تک محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"تو میں کچھ مدد کر سکتا ہوں"

؟؟؟؟

ج۔ج۔۔ نہیں مجھے چھوڑیے میں نے تیار ہونا ہے۔۔۔"

حجاب کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا وہ اب باقاعدہ کانپ رہی تھی۔

اف یہ لڑکی میری اتنی سی قربت نہیں سہ پاتی۔۔۔"

بشر منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا۔۔۔

مسکرا کر اپنے سر پہ ہاتھ پھیرتا ہے۔۔۔

حجاب کے ماتھے پر اپنی محبت کی نشانی ثبت کر کے اس کو بہت آہستہ سے اپنی گرفت سے آزاد کر دیتا ہے۔۔۔

میں نے نہیں پہننی یہ ساری۔۔۔"

حجاب کو اس کی قربت بوکھلا دیتی تھی۔۔۔

اچھا بس اب رونا بند کرو میں یوٹیوب لگا رہا ہوں۔۔۔"

اس پر دیکھ کر باندھ لیں گے۔۔۔"

ہیں آپ کیسے بنوائیں گے۔۔۔"

حجاب کا منہ کھلا رہ گیا حیرانی سے۔۔۔
کیوں اس کام کو کرنے کیلئے کیا سرٹیفیکٹ حاصل کرنا " پڑتا ہے۔

آپ کا کام تو بس مجھ سے لڑنا اور غصہ کرنا ہے۔۔۔۔۔
حجاب نے منہ بسوڑا۔۔۔
اچھا۔۔۔۔۔

بشر اب خود کو تھوڑا سیریس ظاہر کر کے بولا۔۔
تو اور نہیں تو کیا آپ کو اور آتا ہی کیا ہے۔۔۔۔۔
حجاب اب اپنی ٹون میں واپس آچکی تھی۔۔۔
آتا تو بہت کچھ ہے مائ ڈیئر وائف اگر املاً بتاؤں تو تم " پھر رو دوں گی۔۔۔

ایک تو یہ آپ کی باتیں میرے سر پر سے گزر جاتی " ہیں۔۔۔
حجاب جھنجلائی۔۔۔

اچھا چلو ابھی تو تیار ہو پھر کبھی اگر تم نے موقع فراہم کیا تو اپنی تمام باتیں بڑی فرصت سے سمجھاؤں گا بھی اور عمل کر کے بھی دکھاؤں گا۔۔۔۔۔

بشر نے ساڑھی زمین سے اٹھا کر کہا۔۔۔
ٹھیک ہے بھئی سمجھا دئے گا۔ ابھی پلیز یہ ساڑھی میں " میری ہیلپ کریں۔۔۔

بشر نے اپنے تمام جذبات پہ لوہے کی زنجیر سے لاک لگا

کر اس دشمنِ جاں کی ساڑھی یوٹیوب سے دیکھ دیکھ کر باندھ ہی دی آخر۔۔۔

میں دنیا کا پہلا مرد ہو نگا جو اس طرح اپنی بیوی کی " ساڑھی باندھ رہا ہے۔"۔۔

بشر نے جل کے سوچا۔۔

ایک گھنٹے کی کھینچم تانی کے بعد جیسے تیسے مشن سکسیس فل ہوا۔۔ ساڑھی بند ہ ہی گئی۔۔

بشر صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گیا۔۔

بس حجاب اب جلدی کرو۔۔"۔۔

میک اپ نہیں کرو اور بال کھلے چھوڑ دو۔۔

بشر نے حجاب کو آئی شیڈ لگاتے دیکھ فوراً ٹوکا۔۔۔۔

"

ارے مگر "۔۔"

نہیں بس یہ بہت ہے "۔۔"

ایسے ہی محترمہ آفت ڈھا رہی ہیں "۔۔۔"

بشر بڑبڑایا۔۔

حجاب نے وائٹ بلاؤز کے ساتھ پلین شیفون کی ساڑھی کا

انتخاب کیا تھا۔۔۔

بشر کی جلدی جلدی پر اس نے ریڈ لپ اسٹک ہی لگائی اور

آئی لائنر لگا کر بال پشت پہ کھلے چھوڑ دیے۔۔۔۔

بشر حجاب کو دیکھ کر اپنے ضبط کو داد دیئے بغیر نہ رہ

سکا۔۔۔

چلیں"۔۔۔"

حجاب نے جلدی سے سینڈلز پہنیں اور ہینڈ کلچ لے کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔



...وہ لوگ علی کے فنکشن میں پہنچ چکے تھے علی اور ثناء (علی کی وائف) نے دونوں کو بہت گرم جوشی سے ویلکم کیا۔۔۔

سناء نے تھوڑی ہی دیر میں حجاب کو ایک دوست کی طرح خود سے گھلاملا لیا۔۔

آج حجاب بشر کو بہت حیران کر رہی تھی لگی ہی نہ رہا تھا کہ یہ وہی آفت ہے جو گھر میں تہلکہ مچا کر رکھتی ہے۔۔

حجاب سلیقے سے سب سے مل رہی تھی۔۔
ٹہر، ٹہر کر سب سے سلیقے سے گفتگو کرتی۔
بشر کو حیرانیوں کے سمندر میں دھکیل رہی تھی۔۔
اوئے کیا بات ہے ارادے کیا ہیں جناب کے "۔۔"
علی نے سیٹی بجاتے ہوئے بشر کو چھیڑا۔۔۔۔
وہ بہت دیر سے بشر کو نوٹ کر رہا تھا وہ بات تو اس سے کر رہا تھا مگر بشر کی نظریں بار بار حجاب کی طرف بھٹک رہیں تھیں۔۔۔

نہیں کچھ نہیں"۔۔۔"

بشر نے مکہ بنا کر علی کے شولڈر پر رسید کیا۔۔

لگتا ہے آج مو وف دل ہار بیٹھے ہیں۔"۔
تو چپ ہوتا ہے یا میں سناء کو شادی کے پہلے والے افیئرز
کا بتاؤ تیرے۔۔۔

بشر کی دھمکی کارگر ثابت ہوئی اور علی نے مسکراتے
ہوئے ہاتھ جوڑ دیئے۔۔۔

اچھا معاف کر دے کیوں شیرنی کے پنجرے میں مجھ "
ناچیز کو دھکیل رہا ہے ؟؟؟؟؟۔۔۔

ادھر آ تجھے کسی سے ملواؤں گا۔"۔
کس سے بتاؤ۔۔۔

ابھی پتا چل جائے گا۔۔۔

علی اس کو کھینچتا ہوا حال کی اینٹرنس پہ لے آیا۔۔۔
اب تو بھی مل دیکھ میں کوئی بھی سرپرائز فضول نہیں "
دیتا۔۔۔

بشر حمدان کو اتنے عرصے بعد دیکھ سرپرائز ہو گیا۔ -
دانی تو بے غیرت کہاں غائب ہو گیا تھا ؟؟؟۔۔۔"
بشر نے حمدان کو دیکھ کر فوراً عزت افزائی شروع کر دی
اس کی۔۔۔

ارے ارے نہ سلام نہ دعا بس ملتے ہی لعنتیاں شروع "
کر دیں تو نے دینی۔۔۔۔۔

تو نہیں سدھرے گا۔"۔۔۔

حمدان نے آگے بڑھ کر بشر کو گلے لگایا۔۔۔
وہ لوگ پورے چھ سال بعد ایک دوسرے سے مل رہے

تھے ---
ویسے تو یہ بتائے گا کہ تو اتنے عرصے مرا کہا تھا" ---"
بشر حمدان کو بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا ---
یار پہلے اسپیشلائزیشن کے لئے ملک سے باہر چلا گیا "
تھا" -

تجھے اتنی دفعہ کال بھی کی" ---"
بشر بولا -

سم چینج کرنی پڑی اس لیے کہ ایک حسینہ تیرے دوست
سے شدید قسم کی محبت میں گرفتار ہو گئی تھی وہ الگ
بات ہے کہ مابدولت نے اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی
اور نمبر ہی بدل ڈالا" ---

حمدان نے بشر کے کندھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا ---
البتہ علی ایکسکیوز کر کے چلا گیا کسی گیسٹ کو رسیو
کرنے ---

چل سم کا تو سمجھا آگیا" ---"
گھر تو آ سکتا تھا نہ" -

بشر نے مزید لتاڑا --

بیٹاسم میں نے بدلی مگر گھر تو نے بدلہ تھا " --- "

حمدان نے تیوری چڑھا کر کہا ---

مطالب تو گیا تھا پہلے والے گھر؟؟" --- "

جی جناب اور وہاں جا کر پتہ چلا کہ آپ لوگ شفٹ "

ہو گئے ہیں۔۔

اچل یہ سب چھوڑ بچے کہاں ہے لایا ہے یا نہیں۔۔

بشر نے پوچھا۔۔

بیوی اور بچے ہا۔ ہا۔ ہا۔۔

ابھی بی وی کابو نہیں آرہی اورتو بچوں کی بات کر رہا " ہے۔۔۔۔

"حمدان مصنوعی ہے بسی چہرے پر تاری کی۔۔۔۔،

مطلب؟؟؟

بشر نہ سمجھی سے بولا۔۔

یہ کہ ہماری زوجہ محترمہ رخصتی کے لیے تیار نہیں ہیں۔۔

اور جب تک رخصتی نہیں ہو گی تو بچے کیسے ہوسکتے ہیں۔۔۔۔

خیر میرا چھوڑ تو بتا کہاں ہیں آج کل شادی کی یا ویلا " ہی گھوم رہا ہے؟؟۔۔۔

حمدان نے موضوع تبدیل کیا۔۔

شادی ہو چکی ہے میری 20 دن پہلے۔۔۔

بشر نے بتایا۔۔

بہت مبارک ہو مگر میرے بغیر ہی۔۔۔

یار ایک تو تیرا اتا پتا نہیں تھا اوپر سے میری شادی بھی " بہت ہنگامی حالات میں قرار پائی تھی۔۔۔

مطلب میں کچھ سمجھا نہیں۔۔"

حمدان نہیں کہا۔۔۔

بشر آپ یہاں ہیں میں کتنی دیر سے آپ کو ڈھونڈ رہی "

ہوں۔۔"

حجاب بشر کو ڈھونڈتی ہوئی آئی۔۔

سلام علیکم۔۔۔"

حجاب نہیں جھٹ سلام کیا۔۔

بشر کے برابر میں کھڑے ہمدان کو۔۔

وعلیکم سلام۔۔"

بشر یہ؟؟۔۔

حمدان نے کچھ بھی بولنے سے پہلے تعرف چاہا۔۔

یہ حجاب ہے میری وائف۔۔"

اور حجاب یہ حمدان عرف دانی میرے بچپن کا دوست۔۔"

نائس ٹو میٹ یو۔۔"

حجاب نے کر ٹیسی نبھائی۔۔۔

نائس ٹو میٹ یو ٹو بھابی۔۔"

ہمدان کو چھوٹی سی معصوم سی حجاب بشر کی لائف

پارٹنر کے طور پہ بہت پسند آئی۔۔

بشر تو آج حیران ہی ہو رہا تھا حجاب کے طور طریقے

دیکھ کر لوگوں سے علیک سلیک اور دھیمی آواز میں سب

کو اچھے طریقے سے ملتی کہیں سے بھی وہ بشر کی "بن

بتوڑی" نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔



اف آج تو بہت تھک گئی۔۔۔"

حجاب سالگرہ سے گھر آکر اپنی وارڈروب کھول کے
کھڑی رات کے لئے کپڑے نکال رہی تھی۔۔
جب بشر کمرے میں آیا اور حجاب کو اپنی وارڈروب میں
گھسے دیکھ کر ایک شیطانی سی مسکراہٹ بشر کے لبوں
پر آکر معدوم ہو گئی۔۔۔

اب آئے گا مزا بن بتوڑی۔۔۔"

جبکہ حجاب اپنے کپڑے لے کر ڈریسنگ روم کی طرف
بڑھ گئی ابھی حجاب کو اندر گئے پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے
تھے جب ایک زور دار چیخ کی آواز کے ساتھ ڈریسنگ
روم کا دروازہ کھول کر وہ چنگھاڑتی ہوئی نمودار ہوئی۔۔۔
"کس نے کیا ہے یہ؟؟؟؟"

وہ اپنی شرٹ ٹراوڑر آگے کر کے بولی۔۔۔
اللہ یہ بھی۔۔۔"

حجاب نے دوسرا ڈریس نکالا پھر ایک کے بعد دوسرا سب
کے حالات ایک سی ہی تھی۔۔۔
وہ صدمے سے بولی۔۔۔

مجھے پتہ ہے یہ سب آپ نے ہی کیا ہے۔۔۔"
حجاب باقاعدہ بشر کی طرف بڑھی وہ ابھی تک ساڑھی میں
ہی تھی۔۔۔

کیوں میں کیوں کرنے لگا؟؟؟۔۔۔"

بشر نے ابرو اچکا کر کہا۔۔
اس لیے کیوں کہ آپ نے مجھ سے بدلہ لیا ہے میں نے آپ
کے کپڑوں کو جو خراب کیا تھا۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھے بشر کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔
جب بشر سے چند قدم کے فاصلے پر اس کا پیر اپنی ہی
ساڑھی میں الجھا اور وہ اوندھی بشر کے اوپر گر پڑی۔۔۔
محترمہ اتنا ہی قریب آنے کا شوق ہے تو مجھ سے کہہ
دیا ہوتا۔۔۔

بشر نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے اس کی کمر کے گرد بازو
حمائل کر دیے۔۔۔

چھوڑئے مجھے۔۔۔

حجاب نے بشر کی سانسیں اپنے چہرے کو جھلسا تی
محسوس کیں۔۔۔

اور اگر نہ چھوڑوں تو؟؟؟؟۔۔

بشر نے ایک ہاتھ اس کی کمر پر جب کہ دوسرا اس کے
بالوں میں نرمی سے پھیر رہا تھا۔۔۔

اور پھر آہستہ سے وہ حجاب کو اپنے چہرے کے اوپر
جھکا لیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

او آوچچچچ۔۔۔

بشر نے حجاب کو ایک جھٹکے سے خود سے دور کیا
حجاب نیں گھبرا کر بشر کے کان پر اپنے دانت گھاڑھ
دیئے تھے۔۔۔

بشر کے لبوں پر بڑی دلفریب مسکراہٹ تھی۔۔۔
 "اب منزل دور نہیں"

وہ اچھی طرح حجاب کی بدلتی ہوئی کیفیات نوٹ کر رہا تھا یہی وجہ تھی جو وہ اس کو ٹائم دے رہا تھا۔۔۔

اب اس کے دل میں ایک خواہش ابھر رہی تھی کہ حجاب خود اس کی طرف بڑھے پہلے کی بات اور تھی جب وہ اپنے اور بشر کے رشتے اور حقوق نہیں سمجھتی تھی مگر اب وہ اس میں بہت کچھ تبدیلیاں دیکھ رہا تھا وہ بھی ایک محبت کرنے والا دل رکھتا تھا اور محبت کا جواب محبت سے ہی چاہتا تھا مگر اب حجاب کی دوری وہ زیادہ دن نہیں سہہ پائے گا یہ وہ بہت اچھے سے سمجھ رہا تھا۔۔



حجاب ڈریسنگ روم میں آکر ادھر ادھر دیکھتی ہے کہ
 شاید کچھ ہلکا پھلکا رات کو پہننے کے لئے مل جائے ----
 مگر اسے وہاں ادھر ادھر ڈھونڈنے پر بھی کچھ ایسا نہیں

مل سکا --
سوائے ماما کے دیے ہوئے "نائٹ ڈریس" کے-----
حجاب نے شکر کا سانس لیا---
اب آئے گا مزا اب دیکھو میں کیا کرتی ہو "---"
حجاب کچھ سوچ کے بڑبڑائی--
آ دیکھیں زرا---
کس میں کتنا ہے دم ---
وہ اب باقاعدہ گنگنا رہی تھی ---
حجاب نائٹی اٹھا کر چینج کرنے چلی گئی---
حجاب جب چینج کر کے باہر آئی اس وقت بشر واش روم
میں تھا ----
وہ بڑی خاموشی و شرافت سے اپنی سائیڈ پر آ کر لیٹ گئی
اور کمفرٹر سر تک ڈھانپ لیا ----
مائے سویٹ ہارٹ صبح آپ کو بہت فخر ہوگا"
میرے کپڑے اتنے بہترین ڈیزائن کرنے پر "---"
چھوڑنے والی تو میں بھی نہیں ہوں آپ کو بس اب صبح "
کا انتظار ہے "---"
بشر فریش ہو کر کمرے میں آیا "---"
سوتی ہوئی حجاب کو دیکھا ---
وہ سر سے پیر تک خود کو کمفرٹر سے چھپائے شاید
سورچکی تھی--

بشر لبوں پہ پیاری سی مسکراہٹ بکھر گئی۔۔
لگتا ہے بن بتوڑی کا دماغ ٹھکانے پر آنا شروع ہو گیا " ہے۔۔"

تیرا ہونے لگا ہوں۔۔

کھونے لگا ہوں۔۔

بشر نے سیٹی بجاتے ہوئے شوخ سی دھن گنگنائی۔۔

چلو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی۔۔۔"

۔ بشر مزید حجاب کو تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر کے
خاموشی سے آکر اپنی جگہ پر لیٹ گیا



صبح بشر کی آنکھ پہلے کھل گئی۔۔

اس نے اٹھ کر ٹائم دیکھا۔۔۔

گھڑی صبح کے دس بجا رہی تھی۔۔۔

حجاب پہ نظر ڈالی وہ کمفرٹر میں گھسی خواب خرگوش

کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔

ابھی وہ فریش ہونے کے لئے اٹھ رہا تھا جب

اس کا موبائل بج اٹھا۔۔۔

اسکرین پر بابا کا نمبر دیکھ کر اس نے فوری کال ریسیو

کی۔۔۔

السلام علیکم بابا۔۔۔"

وعلیکم اسلام بچہ"۔۔۔

سب خیریت ہے بچہ"۔۔۔

جی بابا سب خیر ہے"۔۔۔

کل ماما سے بات ہوئی تھی آپ سو رہے تھے اس وقت"۔۔۔

جی بچہ ماما نے بتایا تھا آپ کی صبح"۔۔۔

حجاب کہاں ہے؟

لاؤ بات کراؤ اس سے میری"۔۔۔

با با حجاب سو رہی ہے"۔۔۔

اٹھتی ہے تو کال کرواتا ہوں"۔۔۔

اچھا بچہ اب ہم لوگ ناشتہ کر کے 12 بجے تک ائیر

رپورٹ کیلئے روانہ ہوں گے"۔۔۔

ٹھیک ہے بابا میں رسیو کر لوں گا آپ لوگوں کو"۔۔۔۔۔

چلو اب آپ بھی ناشتہ کرو"۔۔۔

فی امان اللہ بیٹا"۔۔۔

فی امان اللہ بابا"۔۔۔

بشر نے بات ختم ہونے کے بعد فون بند کیا۔۔۔

وہ حجاب کو سوتا سمجھ کر روم سے باہر نکل جاتا ہے۔۔۔

دل تو کیا کہ اٹھا دے ساتھ ناشتے کے لیے مگر پھر ایک

خیال ذہن میں کوندا۔۔۔

شہد کی مکھی سے فلحال دور ہی رہنا چاہیے"۔۔۔"ابھی

تو وہ زخمی شیرنی بنی ہوئی ہوگی"۔۔۔

بشر ایک نظر حجاب پر ڈالتا کمرے سے باہر نکل گیا۔
بشر کے جاتے ہی حجاب فوراً اٹھ کے بیٹھ گئی۔۔۔
وہ اس کے جانے کا ہی تو انتظار کر رہی تھی۔۔۔
ورنہ اٹھ تو وہ تبھی گئی تھی جب بشر بابا سے بات کر رہا
تھا۔۔۔

جلدی جلدی فریش ہو کر برات والا نائٹ ڈریس (نائٹی) بغیر
تبدیل کیے وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔
اب تم اپنی جیب خالی کرنے کے 'hubby' میرے پیارے "
لئے تیار ہو جاؤ شلوار قمیض میں نہیں پہنتی"۔۔۔
تم نے میری اتنی پیاری پیاری ٹی شرٹس کاٹ دیں "۔۔۔ "
حجاب کو رہ رہ کر افسوس ہو رہا تھا۔۔۔
ہیلو میرے پیارے ہٹلر "۔۔۔"

حجاب بشر کے سامنے کھڑی بہت دلکش انداز اور ایک ادا
کھڑی صبح کا سلام پیش کر رہی تھی۔۔۔
بلکل کوئی فلم کی ہیروئن کی طرح۔۔۔
بشر نے جواب دینے کے لئے جیسے اس کو دیکھا۔۔۔
بشر کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا ایسا ب میں ایک دم اشتعال سا
بھر گیا۔۔۔

یہ کیا پہن کر نکلی ہو "؟؟؟؟"۔۔۔ "
بشر کا دماغ بھک سے اڑ گیا اس کو نائٹی میں باہر دیکھ
کر۔۔۔۔

کیوں کیا ہوا؟؟؟؟"۔۔۔۔۔

حجاب نے شرارتی لہجے میں آنکھیں پٹ پٹا پٹا کر
معصومیت سے کہا۔۔۔۔۔

ملازمہ جو ابھی ابھی ڈرائنگ روم ناشتہ لے کر داخل ہوئی
تھی حجاب کو دیکھ کر پوری بتیسی کی نمائش اس نے
مفت میں کر ڈالی۔۔۔۔۔

بشر شرمندگی اور غصے کی اتھاہ گہرائیوں میں تھا۔۔۔۔۔
تم جاؤ یہاں سے اور اپنی یہ بتیسی اندر کرو "۔۔۔۔۔"

وہ ملازمہ پہ دھارا۔۔۔۔۔

ملازمہ اپنی ہنسی بامشکل ضبط کرتی وہاں سے کھسک
گئی۔۔۔۔۔

بشر اپنی کرسی سے اٹھا اور حجاب کا ہاتھ سختی سے پکڑ
کے کمرے میں کھینچتا ہوا لے کر آیا۔۔۔۔۔

تم یہ کیا بیہودہ لباس پہن کر باہر آئی ہو "۔۔۔۔۔"
کونسا بیہودہ لباس؟؟؟

میں نے تو نائٹ ڈریس پہنا ہے "۔۔۔۔۔"

حجاب نے معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑ ڈالے۔۔۔۔۔

میں بتاؤں کیا ہے اس میں؟؟؟؟ "۔۔۔۔۔"

بشر طیش کے عالم میں حجاب کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔ وہ آج
شدید زچ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

حجاب اس کے تاثرات دیکھ کر الٹے قدموں پیچھے دیوار

سے جا لگی ---
حجاب کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔ --
بشر نے اس کی کلائی پکڑ کر اسکا منہ دیوار کی طرف
کیا اور اپنی تھوڑی اس کے کندھے پر رکھ کر
کلائی سختی سے مروڑی ---
کلائی بشر کے ہاتھوں حجاب کی کمر پر سختی سے مڑی
ہوئی تھی ---
پلیز چھوڑیں مجھے ---"
درد سے اس کی آنکھوں میں نمی بھر گئی ---
اس لباس میں تمہیں دیکھنے کا حق صرف اور صرف "
میرا ہے ---"
میرے علاوہ چاہے کوئی بھی ہو میں یہ برداشت نہیں کر "
سکتا کہ اس کی نظر تمہارے جسم کے نشیب و فراز پر
پڑے ---"
میں نے تمہیں اگر ڈھیل دی ہوئی ہے۔--
اس کا ہر گز بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ تم اپنی من مانی
کر۔--"
وہ آج پہلی دفعہ اس سے خائف ہوئی تھی۔--
وہ تو سمجھ رہی تھی کہ وہ اپنی غلطی پر پچھتائے گا مگر
یہ کیا ---

بشر اس کی نمی سے بھری آنکھوں کو دیکھ کر ایک جھٹکے سے اسے چھوڑ کے کمرے سے نکل گیا ---



کراچی سے آنے کے بعد شام میں جب حمدان اور مقیم صاحب قدسیہ کے گھر پہنچے تو دونوں سکتے میں آ گئے ---

برابر میں خالدہ سے پتہ چلا کہ قدسیہ کا 4 دن پہلے انتقال ہو گیا ہے۔۔

اور اسراء آج ہی اپنی خالہ کے ساتھ کراچی چلی گئی ہے ---

مکیم صاحب صدمے کی حالت میں کچھ کہے اور سن ہی نہیں پائے ---

آپ کے پاس ایڈریس ہے کوئی انکا "؟؟؟"

نہیں بیٹا میرے پاس تو کوئی اتنا پتا نہیں ہے۔۔ "

ہاں بس مجھے اتنا پتا ہے کہ قدسیہ نے اپنی زندگی میں اسرا کو کہا تھا کہ کوئی بھی اس کے بعد برا وقت آئے تو وہ اپنی خالہ سے رابطہ کرے۔۔

حمدان اور بہت کچھ پوچھنا چاہتا تھا مگر اسراء نے اس کو دو کوڑی کا کر دیا تھا اس کی خود کی نظروں میں۔۔
اپنے شوہر پر ہی بھروسہ نہیں کیا ---

میں تمہیں دنیا کے کسی بھی کونے سے ڈھونڈ نکالوں گا " ----

تم میری امانت ہو اور میں اپنی امانت میں خیانت نہیں " برداشت کروں گا "---

حمدان کے دماغ کی رگ غصے سے تن گئی۔۔
اسرار نے انجانے میں حمدان کے غصے کو ہوادے ڈالی تھی ---

حاصل تو میں اب تمہیں کر کے رہوں گا "۔۔"
سیدھے طریقے سے تو تم باز نہیں آئیں اب تم دیکھو " اور الٹی گنتی شروع کر دو "----

محبت کی جگہ طیش اور غصے نے لے لی تھی۔۔۔
حمدان پہ گویا اسراء کو حاصل کرنے کا جنون سوار ہو گیا تھا ۔۔



سمیر نے آخر کار فرح کی محبت میں ہتھیار ڈال دیے تھے۔۔۔۔

اور آج فرح اس کی سیج سجائے۔۔
اس کے انتظار میں بیٹھی تھی ۔۔
سمیر آہستہ سے اندر آیا ۔۔

پورا کمرہ گلابوں اور موتیوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔

وہ حسین تو پہلے ہی تھی مگر آج تو آسمان سے اتری کوئی
اپسرا ء لگ رہی تھی۔۔۔

سمیر نے فرح کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔
آج میں بہت خوش ہوں میری محبت مجھے مل گئی۔۔۔"

سمیر نے اس کے ہاتھ پہ بوسہ دیا۔۔۔
فرح نے بھی اس کی محبت کا جواب محبت سے دیا اور
ایک حسین محبت بھری رات اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔۔



بشر کے کمرے سے جانے کے بعد حجاب زار و قطار رو
پڑتی ہے۔۔۔

نظر اپنی کلائی پر ڈالتی ہے اس پر ابھی بھی بشر کی
انگلیوں کے نشان موجود تھے۔۔۔

درد کی شدت اتنی تھی کہ کلائی موو بھی نہیں ہو پا رہی
تھی۔۔

حجاب نے غصے میں ملازمہ کو بلا کر اپنا کچھ ضروری
سامان لے جا کے بشر کے برابر میں بنے روم میں رکھوا لیا

۔۔۔۔۔

آج اس کو اپنے ماں باپ بہت شدت سے یاد آ رہے تھے۔۔۔
"ماما بابا آپ مجھے کیوں تنہا کر گئے؟؟؟"

بھائی بھی مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔"
بشر اچھے ہیں مگر۔۔۔

اور اس مگر کے آگے وہ کچھ سوچ نہیں پا رہی تھی۔۔۔
آنسو تھے کہ موتیوں کی ٹوٹی ہوئی لڑی کی طرح گر رہے
تھے۔۔۔

وہ اب کمرے میں تنہا بیٹھ کر و زار و قطار رو رہی تھی۔۔
♡♡♡♡♡

بشر ایئرپورٹ کے لئے نکل چکا تھا اور پورا راستہ ڈرائیو
کرتے ہوئے اس کو کبھی حجاب پر غصہ آتا تو کبھی خود
پہ۔۔۔

وہ بار بار حجاب کے تکلیف دہ چہرے کو سوچ کر افسردہ
ہو رہا تھا۔۔۔

مجھے حجاب کے ساتھ تھوڑی نرمی برتنی چاہیے۔۔۔۔۔"
میں بار بار کیوں یہ بات بھول جاتا ہوں کہ اس ریلیشن
کے لئے ابھی اس کو وقت کے ساتھ ساتھ میری توجہ اور
محبت بھی درکار ہے۔۔۔

اور پھر وہ ہے ہی کتنی بڑی۔۔۔"
اس عمر میں تو لڑکیاں خواب دیکھنا شروع کرتی ہیں۔۔۔"
ہوسکتا ہے وہ مجھے ایذا لائف پارٹنر کبھی قبول نہ
کر پا رہی ہوں؟۔۔۔

اس کے اندر ایک جنگ جل رہی تھی۔۔۔

مگر۔۔۔ مگر میں نے اس کی آنکھیں پڑھی ہیں۔۔۔"

وہ کسی کو پسند دور کی بات دوستی بھی نہ کر نے والی تھی۔۔۔

وہ صرف میری حجاب ہے معصوم اور انچھوئی۔۔۔

وہ حجاب سے محبت کی منزلیں طے کر چکا تھا۔۔۔

بشر آج سب سے اونچائی پر تھا۔۔۔

وہ اپنی سوچوں کو جھٹک کر ایئرپورٹ کے پارکنگ ایریا میں کار پارک کر کے بہار اتر آیا۔۔۔



آجاؤ بیٹا۔۔۔"

خالو نے گم سم گھڑی اسراء کو کہا۔۔۔

جی خالو اسراء۔۔۔"

وہ کچھ گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔۔

وہ تھی بھی ایسی ہی ڈریوک شرمیلی حالات سے فوراً گھبرا کر رو دے نے والی۔۔۔۔

ابھی بھی بار بار اپنا دوپٹہ سر پہ برابر کر رہی تھی۔۔۔۔

خالہ نے اس کی بوکھلاہٹ محسوس کر لی۔۔۔

انہوں نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

گویا مضبوط سہارا ہی چاہیے تھا۔۔۔

وہ اب تھوڑی پرسکون سی تھی۔۔۔

بابا نے بشر کو سامنے دیکھ کر آواز دی۔۔۔
بشر ان لوگوں کی طرف بڑھا اور اسراء کو دیکھ کر بس
سلام کر کے ان کو گاڑی کی طرف لے آیا۔۔۔
اسراء کو لگا شاید بشر کو اس کا آنا کچھ خاص پسند نہ آیا
ہو۔۔۔

وہ ابھی کوئی بھی سوال اسراء کے سامنے نہیں کرنا چاہتا
تھا۔۔۔

وہ اس کو ویسے ہی بہت زیادہ افسردہ اور گھبرائی ہوئی
لگ رہی تھی۔۔۔

البتہ بابا اور وہ پورے راستے ایک دوسرے سے کسی نہ
کسی ٹوپک پر بات کرتے رہے تھے۔۔
گھر آ چکا تھا۔۔۔

بشر نے ہارن دے کر چوکیدار سے گیٹ کھلوا دیا۔۔
اور گاڑی پارک کر کے فوراً گاڑی سے اترا اور ادھر
ادھر دیکھنے لگا۔۔۔

پریشانی اس کے چہرے سے ہویدا تھی۔۔
کافی دیر تک وہ اس کو کہیں بھی نظر نہیں آئی۔۔
حجاب۔۔۔ حجاب۔۔۔

بیٹا۔۔۔

ما مانے اندر آتے ہی حجاب کو پکارا۔۔

ماما شاید روم میں ہوگی۔۔۔"
میں دیکھتا ہوں۔۔۔"

اسراء کو ماما نے فریش ہونے کے لئے اس کا کمرہ
دکھانے کے لئے لے گئی۔۔

بشرنی شکر کا سانس لیا کہ ابھی دوپہر کے دو ہی بج رہے
تھے اور دوپہر میں ماما عموماً ریسٹ کرتی تھیں تھوڑی
دیر۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ گھر میں کوئی بھی کچھ جانے۔۔
بابا آفس میں ہوتے بشر کے ساتھ مگر اتوار ہونے کی وجہ
سے بابا بھی ریسٹ کرنے کے لئے روم میں ہوں لیے۔۔۔
وہ سیدھا اس دشمن جاں کو دیکھنے اپنے کمرے کی طرف
بڑھا۔۔۔

کمرے میں جاکر دیکھا تو وہ وہاں بھی نہیں تھی موبائل پر
کال کی۔۔۔

وہ بھی سائیڈ ٹیبل پر ہی بج اٹھا کمرہ کی۔۔
بشر اب صحیح معنوں میں پریشان ہو گیا تھا۔۔۔
وہ کمرے سے باہر نکل کر ابھی نیچے کی سیڑیاں اتر ہی
رہا تھا۔۔۔

جب برابر والے کمرے میں سے اسکو سسکیاں آتی سنائی
دیں۔۔۔

وہ اس کمرے کی طرف بڑھا۔۔
ہاتھ بڑھا کے کمرے کا دروازہ کھولا وہ لا ک نہیں تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

بشر کمرے کے اندر داخل ہوا ---
سامنے حجاب بیڈ پہ بیٹھی گھٹنوں میں سر دیے رو رہی
تھی --
بشر اس کے پاس گیا اور آہستہ سے رو تی ہوئی حجاب کی
تھوڑی اوپر کی --
وہ ابتر حالت میں تھی نائٹی ابھی تک اس کا جسم کی زینت
بنی ہوئی تھی ---
شرکی نظر چہرے سے ہوتی ہوئی بازوؤں پہ گئی --
اس نے آہستہ سے حجاب کی نائٹی کے ڈھلکے ہوئے
اسٹیپ کو اوپر کیا --
حجاب نے اس کے چھونے سے فوراً اپنا کندھا ناراضگی
سے پیچھے کیا --
"جائیں آپ یہاں سے"
مجھے میرے گھر جانا ہے " --
اچھا مجھے بتاؤ میں کہاں جاؤں "؟؟؟" --
یہ آپ کا گھر ہے آپ کہیں بھی چلے جائیں "----"
حجاب کے لہجے میں پہلی والی کھنک اور اکڑ نہیں تھی ---
بشر کو لگا جیسے وہ اس سے خوفزدہ سی ہے۔
اچھا بس چلو اپنے کمرے میں اور ہولیہ درست کرو ماما
بابا آ گئے ہیں --
سی --

حجاب کی کلائی کو جیسے ہی بشر نے پکڑ کر اس کو اٹھانا چاہا۔۔۔

حجاب تکلیف سے تڑپ و کراہ اٹھی ۔۔



اسراء کمرے میں صوفے پہ بیٹھ کر آنکھیں موند لیتی ہے۔۔۔
جیسے اتنے دنوں کی تھکن مٹانا چاہتی ہو۔۔۔
حمدان دیکھ لو تم نے مجھ سے آج ہی کے دن کہا تھا نہ " : کہ

میں تمہاری سیج سجاؤں گی۔۔۔"
اب تم مجھے ڈھونڈتے رہ جاو گے۔۔۔
سیج تو دور کی بات میری پرچھائیں تک بھی تمہیں میں پہنچنے نہیں دوں گی "۔۔

جواب وہ قدسیہ کے کہنے پہ پہلے ہی چھوڑ چکی تھی۔۔۔
مگر جب حمدان اس کو دھمکا کر گیا تھا۔۔۔
اس وقت اسراء نے ضد میں آکر اس کو نہیں بتایا تھا کہ
قدسیہ بیگم نے اسراء کا وہ دھمکیوں والا خط پڑھ لیا تھا
اور وہ بضد ہو گئیں کہ وہ جاب کو ریزائن کر دے جلد از جلد۔۔۔

میں خالہ پر بوجھ نہیں بنوں گی اور جلدی کوئی جاب کر
لوں گی ان شاء اللہ "۔۔۔

اسراء کی رگوں میں قدسیہ کی دی ہوئی تربیت رچی ہوئی

تھی۔۔

جب اس کی ماں نے پوری زندگی کسی کا احسان نہیں لیا
تو پھر وہ کیوں اور کیسے لے لیتی ---



بشر نیں زبردستی حجاب کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں
لیا۔۔۔

تو اس کو اندازہ ہوا کہ جو انٹ میں شاید فیکچر ہوا ہے۔۔
بشر کو بہت افسوس ہوا۔۔۔

اس کی وجہ سے آج وہ اتنی تکلیف میں تھی ۔۔۔
بشر نے فرسٹ ایڈ باکس لاکر جو انٹ پہ سمپل پلاسٹر باندھ
دیا۔۔

حجاب اس دوران کچھ بھی بولنے کے بجائے بس ناراض
سی منہ دوسری طرف کئے روتی رہی ۔۔۔۔ -

" چلو اٹھو کمرے میں واپس چلو "

" میں نے نہیں جانا تک بھی آپ سے میں یہی رہوں گی "

حجاب ضدی لہجے میں بولی

بشر نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اور اس کو اپنی گود میں اٹھا کر
اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔۔۔

نہ جانے کیوں حجاب کو حیا سی محسوس ہو رہی تھی اس
وقت بشر سے ۔

اتارے مجھے میں خود چلی جاؤں گی نہیں کر رہی میں " ضد کوئی "۔۔۔

" سوچ لو اگر ابھی چھوڑ دیا تو شادی کے دوسرے دن کی " طرح زمین پر بیٹھی مجھے ہی آواز یں دو گی " اگر زمین پہ کیا آسمان پہ بھی گری نہ تو آپ کو آواز نہیں " "دو گی

وہ ظالم حسینہ روٹھی روٹھی اور بھی دلکش اور حسین لگ رہی تھی ۔۔۔

بشر کا دل چاہا ایک شوخ سی شرارت کرنے کا مگر پھر وہ حجاب کا موڈ دیکھ کے اپنی یہ خواہش دل ہی میں دبا کر رہ گیا ۔۔۔

بشر اس کو گود میں اٹھائے دروازہ کھول کر اپنے کمرے کے اندر داخل ہو گیا۔۔۔

واش روم میں لے جاکر اس کا منہ ہاتھ خود واش کرا یا ۔۔۔ پھر اپنے بازو کے گھیرے میں لے کر واپس صوفے پہ بٹھا کر خود اس کی وارڈ ڈروپ کی طرف بڑھ گیا وارڈ روپ میں سے۔۔۔

ایک مہرون اور اوف وائیٹ کلر کا سوٹ نکال کے واپس وفا کی طرف آیا ۔۔۔

یہ دیکھو یہ میں خود لے کے آیا تھا۔۔۔ حجاب نیں ایک نظر اس سوٹ پہ ڈالی ۔۔۔

مہرون شارٹ کرتی کے ساتھ آف وائٹ بوٹ کٹ ٹراوزر اور مہرون اور آف وائٹ امتزاج کا کرش کا دوپٹہ -- اس کو دل ہی دل میں وہ سوٹ بہت اچھا لگا مگر ظاہر کیے بغیر بولی --

مجھے یہ سب پہننے کی عادت نہیں ہے ---
مائی ڈئیر وائف تو عادت ڈال لو ---"
مجھے نہیں ڈالنی ایسی کوئی بھی عادت وادت ---"
خیر میں تو تمہارے فائدے کی بات کر رہا تھا ---"

حجاب کے ماتھے پے آئے بالوں کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے ہٹا کر وہ مزید گویا ہوا --
لو یہ پہن کر جلدی سے باہر آؤ ---"
میں نہیں پہننا کہہ دیا نا آپ سے ایک دفعہ ---"
حجاب نروٹھے پن سے بولی ---
منہ مزید کچھ اور پھول گیا۔ ---
بشر کو ہنسی آئی --

وہ کوئی چھوٹی سی بچی کی طرح منہ پھلا کر خاموشی سے کسی روبروٹ کی طرح اس کی ہر بات کی نہیں نہیں کر رہی تھی ---

بشر کو اس کی اتنی خاموشی کچھ زیادہ ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔

ایک دفعہ تو اس نے سوچا ک۔۔۔

یہ خاموشی کسی بڑے طوفان کے آنے سے پہلے والی "خاموشی تو نہیں ہے؟؟؟"

پھر اپنی سوچ پر خود ہی سر جھٹک دیا۔۔

میں نے نہیں چینج کرنا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں تیار ہو چینج کروانے کے لئے۔۔۔۔۔ "نہ۔۔۔۔۔ نہ۔۔۔۔۔ نہیں میں کر لوں گی۔۔۔۔۔"

مبادا کہیں وہ واقعی اس کو چینج نہ کروانے پر جائے وہ ڈر گئی۔۔۔۔۔

آپ جائیں۔۔۔۔۔

بشر کا تیر ٹھیک نشانے پر لگا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر جلدی سے نیچے آو تیار ہو کر تمہارے پاس "صرف آدھا گھنٹہ ہے۔۔۔۔۔"

بشر اس کو مزید ستائے یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔



اریج کمرے میں بیٹھی اپنا اسائنمنٹ بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

جب کمرے کا دروازہ دھاڑ کی آواز کے ساتھ کھلا اور اس کی نئی "نویلی" ماں اپنے آوارہ بھائی کے ساتھ بغیر کوئی

دستک دیے کمرے میں داخل ہوئی ----
"سنو---اریج جا نو"

جاؤ جلدی سے فریش ہو کر آؤ۔۔۔"
اور یہ کپڑے چینج کرو فوراً۔۔۔"

جی ماما خیریت ؟؟؟۔۔۔"

ہاں ہاں تمہیں یہ لیکر جائے گا شمی اپنے ساتھ مال۔۔۔"

مگر ماما میں نے اپنا اسائنمنٹ بنانا ہے۔۔۔"

وہ گھبرا کر بولی اسائنمنٹ وغیرہ بعد میں بن جائے گا۔۔۔"
ڈرلنگ میرے ساتھ چلو۔۔۔"
تیار ہو فوراً۔۔۔"

ماما کے بجائے اب ان کا چھچور ابھائی بولا۔۔۔

اریج نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا اور آنکھوں میں آئے
آنسوؤں کو واپس دھکیلنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔
میک اپ سے لودھڑا چہرہ۔۔۔

سلک کی بلیک کرتی سگریٹ پینٹ ک ساتھ پہنے۔۔۔

دوپٹے کو لینے کی زحمت ہی محسوس نہیں کی گئی تھی۔۔۔

دلاویز بیگم پچاس سال کی ہو کر خود کو کم عمر حسینہ

ظاہر کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

اریج کو ان کی ان مصنوعی لگاؤٹی لہجے سے چڑ تھی۔۔۔

مگر باپ کی وجہ سے چپ رہتی تھی۔۔۔

اس کو اچھی طرح سے یاد تھا جب شروع میں اس نے ایک دفعہ ---

دلاویز کے منتیں کر کے کھانے کے لئے بلانے پر (بقول دلاویز کے) وہ نہیں آئی۔۔

تو بابا نے دل آویز کے ساتھ کمرے میں آکر اس کو۔۔۔

اس عورت کے سامنے دھون کے رکھ دیا تھا ۔۔

اور وہ عورت چہرے پر مصنوعی ہمدرد گی تاری کی کئے۔۔۔
بس یہی کہتی رہی کہ ۔۔

ارے بچی ہے جانے دیں چھوڑ دیں "۔۔۔"

پھر وہ دونوں اس کو روتا بلکتا چھوڑ کر کمرے سے نکل گئے۔۔۔

اریج کو اس دن اپنی اوقات اس گھر میں اچھی طرح پتہ چل گئی تھی۔۔۔

وہ دن تھا اور آج کا دن تھا دلاویز کو تو گویا کھلی چھٹی مل گئی تھی۔۔۔

اس نے اپنے ساتھ اپنے آوارہ بھائی کو بھی گھر میں رکھ لیا تھا۔۔۔

اریج کو اس کی غلیظ نظروں سے چڑ تھی ۔۔۔

وہ چھوٹی ضرور تھی مگر اچھی اور بری نظر کو بہت اچھے طریقے سے سمجھتی تھی ۔۔



حمدان نیں بابا کو گاؤں چھوڑا اور صرف بابا کوہی بتا کر واپس کراچی روانہ ہو گیا۔۔۔

کراچی پہنچ کر وہ اپنے اسی بنگلے میں واپس آیا۔۔۔۔۔
جہاں وہ بابا کے ساتھ پہلے بس کچھ گھنٹے یا کچھ ہی دن رہا کرتا تھا۔۔۔

مگر اس دفعہ وہ یہ قسم کھا کر آیا تھا کہ۔۔۔
جب تک وہ اسرا کو ڈھونڈ نہیں لے گا۔۔۔ "،
وہ اب یہاں سے ہلے گا بھی نہیں۔۔۔
آسرا اس کا "جنون" بن چکی تھی۔۔۔۔
میری سیج تو تم ہی سجاؤ گی "۔۔۔"
اور میں اپنا حق بھی بڑی شان سے تم سے وصولونگا "۔۔۔"
مگر اب طریقہ دوسرا ہوگا۔۔۔۔۔
وہ سگریٹ سلگاتے ہوئے سوچ رہا تھا۔



مبارک ہو فرح تمہیں بہت بہت تم نہیں جانتیں میں کتنا "خوش ہوں آج"۔۔۔

فرح اور سمیر کی شادی کو تین ماہ ہو چکے تھے۔۔۔۔
جب رات میں سمیر اپنے کمرے میں آیا اور موبائل چارجنگ پر لگانے کے لئے اٹھی فرح کو اپنی باہوں کے گھیرے میں لے لیا۔۔۔

ہٹو سمیر میری طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے اوپر سے " یہ تنہائی " ---

وہ بیزاریت سے بولی --

سمیر نے شادی کے دس دن بعد ہی دو کمروں کا اپارٹمنٹ رینٹ پر لیا تھا ---

اور جب فرح نے شور کیا تو سمیر نے اس کو یہ کہہ کر چپ کروا دیا کہ ---

تمہارا شوہر کوئی گیا گزرا نہیں جب میں افورڈ کر سکتا ہوں تو میں ضرور الگ رہوں گا " ---

جلدی میں یہی ملا ابھی فی الحال اس میں رہو میں ایک جگہ بات کر رہا ہوں " ---

وہ تمہاری امی کے گھر کے قریب اور ون یونٹ ہاؤس " ہے " ---

اس وقت نئے نئے دنوں کا خمار طاری تھا فرح چپ کر گئی ---

مگر آج وہ ہر چیز سے اکتائی ہوئی تھی ---

تم اگر میری گڈ نیوز سن لو گی تو تمہاری بیزاری ہوا ہو جائے گی " ---

"ایسا کیا ہے ؟؟؟؟"

فرح نے اپنی سائیڈ کا لیمپ بند کر کے کہا ---

بیزاری ہنوز قائم تھی ---

ارے میری جان میں پایا بننے والا ہوں اور تم ماما " کے رتبے پر فائز ہونے والی ہوں "۔۔۔

"کیا کہہ رہے ہو؟؟؟؟"

"پھر سے بولو یہ تم نے کیا کہا؟؟؟"

فرح کا لہجہ تھوڑا تیز لگا سمیر کو۔۔۔

یہ دیکھو تمہاری رپورٹس۔۔۔"

سمیر نے ہاتھ میں پکڑی رپورٹ خوشی سے فرع کی طرف بڑھائیں۔۔۔

میرے لئے یہ خوشی نہیں بلکہ میرے پاؤں کی زنجیر ہے "۔۔۔۔"

مگر فرح "۔۔۔"

اس نے کچھ بھی سننے بغیر رپورٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔۔۔۔

سمیر کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا ۔۔

♡♡♡♡۔

ادھر ہی آ جاؤ "۔۔۔"

ماما بشر کو اوپر سے آتا دیکھ کر بولیں۔۔

جی ماما میں آپ سب کے پاس ہی آیا تھا"۔۔۔

وہ کین کی چیز گھسیٹ کر ماما اور بابا کے برابر میں ہی بیٹھ گیا ۔۔

کیسی ہیں آپ اسراء؟؟؟؟۔۔"

بشر نے پوچھا۔۔۔

اسراء نے بشر کو دیکھ کر فوری دوپٹہ مزید ماتھے کے اوپر کیا۔۔۔۔

جی میں ٹھیک ہوں ۔۔"

۔اسراء ٹھہر ٹھہر کر آہستہ آہستہ بولی۔۔۔

بشر کو اسراء کے مزاج کی سنجیدگی اور سادگی میں بہت اٹریکٹ کیا۔۔۔۔

بیٹا آپ اسراء کو یہاں کراچی یونیورسٹی میں ایڈمیشن کروا دو ۔۔"

جلد جب تم کو سہولت ہو ۔۔۔"

بابا نے ماحول میں تاری سنجیدگی کو دور کرنے کے لئے ٹوپک چھیڑا۔۔

۔ ارے بیٹا ویسے حجاب کے کیا ارادے ہیں۔۔۔۔۔"

ماما نے کچھ یاد آنے پر جیسے یکدم پوچھا اس بارے میں۔۔۔
کس بارے میں ماما ۔۔۔؟؟؟"

بشر نے نا سمجھی سے استفسار کیا ۔۔۔

بیٹا اس کا ایڈمیشن تو میرے خیال سے ہوا ہے کالج میں ۔۔۔۔۔"

بابا بھی بولے ۔

جی بابا ہوا وا ہے۔۔۔"

تو پھر تم اس کو سٹڈیز کیوں نہیں کمپلیٹ کرنے دے " رہے ہو؟؟

ماما نے کچھ مشکوک نظروں سے بشر کو دیکھا۔۔۔

گویا وہ یہ سمجھ رہی تھیں کہ بشر نے شاید اس کو منع کر دیا ہے۔۔۔

بشر اسراء کے سامنے ان کے یوں اس طرح بولنے پر تھوڑا خفط دزہ ہوا۔۔۔

ماما میں تو اس کو کتنا کہہ رہا ہوں کہ اسٹڈیز کنٹینیو " کرو مگر وہی

بشر نے جان کر جملہ ادھورا چھوڑا۔۔۔۔

اس نے باہر آتی حجاب کا ڈوپٹہ شیشے کی کھرکی سے دیکھ لیا تھا۔۔

ارے لو میری بیٹی بھی آگے۔۔۔"

بابا حجاب کو دیکھ کر خوشی سے کھل اٹھے۔۔

حجاب ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن چکی تھی۔۔۔

بابا کو حجاب کے روپ میں قدرت نے ایک بیٹی سے نوازا تھا۔۔

وہ پہلے اکثر اپنے رب سے بیٹی نہ ہونے کا شکوہ کیا کرتے تھے اور حجاب جب سے گھر میں بہو بن کر آئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

تھی۔۔

وہ ایک باپ کی طرح اس کو ہر خوشی دینے کی کوشش کرتے۔۔

بشر کے حق پر ہونے کے باوجود بھی وہ اپنے بیٹے ہی کی ڈانٹ لگاتے۔۔

!السلام و علیکم"۔۔۔

اسرار نے اپنی کرسی سے اٹھ کر فوری حجاب کو سلام کیا۔۔۔

بشر نے بھی مڑ کر اس کو دیکھا اس کے دیئے ہوئے سوٹ میں وہ دوپٹے سے الجھتی بالکل کوئی چھوٹی سی گڑیا ہی لگ رہی تھی۔۔۔

بشر کی نظریں گویا پلٹنا ہی بھول گئیں۔۔۔
بشر کی محویت کو حجاب کی آواز نے توڑا۔۔

وعلیکم سلام"۔۔۔

اسرا کے سلام کے جواب کے بعد حجاب نے کچھ نہ سمجھیں سے بابا کو دیکھا جیسے تعرف جارہی ہو۔۔۔۔
حجاب بچہ یہ ہماری بہت پیاری بھانجی اسرا ہے"۔۔۔۔
بابا نے تعرف کا مرحلہ آسان کیا۔۔۔

اور اسرا یہ ہماری بہو پلس پیاری سی بیٹی حجاب ہے "۔۔۔"

آپ سے مل کر خوشی ہوئی "۔۔۔"
اسراء نے حجاب مسکرا کر کہا ۔۔۔

جی شکریہ "۔۔۔"

حجاب نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔

حجاب آج میرا آپ کے ہاتھ کی چائے پینے کا دل کر رہا " ہے ۔۔۔"

ماما بولیں

--

وہ ایکدم منع کرنے ہی والی تھی کہ ۔۔۔۔

مگر یہاں تو اسراء کے سامنے عزت کا سوال آگیا تھا۔۔۔

جی جی ماما بس ابھی لائی "۔۔۔"

حجاب یہ کہتی مرتے کیا نہ کرتے کے مصداق کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

بڑی فرمانبرداری کا مظاہرہ ہو رہا ہے "۔۔۔۔"

بشر نے دل میں سوچا اور مسکرا کر دوبارہ سب سے باتوں میں مشغول ہو گیا۔۔۔

اسراء کو وہ اپنے رویے سے نارمل کرنا چاہ رہا تھا۔۔

وہ اس کی اجنبیت دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا ۔۔۔

وہ چاہ رہا تھا وہ بالکل ریلیکس ہو کر اس گھر میں اپنے آپ کو ایک فرد کی اہمیت دے اور سب میں جلد از جلد گھل مل جائے ۔۔۔

بشر اپنی اس کوشش میں کافی حد تک کامیاب بھی ہو گیا تھا

وہ ماما بابا کے ساتھ ساتھ بشر سے بھی گھل مل رہی تھی

اللہ جی کہاں پھنس گئی "۔"

اس نے جیسے تیسے یوٹیوب سے دیکھ کر چائے بنا لی
اور چپس بسکٹ وغیرہ ٹرے میں رکھ کے لان کی طرف
لے کر آئی ---

اس کی پوری کوشش تھی خود کو سلیقہ شعار ثابت کرنے
کی ---

لائیں مجھے دے دیں "۔"

اسرا نے فوراً اس کی مدد کرنا چاہی اور کرسی سے اٹھ کر
اس کی طرف بڑھی ---

نہیں آپ بیٹھی رہے میں صرف کرتی ہوں "۔"
حجاب ترخ کے بولی۔ ---

اسراہ کو نہ جانے کیوں حجاب کے لہجے میں خود کے
لئے ایک سرد مہری سی محسوس ہو رہی تھی۔ ----
اسراء خاموشی سے دوبارہ اپنی نشست پر براجمان ہو
گئی ---

ماما بابا کو چائے صرف کرنے کے بعد اس نے بشر کو
چائے دی ۔

اور آخر میں اسرا کو دے کر ---
چیئر گسیٹھ کر بشر کے برابر میں پلکل چپک کے بیٹھ گئی۔

-- Page | 133

بشر کو تھوڑی ٹھنڈی چائے پینے کی عادت تھی اس لئے
پہلے پلیٹ میں نکال کر چپس کھانے لگا ----
بابا بہت آرام سے چائے پی رہے تھے گویا اس وقت ایک
خاص مشن پر ہوں --

ماما نے جیسے ہی چائے پی ان کو گرم مصالحہ اور
دارچینی کی خوشبو و ذائقہ محسوس ہوا ---

"کہیں حجاب نے -----؟؟؟"

اس سے آگے کچھ بھی سوچنے سے پہلے وہ حجاب سے
پوچھے بغیر نہ رہ سکیں --

بیٹا یہ چائے کس چیز سے بنائی ہے "؟؟؟؟"

بشر اسراء سے باتوں میں مصروف تھا--

ماما کی بات پر یقین چونکا --

اور پھر اپنی چائے کو جلدی سے ہونٹوں سے لگا لیا----
تھوووو--"----"

بشر کو لگا جیسے اس کے منہ میں گرم مصالحہ نمک بھر
گیا ہو----

ماما نے ایک دم گھبرا کر اسرا کو پانی لینے بھیجا---- -
اسراء بے چاری بڑے ظرف سے آدھا کپ اس گرم مصالحہ

اور نمک کی عمدہ ترین چائے کو زہر مار کر چکی تھی ---
وہ تو انتظار میں تھی فوراً بھاگی بشر کو پانی دے کر جلدی
سے واش روم میں گئی الٹی کر کے باہر نکل کر ---

اس نے اپنی سانس کچھ بحال ہوتی محسوس کی -- -
پھر اس کو واپس لان میں اس وقت جانا کچھ مناسب نہ لگا
تو کچن میں آگئی اور بہت سوچنے کے بعد چائے کے لئے
پانی چڑھا دیا۔۔۔

اس کو اچھا تو نہیں لگ رہا تھا اس طرح پہلے ہی دن کچن
میں گھسنہ مگر ایک تو اتنے دنوں کی ٹینشن اور پھر کچھ
تھکن ---

اس نے اپنے ساتھ ساتھ باقی سب کے لئے بھی چائے بنالی
اور باہر لان میں لے کر آگئی۔ -

بیٹا آپ نے کیا ڈالا ہے چائے میں "؟؟؟؟؟"

ماما وہ ریڈ جار میں پتی تھی وہ اور اس کے ساتھ جو "
گرے جار تھا اس میں سے چینی لی۔۔۔

اس کی بات سن کر ماما کا فلک شگاف کہہ کہ نکھ
لا۔۔۔

جبکہ بشر بابا کی وجہ سے کچھ نہیں بولا۔۔۔

وہ پہلے ہی آج اتنا رو چکی تھی۔۔

بشر خاموشی سے برے برے منہ بناتا رہا منہ کا ذائقہ جو
بگڑ چکا تھا۔۔۔

بابا بھی بس اپنی ہنسی اور نہیں روک سکے ---
یہ چائے پلیز"۔۔"

اسراء ان کی طرف بڑھی اور چائے سب دے کر بیٹھ گئی ---
حجاب میری بچی وہ جو ریڈ جار میں تھا وہ گرم مصالحہ "
تھا اور جو گرین جار میں تھا وہ نمک تھا۔۔۔۔
" اور بیٹا دودھ کہاں سے لیا تھا؟ "
بابا نے بھی ٹکڑا لگایا ---

دودھ"۔۔"
وہ جو پاؤڈر ملک رکھاتا نہ بلیو جار میں"۔۔"
وہی یوز کیا ہے"۔۔"

حجاب نے پوری ریسپی بڑے فخر سے سب کے گوش
گزار کی۔۔۔

ماما کا توسن کہ وہ حالت ہوئی کہ ہنس ہنس کے پیٹ ہی دکھ
گیا۔۔۔

بابا چپ تھے"۔۔۔"

" ارے میری جان کی ٹکڑی اس میں کورن فلور تھا"
اسراء کو مزید اپنی ہنسی روکنا مشکل لگ رہا تھا وہ کپڑے
چینج کرنے کا بہانہ بنا کر وہاں سے کھسک لی ---
اسراء کے جانے کے بعد بشر بھی ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ
ہو گیا۔۔

ماما اب اس چائے کو چھوڑیے یہ لیں"۔۔"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

آپ کی دوسری بیٹی نے بہترین قسم کی واقعی چائے ہی
/بنائی ہے۔"

اس نے کھلے دل سے اسراء کی چائے کی تعریف کی۔۔۔۔
بابا حجاب کی آنکھوں کی نمی دیکھ چکے تھے۔۔

بھئی مجھے تو وہی چائے اچھی لگی یہ تو بس حجاب بیٹا "
میں اسراء کا دل رکھنے کے لئے ہی پی رہا ہوں۔"

حجاب ان تینوں کے ہسنے پے روتی ہوئی کمرے میں بھاگ
گئی

بشر کو نا جانے کیوں افسوس ہوا۔۔ اس کے ہنستے ہوئے لب
سکڑ گئے۔۔



حمدان نے کراچی آکر اپنے کچھ لوگوں کو اسراء کو
ڈھونڈنے میں لگا دیا تھا۔۔

وہ خود بھی کراچی میں جہاں جہاں اس کی موجودگی ہو
سکتی وہ اس کو تلاش کر رہا تھا۔۔۔

تم دوسرے ملک بھی فرار کیوں نہ ہو جاتیں میں تمہیں "
وہاں سے بھی نکال لیتا۔۔۔

یہ تو پھر ایک شہر ہے۔۔۔

اس نے ایک اور حل بھی ذہن میں سوچ کر رکھا تھا اس کو
خالدہ کی باتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

حمدان کو نہ جانے کیوں لگ رہا تھا کہ خالدہ اسرا کی رہائش کے متعلق اس سے غلط بیانی کر گئی ہے۔۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ ۔۔
اگر اسرا اس کو نہ مل سکی تو وہ خالدہ سے دوسرے طریقے سے اگل والے گا۔۔۔

وہ بہت خود غرض ہو کے سوچ رہا تھا۔۔۔

بیٹا یہ سگریٹ اب اگر میں نے تیرے لبوں کو لگی دیکھی " تو تیری خیر نہیں۔۔۔"

بی اماں نے غصے سے کہا۔۔۔

بی اماں کے احترام میں اس نے فوراً سگریٹ ایش ٹرے میں مسل دی۔۔۔

بی اماں کو بابا نے گاؤں سے کل ہی بھیجا تھا اس کے تنہائی کے خیال سے ۔۔

بی اماں کو بابا نے اپنی منہ بولی بہن بنایا ہوا تھا ان کے شوہر کے انتقال کے بعد سے وہ حویلی میں رہتی تھیں۔۔

چل اٹھ پتر میں نے کھانا لگا دیا ہے۔۔۔۔"

پھر میں نے نماز پڑھ کر سونا بھی ہے۔۔۔"

حمدان ان کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے اٹھ گیا۔۔۔

بیٹا میں تجھے کچھ چیزوں کی لسٹ ڈونگی وہ لے کر آنا " بازار سے۔۔۔"

جی بہتر۔۔۔ کل۔ لے آونگا۔۔"



دوسرے دن حمدان اماں کی تھمائی ہوئی گروسری کی لسٹ لے کر ہائپر اسٹار کے لئے نکل جاتا ہے۔۔

وہاں پر وہ اپنی ٹرولی لے کر دوسری طرف گروسری ایریا میں جاکر ٹرالی میں چیزیں رکھ رہا تھا۔۔

کی بوتل اٹھاتے olive oil جب بے دیہانی کے عالم میں ہوئے اس کا ہاتھ کسی صنف نازک سے ٹکرایا۔۔۔۔ سامنے والا فریک پہلے ہی اسی بوتل کو لینے کے لئے ہاتھ بڑھا چکا تھا۔۔۔

جب حمدان نے بے دھیانی میں اسکا نازک ہاتھ اپنی گرفت میں لے لیا۔۔

کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس کر کے اس نے فوراً گردن گھما کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

البتہ ہاتھ ابھی بھی حمدان کی بھاری گرفت میں ہی تھا۔۔۔۔



بشر حجاب کے پیچھے پیچھے کمرے میں آیا۔۔۔

حجاب ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی خود کو آئینے میں دیکھتی نہ جانے کس بات پر غور و فکر فرما رہی تھی۔۔۔۔ بشر آہستہ سے اس کے قریب گیا اور اپنی تھوڑی اس کے کندھے پر ٹکا دی۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو "۔۔۔"

بشر جذبات سے چور لہجے میں بولا ۔۔۔۔

حجاب اتنے قریب سے بشر کی آواز سن کر اچھل پڑی اس کی محویت اچانک ٹوٹی تھی ۔۔۔

ہاتھ میں تھاماکر سٹل کا پرفیوم ۔۔

زمین بوس ہو گیا ۔۔

کانچ کے کے ٹکڑے کرچی کرچی ہو کر زمین پہ بکھر گئے ۔۔۔

..... "یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے"

اسی لیے تو میں نے آپ کا نام ہٹلر رکھا ہے "۔۔۔"

جب آتے ہیں کچھ نہ کچھ الٹا ہی ہو جاتا ہے "۔۔۔"

اس کو اپنی کلائی پر بندھی بینڈیج دیکھ دیکھ کر بشر کے اوپر تاؤ آ رہا تھا ۔۔۔۔

اوپر سے یہ نئی افتاد اس کا پسندیدہ پرفیوم اپنی آخری سانسیں بھی صحیح سے گن نہ سکا اور اس دنیاۓ فانی سے کوچ کر گیا ۔۔

حجاب نے فوراً الزام تراشی شروع کی۔۔

کیوں میری وجہ سے کیوں؟؟؟؟؟ "۔۔۔"

آپ نے مجھے ڈرایا تھا "۔۔۔"

"ہیں۔۔۔ س۔ ڈرایا تھا ؟؟؟؟"

وہ صدمے سے بولا "۔۔۔"

حجاب نیں اسکے رومینس کو ڈرانے کا نام جو دے دیا تھا

Page | 140

حجاب بغیر سلیپر کے فرش پہ کھڑی تھی ۔۔

بشر نے جیسے ہی کانچ اٹھانے کے لئے فرش کو دیکھا اس کی نظر حجاب کے پیر وں پر پڑی۔۔

اس کے حسین و خوبصورت گلابی پاؤں ۔۔

حجاب کانچ سے بس کچھ ہی فاصلے پر تھے ایسے جیسے وہ اگر زرا سا بھی قدم بڑھا تی کانچ اس کے نازک پاؤں

میں چبہ جاتا۔۔۔

بشر نے آگے بڑھ کر حجاب اپنے دونوں بازوؤں میں اٹھا لیا

یہ کیا کر رہے ہیں چھوڑو مجھے "؟؟؟؟"۔۔

تم کچھ کرنے دوں گی تو کروں گا نا "۔۔۔"

بشر اس کی احمقانہ بات سن کر بھنا گیا۔۔

ایک تو وہ اس کے چوٹ نہ لگنے کے خیال سے اس کو
اپنی بانہوں میں اٹھا کر صوفے پہ بیٹھا رہا تھا۔۔۔

اس پر محترمہ کے الزامات تو سنو ذرا "۔۔۔"

میں نے آپ کو کچھ کب کرنے کے لئے منع کیا ہے "--"
حجاب تڑپ کر بولی ۔

آپ ہی ہر وقت میرے سر پر آندھی طوفان کی طرح نازل
"رہتے ہیں"

اپنے کام کیا کریں سب"۔۔۔"
حجاب کی زبان کینچی کی طرح چلنا اسٹارٹ ہو چکی تھی
۔۔

وہ ابھی بھی بشر کی بانہوں میں جھول رہی تھی ۔
بشر اس پر تھوڑا جھکا اور حجاب کے بے لگام چلتے لبوں
پہ اپنے لب رکھ دیے ۔۔۔

گویا لگام ڈالنے کی کوشش کی گئی ہو ۔۔
حجاب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں ۔۔
یہاں کچھ ہوتا نہیں اور اگر ہونے لگے
لمحہ بھر میں وہ بشر کی بانہوں کے تنگ ہوتے حصار میں
کانپ کر رہ گئی ۔۔۔

ٹھہک ۔۔۔ ٹھہک ۔ ٹھہک ۔۔۔"
ماحول میں تعاری فسون خیزی کو دروازے پر ہونے والے
دستک نے توڑا ۔۔۔

اوف ۔۔۔ اسی وقت ہی یہ دروازہ بجنا تھا ۔۔۔"
بشر کو ان لمحات میں مداخلت تو تپا گئی ۔۔۔
ایک تو ویسے ہی کچھ نہیں ہویا رہا اور اگر کچھ ہونے
لگے تو یہ لوگوں اپنی لاڈلی کی اذت بچانے تھانے دار بن

کر نازل ہو جاتے ہیں۔۔۔

جیسے میں اس کو شوہر نہیں کوئی لٹیرا ہوں۔۔۔

وہ جھنجھلا کر بڑبڑا رہا تھا اس انتظار میں کہ شاید دروازہ
بچانے والا خود ہی تھک ہار کر چلا جائے۔۔۔

جب دستک بند نہ ہوئی تو اس نے ناچار دروازہ کھول ہی
دیا۔۔۔

خبردار جو کوئی اوٹ پٹانگ بات کی کسی سے بھی۔۔۔"

وہ دروازہ کھولنے سے پہلے مڑا اور حجاب کو سختی سے
ہی وارننگ دی۔۔۔

حجاب تو پہلے والی افتاد پہ ہی ابھی تک سمبھل نہیں پائی
تھی جب کمرے کے باہر بھی کوئی تشریف فرما ہو گیا تھا

--

ماما بشر کے دروازہ کھولنے کے بعد روم میں آئیں۔۔۔

پہلی نظر ان کی حجاب پر گئی اور دوسری فرش پہ بکھرے
کانچہ پے۔۔۔

حجاب کا بکھر اک روز دیکھ کے وہ اس وقت کمرے میں
آنے پر سٹیٹا سی گئیں۔

جبکہ بشر خجل سے ہو کر کانچ اٹھانے لگا۔۔۔

بھائی بنا لیتی مجھے شادی کی ضرورت ہی کیا پڑی تھی "

۔۔۔۔

ا_ف نہ جانے کب میری اکلوتی بیگم بڑی ہو گی؟؟؟"



اریج واش روم سے بہت دیر بعد جان بوجھ کر باہر نکلی --
وہ اپنے تئیں یہ سوچ رہی تھی کہ شاید وہ دونوں "عذاب"
اب تک ٹل چکے ہوں گے اس کے کمرے سے -----
اور وہ ان کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھا کر فوراً دروازہ
اندر سے لاک کر کے بیٹھ جائے گی --
"اس شکر سویٹ ہارٹ تم بہار تو نکلیں"
- مجھے تو لگا میں بھری جوانی میں بیٹھے بیٹھے ہی "
ضائع ہو جاؤں گا" ---
زوار کمینگی سے بولا --
اس کے چہرے پر ہاؤس ہی ہوس تھی ---
جو شکاری کے چہرے پر اپنا شکار دیکھ کر پھوٹی پڑتی
ہے ---
تم یہاں سے چلے جاؤ ابھی اور اسی وقت نہیں تو میں ڈیڈ "
سے کہوں گی" ---
اریج نے گویا اس کو دھمکایا ---
جانے من اگر مجھے جانا ہی ہوتا تو یہاں آتا ہی "
"کیوں؟؟؟؟؟"
صرف تمہارے دیدار سے اپنی پیاس ہی تو بجھانے "
تھی" ---

اریج اتنی گھٹیا قسم کی گفتگو سن کر کانوں کی لو تک سرخ پڑ گئی ---

وہ کمرے کا دروازہ لاک کر کے اریج کی طرف بڑھا۔۔

اریج نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ٹیبل لیمپ اس خبیث کے گٹکے بھرے غلیظ منہ پہ کھینچ کے دے مارا۔۔۔

اور تیزی سے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل کے دوسرے کمرے میں بند ہو گئی۔۔

دروازے کو اچھی طرح لوک کرنے کے بعد وہ فرش پرے دوزانو بیٹھ گئی۔۔

اس کو اب دہشت سی ہو رہی تھی ---

نہ جانے اب رات میں ڈیڈمیرا کیا حشر کریں گے "؟؟؟؟"

اس کو پچھلی دفعہ کی باپ کی مار یاد آگئی۔۔

وہ تصور میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی کہ اس کا اتنا پیار کرنے والا باپ اس طرح کا سلوک کرے گا اپنی چہیتی بیٹی کے ساتھ۔۔۔

شاید ماں کے انتقال کے بعد اس کے باپ کی محبت کا بھی جنازہ نکل چکا تھا اس کے لئے ---

اس نے سوچا وہ اپنے بھائی کو حالات بتائیں گی جو اس کے ساتھ گزر رہے تھے۔۔

اریج سبحان کا خیال آنے کے بعد خود کو تھوڑا ریلیکس محسوس کرنے لگی جیسے زندگی میں روشنی کی ایک کرن پھوٹ پڑی ہو --

وہ اور سبحان دو بہن بھائی ہی تھے ---
سبحان اپنی اسٹڈیز کے سلسلے میں اب روڈ میں تھا---
اس نے سوچا جیسے ہی وہ موت کا فرشتہ کمرے سے نکلے گا---

وہ خود اپنے کمرے میں جا کر
بھائی کو فون کر کے اپنے ہر ہر دکھ کہہ سنائی گئی----



یہ کیا کیا تم نے "؟؟؟؟؟"

سمیر پتھرائی ہوئی آواز میں فرح پر چیخا۔ ---

کیا کیا ہے میں نے "؟؟؟؟؟"

یہ رپورٹ بھی پڑھی ہیں تم نے ؟؟؟؟ " --

تم جانتی بھی ہو میری نظروں میں یہ صرف ایک رپورٹ "
ہی نہیں تھی بلکہ میری زندگی کی سب سے بڑی خواہشی
تھی" ---

سمیر ہم سے چور لہجے میں بولا

مگر میرے لئے ایسا کچھ بھی نہیں تھا " ---"

یہ بچہ میرے نزدیک سوائے پاؤں میں بندھی زنجیر سے "
زیادہ کچھ نہیں ہے " ---

تم نے مجھے دھوکا دیا ہے" ----
کونسا دھوکا کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ؟؟؟!! " ت "بولو"
----" -

جواب دوں ہے کوئی جواب تمہارے پاس "؟؟؟؟"
سمیر بھی اسی کی ٹون میں چیخا۔۔۔
تم سے پہ میں نے پہلی رات ہی یہ بات واضح کر دی تھی
کہ ابھی مجھے کچھ سال تک اس جھنجھٹ میں نہیں
پڑنا" ----
فرح بیزاری سے بولی ---
دیکھو فرح یہ سب چیزیں انسان کے اختیار سے باہر "
ہے" ----
---" اللہ جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے اور جس کو چاہتا ہے
نواز کر بھی چھین لیتا ہے۔" ---
سمیر نیں اب نرمی سے کام لینا چاہا ----
میں کچھ بھی نہیں جانتی" ---"
مجھے بس اتنا پتا ہے تم نے یہ سب جان کر کیا "
ہے" ----
تم مجھے پنجرے میں قید کرنا چاہتے ہو " -- "
فرح میری بات تو سنو " ---"
تم زندگی ہومیری " ----"

یہ بچہ ہمیں مزید کرب کرے گا ہماری زندگی کو مکمل
کر دے گا"۔۔۔

بس کرو اپنی اس قسم کی بکواس ماما ٹھیک ہی کہتی
تھیں"۔۔۔

تم جیسے کنزرویٹو مرد عورت کو صرف اور صرف اپنے
پاؤں کی جوتی سمجھتے ہیں"۔۔۔

تم نے جو کرنا تھا کر چکے"۔۔۔"
/اب آگے کے فیصلے کے لئے میں خود مختار ہوں"۔۔۔"
یہ بات تم اچھے سے سمجھ لو"۔۔۔"
"اور اس کو اپنے ذہن میں بٹھا لو"

۔۔۔



اسرا کے جسم سے کسی نے روح کھینچ لی تھی۔۔۔
اس کو لگ رہا تھا کسی نے اس کے پیروں تلے سے زمین
کھینچ لی ہو۔۔۔

حمدان بھی سکتے ہیں کھڑا تھا۔۔۔
وہ اپنی تلاش۔۔۔

اپنا جنون۔۔۔
آپ نے بالکل سامنے دیکھ کر کچھ دیر کے لئے ساکت سا
ہو گیا۔۔۔
السرء نے ہاتھ چھڑانا چاہا۔۔۔

جب حمدان نے اس کی کلائی اور مضبوطی سے پکڑ لی ---
جیسے اگر آج اس نے ہاتھ چھوڑ دیا ---
تو زندگی میں کبھی بھی اس کو دوبارہ نہیں چھو سکے گا



بیٹا میں نے آپ کا ہاتھ ابھی دیکھا تھا "جب آپ اپنے روم"
کی طرف جارہی تھیں" ----

وہ اس کی ناراضگی دور کرنے آئی تھیں ----
جوان لوگوں کے ہنسنے کی وجہ سے ہوئی تھی ---
مگر کمرے کی صورتحال نے اور حجاب کے ہاتھ پر
بندھی پٹی نے ان کو موضوع بدلنے پر مجبور کر دیا ---
حجاب ابھی بھی غائب دماغ سی تھی ---
ماما اس کی کیفیت بہت گہری نظر سے نوٹ کر رہی تھیں --
بیٹا آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے " ---"
آپ رئیسٹ کرو میں کچن میں جا رہی ہوں " ----"
آپ کے بابا نے آج بریانی کھانی ہے " ---"
نہیں ماما میں ٹھیک ہوں -- "
آپ بیٹھے نہ -- "

حجاب شرم سے لرزتی پلکیں ذرا سی اٹھا کر بولی ----
ان کو اس پہ ٹوٹ کے پیار آیا --

ماما کو آج حجاب اپنی عمر سے کہیں زیادہ بڑی لگی --
حیاء کے حسین رنگوں سے سرخ ہوتا چہرہ ---
نہ سمجھیں اور کم سنی سے بھرپور کانپتا ہوا وجود---
بیٹے لمحے ہو ئی اس پر پیاء ملن کی انہو کھی کہانی سنا
رہا تھا ---

نہیں بیٹا اسراء اور تمہارے پاپا بازار گئے ہیں" --
وہ آسراء کا دھیان بٹانے کے خیال سے اس کو زبردستی "
باہر لے کر گئے ہیں" ---

اور تم جانتی ہو آتے ہی کھانے کا شور مچائیں گے" ---
انہیں مناسب نہیں لگ رہا تھا اس وقت وہاں ٹھہرنا اس لئے
بات بنا کر اٹھ گئیں۔

حجاب بھی ان کے ساتھ اٹھ کر کمرے سے فرار ہونے لگی
جب ماما نے ٹوک دیا ---

بیٹا آپ ریسٹ کرو بالکل کسی قسم کی اچھل کود کرنے "
کی ضرورت نہیں ہے" --

ماما اس کی فرار کی وجہ اچھی طرح سمجھ رہی تھیں۔ --
حجاب کی بغیر کچھ بھی سننے وہ کمرے سے باہر نکل
گئیں ---

حجاب جلدی سے کمفرٹر منہ تک تان کر بشر کے کمرے
میں آنے کے خیال سے خود کو سوتا ظاہر کرنے لگی۔



حمدان اس کا ہاتھ کیہنچ کر اس کو اپنے ساتھ لے جانے ہی والا تھا جب سامنے سے اسراء کو تلاش کرتے بشر کے بابا نے اس کو منجمند کر دیا۔۔

"اسرا بیٹا کہاں تھی بچہ؟؟؟"

میں آپ کو کب سے ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔۔۔"

حمدان نہ نے بشر کے والد کو دیکھ کر اسراء کا ہاتھ ناچار چھوڑا اور نہ سمجھیں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ اسراء نے اس کے دیکھنے پر اپنا رخ خالو کی طرف موڑا۔۔۔۔۔

گویا اس سے نظر چرا رہی ہو۔۔

وہ حمدان کو اپنے سامنے یوں دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔

اس لگ رہا تھا جیسے اب ایک زبردست

قسم کی قیامت برپہ ہونے کو ہے۔۔۔۔۔

جسم سے روح کس طرح جدہ ہوتی وہ اس کا مزہ چکھ

چکی تھی۔۔

اللہ رحم کر مجھ پر۔۔۔۔۔"

میں اس بندے کو اپنی زندگی سے دور کرنے کے لیے

جتن کر رہی ہوں اور تو بار بار اس کو میرے سامنے

لاکھڑا کرتا ہے۔۔۔۔۔"

اسراء کے دل میں ڈر اور آنکھوں میں سراسیمگی اتر آئی تھی۔۔۔

السلام علیکم انکل"۔۔۔۔۔"

حمدان نے ان کو سلام کیا ۔۔۔

وعلیکم اسلام بچہ" ۔۔۔

کہاں ہو؟؟؟

کیسے ہو؟؟

کہاں غائب ہو؟!؟؟

لگتا ہے انکل کو بھول گئے"۔۔۔۔"

بابا اس کو اتنے ٹائم کے بعد دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ نہیں انکل بس تھوڑا بڑی تھا"۔۔۔۔"

اچھا۔۔۔۔ اچھا اور بتاؤ بیوی بچے امی ابو سب کیسے

ہیں؟؟؟؟"۔۔۔۔

ارے انکل امی ابو تو ٹھیک ہے مگر بیوی بچے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے اسراء کی طرف دیکھ کر جملہ ادھورا چھوڑا ۔۔۔۔

اسراء شرم سے سرخ پڑ گئی۔۔۔۔۔

"ارے کوئی نہیں اللہ دیگا اولاد بھی۔۔۔۔۔"

اس کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں"۔۔۔۔۔"

وہ اس کی بات کو اپنے ہی مائٹوں میں کہاں سے کہاں لے

گئے۔۔۔

اسراء خالو کی پشت کے پیچھے چھپ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے نہیں نہیں انکل ابھی تو نکاح ہوا ہے رخصتی باقی ہے"۔۔۔۔۔

لو دیکھو ذرا میں بھی کہاں سے کہاں لے گیا بات کو "۔۔۔۔۔" بابا نے سر پہ ہاتھ مارا "۔۔۔۔۔"

"اور کراچی آئے ہوئے ہو؟؟؟؟"

جی اب تو یہیں رہنا ہے"۔۔۔۔۔"

حمدان کا لہجہ چوٹ کرتا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ایک سخت نظر اسراہ پر ڈال کر کہا۔۔۔۔۔ جیسے اس کو وارن کر رہا ہو۔۔۔۔۔

دل تو کر رہا تھا دو تھپڑ مار کر ابھی اور اسی وقت اس کو اپنے ساتھ لے جائے مگر بشر کے بابا اوپر سے اسراء کے خالو نکلے۔۔۔۔۔

اس کو یہ بالکل بھی مناسب نہ لگا اور بڑوں کی عزت کرنا جانتا تھا۔۔۔۔۔

اس کے باپ نے اس کو بڑے چھوٹے کا احترام کرنا سکھایا تھا۔۔۔۔۔

وہ ان کی تربیت پہ کیسے کوئی حرف آنے دیتا۔۔۔۔۔ وہ بشر کے بابا کے سامنے وہ کیسے اس طرح پیش آسکتا تھا۔۔۔۔۔

تھی تو وہ اس کی بیوی اور وہ بغیر کسی کی اجازت اور پرواہ کئے بھی اس کو اپنے ساتھ گھسیٹ کر لے جا سکتا

تھا مگر نہ جانے کیوں اس کو یہ مناسب نہ لگا۔۔۔
اس کو سکون اس بات سے ملا تھا کہ وہ کسی انجان کے
پاس نہیں ہے محفوظ لوگوں میں ہے اور دوسرا اس کا دماغ
دوسری طرف چل رہا تھا۔۔۔

اس کی سوچ کے تانے بانے بہت دور لمحوں میں پرواز
کرچکے تھے۔۔۔
چلیں خالو۔۔۔"

اسراء کی آواز کی آواز سے وہ واپس ہوش کی دنیا میں
لوٹا۔۔۔

انکل آپ کی رہائش کدھر ہے؟؟؟؟۔۔۔"
حمدان نے بہت سوچ کر یہ سوال کیا۔۔۔
اس نے اسراء کو اپنی آنکھوں کے سرخ ڈیروں سے
دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

بیٹا میں ڈفینس فیس 5 میں ہوں۔۔۔"
انہوں نے لمہوں میں اس پورا ایڈریس سمجھا دیا۔۔۔
اسراء کی تو روح ہی فنا ہوگئی۔۔۔

کاش کہ خالو اس کو پتہ نہ بتاتے۔۔۔"
مگر اب تو تیر کمان سے نکل چکا تھا۔۔۔
ارے انکل یہ تو بہت اچھا ہو گیا ہے میں وہی فیس 8 میں
ہوں۔۔۔

تھوڑے فاصلے پر ہی ہوں میں آپ لوگوں سے۔۔۔"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

وہ غور سے اسرا کے لٹھے کی مانند سفید چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسراء کو اس کی نظریں اپنے جسم کے آر پار ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

تم یہاں تنہا ہو اور جب تمہارے انکل موجود ہیں تمہیں " بالکل پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے "۔۔۔
جب جی چاہے بچہ آجانا "۔۔۔"

جی انکل میں بھی بہت تنگ آگیا ہوں اکیلا رہ رہ کر اب " تو "۔۔۔

شدت سے کسی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے "۔۔۔"

وہ معنی خیزی سے بولا۔۔۔۔۔

اسراء مزید خود میں سمٹ سی گئی۔۔۔۔

چلو بس پھر تم گھر پے آنا "۔۔۔"

بشر اور تمہاری سویٹ آنٹ بہت خوش ہوں گی "۔۔۔"

وہ بشر کی ماما کو سویٹ آنٹ کہتا تھا شروع سے۔۔۔۔۔
جی انکل مگر کل آپ سب کو میرے گھر ڈینر پر آنا ہوگا " اور بشر اور آنٹی کو یہ مت بتائے گا کہ میرے گھر آنا ہے "۔۔۔

میں ان کو سرپرائز دینا چاہتا ہوں "۔۔۔۔"

اچھا چلو ٹھیک ہے بیٹا "۔۔۔۔"

اچھا بچہ کل ملتے ہیں "۔۔۔"

دروازہ کھولو اریج نہیں تو میں توڑ دوں گا"-----
 دروازے کے باہر سے ڈیڈی کی چنگھاڑتی ہوئی آواز
 آئی-----

آریج کانپ کر رہ گئی۔۔۔۔

تو گویا امتحان کا وقت آن کھڑا ہوا تھا -----
وہ کہ کانپتی ٹانگوں سے اٹھی اور دروازہ کھول کر سائٹ
پر کھڑی ہو گئی -----

بھائی صاحب میں تو بس اس سے یہی کہہ رہا تھا کہ اس طرح میرا تمہارے کمرے میں آنا مناسب نہیں ہے۔۔۔۔۔

آریج نے لال دانت پان اور پیک سے بھرے منہ والے ٹکڑے زوار کو حیرت سے دیکھا۔۔۔

نہ۔ نن۔۔ نہیں ڈیڈی یہ جھوٹ بول رہا ہے "-----"

حسن تو پہلے اس سے سن لیں سچ کیا ہے "۔۔۔"

دلاویز چہرے پہ اریج کیلئے فکر مندی طاری کر کے

بولی۔۔۔

دلاویز بیگم نے ایک ادا سے حسن صاحب کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر کہا ----
سچ کی بچی "-----"

میں بتاؤں تجھے سچ کیا ہے "-----"

حسن صاحب نے بے دردی سے اس کی تھوڑی کو دبوچا

جب میں نے اس کو منع کیا تو یہ میرے فریب آکر "۔۔۔"
اف مجھ سے تو بیان بھی نہیں ہو رہا ہے۔۔۔۔

تم جیسی بے شرم بدکردار بہن ہونے سے تو بہتر تھا کہ " میں اکیلا ہی ہوتا "-----

میں آکر یہاں "----

یا پھر تمہیں یہاں بلا کر اپنا منہ کالا نہیں کر سکتا "-----
اریج ساکت سی اس کی باتیں سن رہی تھی وہ تو سمجھ رہی تھی کہ وہ اس کے ساتھ اس کے غم میں شریک ہوگا ----
اس کو دلاسہ دے گا مگر-----

یہ کیا بھائی نے بھی آنکھیں پھیر لیں بدگمانی کی سیاہ چادر اور ہلی -----

ڈیڈی نے مجھے سب بتا دیا ہے اور میری ایک بات کان " کھول کر سن لو زوار اچھا لڑکا ہے اور تم بھی اس کو پسند کرتی ہو "-----

صبر سے رہو اور یہ بے غیرتو والی حرکتیں مت کرو "-----

اور تم کیا چاہتی ہو ڈیڈی سے "؟؟؟؟؟"

جس کو تم پسند کرتی ہوں اسی سے تو تمہاری شادی کی " جا رہی ہے "-----؟؟؟؟؟

وہ اپنے بھائی کے منہ سے خود کو دی جانے والی گالی پہ پتھرا سی گئی تھی-----

جی بھائی میں یہ ہی چاہتی تھی "----

میں نے یہ سب زوار سے شادی کرنے کے لئے ہی تو کیا تھا"۔۔۔

میں تیار ہوں شادی کے لئے"۔۔۔
بہت خوش ہوں"۔۔۔۔۔

یہ کہہ کر اس نے کھڑاک سے فون بند کر دیا۔۔۔۔۔



رات بشر کمرے میں کھانے سے فارغ ہو کے جلدی آ کر لیٹ گیا تھا۔۔۔

لائٹ سی سینڈوشرٹ اور لونگ شارٹ پہنے وہ لیٹ کر ٹی وی پر چینل سر چنگ میں مصروف تھا۔۔۔

جب "ایچ۔۔ بی۔۔ او" سے آتی "ففتی شیڈز آف گرے" پہ آکر اس نے ٹی وی کا والیوم بڑھا کر لائٹ آف کر دی۔۔

اس کو ایکشن، مرڈر، رومینس، سسپنس والی موویز بہت پسند تھیں۔۔

حجاب ابھی تک باہر ہی تھی آج وہ کچھ زیادہ ہی ماما کے ساتھ کام کروانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

آسرا کو اس نے کام کو ہاتھ بھی نہ لگانے دیا بشر کو اس کی یہ تبدیلی بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

حجاب کمرے میں جیسے ہی آئی سامنے ٹی وی پہ چلتے انتہائی بولڈ سین کو دیکھ کر گھبرا گئی۔۔۔۔۔

اور جلدی سے واش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔
بشر اسکی بوکھلاہٹ دیکھ چکا تھا جان کر والیم مزید بڑھا
دی۔۔۔۔

وہ کافی دیر کے بعد واش روم سے باہر نکلیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
مووی میں ابھی انتہائی رومانٹک بولڈ سین جاری تھا۔۔۔۔۔
ا وہ جلد سے جلد باہر نکل نے لگیں کمرے سے۔۔۔۔۔
بے ہودا انسان "۔۔۔۔"

ماما تو کبھی مجھے موویز تو کیا ٹی وی بھی بہت کم
دیکھنے دیتی تھی اور اس کو دیکھو ذرا عمران ہاشمی کا
بڑا بھائی نہ ہو تو "۔۔۔۔۔"

وہ بڑبڑا کر باہر نکلنے لگی جب بشر کی آواز نے اس کو
پاؤں جکڑ لیے۔۔۔۔
سنو ذرا پانی دینا "۔۔۔۔۔"

وہ مرتے کیا نہ کرتے کے مذاق اس کی سائیڈ ٹیبل کی
طرف جگ سے نکالنے کے لئے بڑھی "۔۔۔۔۔"
حجاب مرتے کیا نہ کرتے کے مصداق مڑتی ہے اور جگ
کو اٹھانے کے لئے جیسی ہی جھکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
بشر ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر حجاب کا ہاتھ کھینچ کر
خود پہ گرا لیتا ہے۔۔۔

حجاب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ بوکھلاہٹ میں پانی کا بھرا ہوا
جگ بشر کے اوپر انڈیل دیا۔۔۔

بشر اتنی ٹھنڈ میں اپنے اوپر پڑنے والی اتنی تھنڈی افتاد پہ
بوکھلا گیا ---

یہ کیا کیا تم نے جنگلی بلی "----"

سارے رومینس پہ ٹریکٹر چلا دیا۔۔۔"

ہاں توں آپ بھی تو پتہ نہیں کیا کیا "----"

کر کر کے مجھے ڈراتے رہتے ہیں "----"

بشر کو ایسا لگا جیسے یہ پانی حجاب نے اس کے اوپر
نہیں۔۔۔۔

بلکہ اس کے دہکتے ہوئے جذبات پہ پوری بالٹی پانی و
برف کی بھر کر انڈیل دیا ہو۔

--

ہاں تو پھر تمہارے ساتھ اس قسم کی حرکتیں نہیں کروں گا
"----"

تو کیا پھر اس کے لئے بھی کوئی گرل فرینڈ دھونڈنی
ہوگی "----"

اور اس سے کہونگا میری بیوی کو اس طرح کی حرکتوں
سے الرجی ہو جاتی ہے مجھ سے۔۔۔

حجاب منہ کھولے اسکی بات سن رہی تھی۔۔۔

مم۔۔۔ مم میرا ہی مطلب نہیں تھا۔۔۔'

وہ من منائی۔۔۔

بشر تو گویا سن ہی نہیں رہا تھا کچھ ---
وہ مزید بولا۔ --

"اس لئے آپ میرے ساتھ چلیں اور پھر میں اپنی بیوی کے سامنے جو کہ مجھے اپنا بڑا بھائی سمجھ بیٹھی ہے۔" --
آپ کے ساتھ اس قسم کی حرکتیں کروں تو شاید ان "محترمہ کا بھی دماغ کچھ ٹھکانے پہ آجائے" ----
بشر صحیح معنوں میں تب چکا تھا ---

شروع شروع میں تو وہ پھر بھی اگنور کر دیتا تھا۔
مگر اب جبکہ وہ حجاب کے اندر آنے والی تبدیلیوں کو دیکھ رہا تھا اس کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ
حجاب اس کے اور اپنے درمیان خوبصورت رشتے کے تقاضوں کو کیوں نہیں سمجھ پا رہی تھی ----
؟؟؟؟؟

ایسا ہرگز نہیں تھا کہ وہ مرا جا رہا تھا اس کی قربت کے لئے --
وہ اس کی بیوی تھی ---

حجاب پر اس کا جائز حق تھا وہ کبھی بھی کسی طرح کے افیئر اور اس طرح کی دوسری دلچسپیوں میں نہیں پڑھا
مگر حجاب جب پہلی دفعہ اس کی دلہن بن کر اس کمرے میں آئی ---

بشر نے اسے دن اپنے پاکیزہ اور کھرے جذبات دل وجان سے حجاب کے نام کر دیے تھے ---
وہ اس کو دونوں بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے بیڈ پر بیٹھا
تا ہے --

ایک بات میری حجاب کان کھول کر سن لو "-----"
جس دن میرا دماغ گھوم گیا " --- "

"اس دن میں تمہاری ایک بھی نہیں چلنے دوں گا -- "
اور جس چیز سے تم بھاگ رہی ہو یا نظریں چرا رہی ہوں '

زیادہ دن تم اپنی من مانی نہیں کر سکو گے " --- "
اور یہ کہہ کر وہ وہاں وار ڈراپ سے شرٹ نکال کر چینج
کر کے ڈیرس میں چلا گیا --



وہ ایسی ہی تھی معصوم اس کی کچھ فرینڈ ایک دفعہ گھر
آئی--

جب کسی دوست نیں کوئی مووی کا بیہودہ
سین سنا تے وقت عمران ہاشمی کا ذکر کیا---
حجاب اس وقت بڑی دلچسپی سے ان کی باتیں سن رہی تھی

سامنے سے ماما آگئی اور انہوں نے تمام باتیں سننے کے بعد اسکی دوستوں کو چلتا کیا اور خوب اس کی بھی چھترول کی --

اس دن کے بعد سے پہلے جو وہ تھوڑا بہت موویز یا سونگ سن لیا کرتی تھی وہ بھی ماما نے بند کر دیئے اور ٹی وی بھی اپنے سامنے دیکھاتیں۔ --

یہی نہیں اس کی تمام دوستوں کے گھر فون کر کے ان کی اماں ابا سے بھی خوب کٹ لگوئی تھی سب لڑکیوں کی -- ان کو یہ بات بالکل بھی پسند نہیں تھیں کہ لڑکیاں اپنی عمر سے پہلے وہ سب باتیں جان جائیں جو ان کی معصومیت کو تباہ کرنے کے لئے کافی ہوں --- یہی وجہ تھی اس کے چہرے کی معصومیت اور نور ابھی تک برقرار تھا ---



گھر آکر اسرا پورا ٹائم پریشان اور خوفزدہ رہی۔۔۔ چڑیا جیسا دل تھا اس کا ۔ حمدان کی سرخی مائل گہری آنکھیں اس کو بہت کچھ باور کرا چکی تھیں۔۔

وہ جو سوچ رہی تھی خلاع کے لئے --- اب اس کو خالویہ خانہ سے اس سلسلے میں بات کرنا مناسب نہیں لگ رہا تھا ---

اب کیا ہوگا اللہ میرا"۔۔۔"

حمدان تو کسی بھی صورت مجھے نہیں چھوڑے گا"۔۔۔۔۔"
وہ تکیے پر سر رکھے بے آواز رو رہی تھی۔۔۔
اور اب اس گھر کے علاوہ میرے پاس کوئی جگہ بھی نہیں
۔۔۔

تنہا اسلام آباد والے گھر میں رہنے کا مجھ میں حوصلہ
نہیں ہے"۔۔۔

اور ۔۔۔۔۔ اور اگر وہ مجھے دعوت میں سے یہاں واپس ہی
نہیں آنے دے تو پھر کیا ہوگا ؟؟؟؟"۔۔۔
اس خوفناک خیال کے آتے ہی وہ
لیٹے سے اٹھ بیٹھی ۔۔۔

اتنی سردی میں بھی اس کے چہرے سے پسینہ پھوٹ پڑا
۔۔۔۔۔

یہ خوفناک سوچ اس کے پورے جسم ک
سے کسی چوڑیل کی طرح چمٹ گئی تھی ۔۔۔



"السلام علیکم بابا"

وعلیکم اسلام بیٹا"۔۔۔

خیر خیریت پوچھنے کے بعد وہ بولے ۔۔۔

اسراء ٹھیک ہے بیٹے ؟؟؟"۔۔۔

جی ٹھیک ہے بشر کے گھر پہ ہے۔۔۔"

بشر اس کا خالہ زاد ہے۔۔۔"

وہ بیٹا ایک بات میری سنو۔۔۔۔"

بابا نے تمہید باندھی۔۔

جی بابا کئے؟؟؟؟

اس کو بابا کچھ پریشان لگے۔۔۔

بیٹا تمہارا نکاح نامہ میں نے تمہاری دادی سے مانگا تھا۔۔۔"

جی بابا آپ نے بھیجا نہیں وہ۔۔۔"

بیٹا ان کا کہنا ہے کہ نکاح نامہ وہ بہت پہلے ہی غصے میں پھاڑ چکی ہیں۔۔۔"

بشر نے حیرانی سے بابا کی بات سنی جیسے یقین نہ آ رہا ہو۔۔۔۔

کہ آخر بابا نے کیا کہا ہے؟؟؟؟

بابا یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔"

اس کے بغیر میں کیسے اس کو گھر لے کر آؤں گا؟؟!!؟

بابا کی طرف گہری خاموشی تھی۔۔۔

باقی دو اور کاپی بھی تو ہیں۔۔۔۔"

بیٹا ایک کپی اسرا کے پاس ہوگی کیونکہ وہ بھر جائی۔۔۔"

کو میں نے دی تھیں نکاح کے بعد۔۔۔"

ہوں۔۔۔۔ اور تیسری کاپی "۔۔۔"

اس کو ابھی بھی ایک موبوم سی امید باقی تھی-----

Page | 167

بیٹا تیسرے کاپی نکاح خواں رجسٹرار کے پاس ہوتی ہے
ان کو بھی میں ڈھونڈ رہا ہوں مگر ابھی تک ان کا کچھ اتا
"پتا نہیں مل رہا۔۔۔"

بابا بھوجل لہجے میں بولے۔۔۔

ٹھیک ہے آپ پریشان نہ ہوں میں دیکھ لوں گا "--
اس نے باپ کی طبیعت کے خیال سے ان کو تسلی دے کر
فون بند کر دیا ---
پریشانی حمدان کے چہرے پہ حویدہ تھی ---



دوسرے دن اس کی آنکھ پہلے کھلی --
بشر ابھی سو رہا تھا ---

بشر کاسر حجاب کے بازو پہ تھا اور ایک ہاتھ سینے سے
تھوڑا نیچے حجاب کے۔۔۔
وہ اس کی نیند کے خیال سے اٹھنے لگی جب بشر نے مزید
اسکو کو جکڑ لیا۔۔۔

ہٹلر نے مجھے اپنا گاؤں تکیہ ہی سمجھ لیا ہے کیا " "----؟؟؟؟"

اپنا یہ دو سو کیلو کا وجود لے کر چڑھ گئے ہیں "----" وہ بڑبڑائی---

چڑھا ہوا نہیں ہوں جملہ درست کرو "----" بشر اس کے بالوں میں گھسا کر بڑ بڑایا --- تو گویا آپ اٹھے ہوئے ہیں "----" تمہارے قریب کوئی پاگل ہی ہو گا جو سو سکتا ہے "----" وہ خمار آلود لہجے میں بولا-- اسکا رات کا غصہ ٹھنڈا ہو چکا تھا --- وہ اسی کی تھی یہ سوچ کر وہ پرسکون ہو گیا تھا۔ بات سنیں زرا میری "۔"

حجاب نے خود کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا ---- بس تم سنوتی رہو میں سنتا رہوں گا "۔" بشیر نے اس کے کان پر ہلکا سا کاٹا ---- حجاب تو اس کی اس حرکت سے بلبلا اٹھے آپ پہلے برش کر لیں منہ سے سمیل آ رہی ہے بشر نے ایک جھٹکے سے ایجاد کچھ چھوڑا نیند کا خمار بھک سے اڑ گیا وہ آنکھیں پھاڑے حجاب کو تھوڑا ترچھا اٹھ کے دیکھ رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

حجاب موقع کا فائدہ اٹھا کر وہ شروع جاچکی تھی
صوفیہ لڑکی سارے رومینس پہ زور زور سے ہتھوڑے
برسا دیتی ہے
تک کی ہونے تک مجھے شادی شدہ 20t اللہ ابھی 16 کی
ہو کے بھی
ایشوز کی طرح ہی رہنا پڑے گا کیا
سمیر کے بچے تو نے میرا اتنا بڑا بھلا کیا ہے گی تو سوچ
بھی نہیں سکتا۔۔



رات میں سب حمد ان کے ہاں جانے کے لئے تیار تھے
جب ما ما نیں آسرا کو آواز دی۔۔
جی خالہ۔۔۔

"بیٹا آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئی؟؟؟؟؟"
خالہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے سر میں درد ہے۔۔۔
ارے بچہ خیر تو میں رک جاتا ہوں۔۔۔"
نہیں خالو آپ پریشان نہ ہو۔۔۔"
آپ لوگ جائیں۔۔۔"
میری فکر نہ کریں میں ابھی ٹیبلٹ کھا کے سو جاؤں گی۔۔۔

ارے سر میں درد ہے۔۔۔

تو مجھے بولا ہو تا میڈیسن ہی دے دیتا "۔۔۔
بشڑنے پریشانی سے کہا ۔۔۔

سیڑھیوں سے آتی حجاب نے بشر کا جملہ سن لیا ، ۔۔
ہٹلر آپ کے منہ میں ہی نہ ٹھونس دوں کافور کی "
گولیاں"۔۔۔

حجاب نے جل کر سوچ اور جلدی سے ان کے قریب جا کر
بولی ۔۔۔

آرے اسراء تو پھر تم آرام کرو "۔۔"
ہاں حجاب ٹھیک کہہ رہی ہے تم ریسٹ کرو بیٹا "
اور گھبرانا نہیں گھر میں بوا ہے"۔۔

" میں اس کو کہہ دوں گی تمہارا خیال رکھنے کا "
خالہ آپ لوگ جائیں پریشان نہ ہوں"۔۔۔

یہ کہہ کر اسراء واپس اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی



....وہ سب لوگ حمدان کے گھر پہنچ چکے تھے

حمدان اور بی اماں نے سب کا بہت محبت سے ویلکم کیا ۔۔۔
سب لوگ ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔۔۔

-

جب حمدان نے اسراء کو نہ پا کر بے قراری سے سوال کیا

"باقی لوگ نہیں آئے؟؟؟"

"سب تو ہیں"

بس میری کزن نہیں آسکی --"

بشر بولا

"ارے تو ان کو بھی لے آتے"

حمدان نیں بشر سے کہا ---

بیمار ہے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لئے وہ نہیں آسکی --"

بشر نے چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے تفصیل سے جواب دیا ---

حجاب بچوں کی طرح بڑے مزے سے کبابوں کے ساتھ انصاف کر رہی تھی----

، بی اماں کی نظر اس پر پڑی----

بشر اور حجاب جو کہ تھری سیٹر صوفے پر دراز تھے----
فاصلے سے بیٹھے ہوئے تھے بی اماں نے بیچ میں بیٹھ کر اس خالی جگہ کو پر کیا ---

ہائے بیٹا تم بشر کی دلہن ہو "؟؟؟؟"

حجاب اب مکمل طور پر ان کی طرف متوجہ تھی--

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

بشرکے کان بھی کھڑے ہو چکے تھے ---
نہیں آنٹی دولہن تو بس میں اپنی شادی پر بنی تھی۔ "۔
وہ بڑے مزے سے کولڈرنک اٹھاتے ہوئے بولی۔۔۔
ہے کیا؟؟؟"۔۔۔۔۔
تم اس کی دلہن نہیں ہو "۔۔۔
بی اماں نے مٹھی میں دبا پان بھی منہ کھا۔۔۔
حجاب کی بے سروپا بات پہ بشر کا دل چاہا سامنے لگے
فانوس پہ لٹک جائے یا اس کو لٹکا دے۔۔۔
لو بھلا مزاق نہیں کرو بیٹا مجھے پتہ ہے تم شرما رہی "۔
ہو۔۔۔۔۔
سدا سہاگن رہو، ہمیشہ پوتوں پھلوں، اللہ تمہاری گود ہری "۔
کر دے جلدی "۔۔
بی اماں کی بات پہ نہ جانے کیوں حجاب کی پلکیں خود
بخود جھکتی چلیں گئیں۔۔۔
ویسے بیٹا تم کہیں سے بھی سہاگن نہیں لگتی "۔۔۔۔
سجا سنورا کرو "۔۔
تیار رہا کرو "۔۔۔۔
شوہر کے دفتر سے آنے سے پہلے خوب اچھی طرح سے
تیار ہوا کرو "۔۔۔
اچھے اچھے کپڑے پہنا کرو چوڑیاں پہنا کرو "۔۔۔

ہمارے وقتوں میں تو ایسا ہی ہوتا تھا آجکل کی اس کلموہی نسل کو پتہ نہیں کیا ہوتا جا رہا ہے "۔۔۔؟؟؟"

بشر کی بتیسی بی اماں کی باتوں پہ پوری کھل گئی۔۔۔
سمجھائے سمجھائے بی اماں کافی سمجھائے اس کو، عقل
دیں تھوڑی "۔۔۔۔۔"

بشر منہ پہ سنجیدگی طاری کر کے بولا۔۔
بلکہ اس کو تو دو تین دن آپ کے پاس چھوڑ دیتا ہوں "۔۔۔"
وہ مزید بی اماں کے پاس کھسک کے بولا اور اپنا ایک ہاتھ
انکے شانے پہ ٹکا دیا۔۔۔

حجاب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ بشر کے منہ میں اپنا ڈھائی
گز کا دوپٹہ ٹھونس کے اس کی گھوڑے کی طرح چلتی
زمان کو بند کر دے۔۔۔

بشر کے دل میں لڈو تو کیا پوری حلوائی کی دکان پھوٹ
پڑی تھی۔۔۔
اس کا دل چاہ رہا تھا بی اماں کی خوب ساری "پپیاں" لے
ڈالے۔

اور ان ساتھ اس بن بتوڑی کے سامنے بھنگڑا ڈالے۔۔
بشر نے جان کر اپنا دھیان وہاں سے ہٹایا ورنہ اس کی
ہنسی چھوٹ جاتی۔۔۔

وہ سب کے سامنے خامخواہ ہنس کے شرمندہ نہیں ہونا
چاہتا تھا۔۔۔

ادھر ادھر نظر دوڑائی ہمدان کو دیکھنے کے لئے وہ
ڈرائنگ روم میں کہیں بھی نہیں تھا ---
واہ بی اماں آپ ہی اس کو "ایسی ویسی" باتیں سمجھا دیں "
تا کہ میرا بھی زیادہ نہیں تو کچھ تو بھلا ہوسکے " ---
وہ صوفہ پہ سر ٹکائے سوچنے لگا۔
لیکن لگتا ہے میری زندگی تو اپنے بچے پالنے کے "
بجائے " ---
اس ننھی دودنی کو پالتے پالتے ہی گزر جائے گی --- "
بشر ابھی بھی اپنی سوچوں میں گم تھا



اسرا کمرے میں آکر پریشانی اور گھبراہٹ سے ادھر ادھر
ٹہل رہی تھی ---

پتا نہیں اب حمدان کا کیا ری ایکشن آئے گا اور اگر "
بالفرض وہ مجھے کسی نہ کسی طریقے سے لے گیا تو
پھر کیا حشر کرے گا میرا۔ "

- میں نے اس کی انا کو جو چوٹ پہنچائی ہے ---
وہ کوئی معمولی نہیں تھی " --- "

وہ اس جیسے پست زہن وڈیرے کے دل پہ تو کسی "
تازیانے سے کم نہیں لگی ہو گی " ---

اس نے خوف سے کبوتر کی طرح اپنی آنکھیں بھیچ لیں۔۔۔
لیکن یہ کیا۔۔۔

جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولی کمرے میں گھپ اندھیرا
پھیلا ہوا تھا۔۔۔

اس نے لائٹ کا انتظار کیا کہ شاید ابھی جرنیٹر چل جائے
گا۔۔۔

مگر جب کافی دیر تک جرنیٹر نہ چلا تو اس نے ادھر ادھر
ہاتھ مار کر اندھیرے میں اپنا موبائل تلاش مگر کوشش
رائیگاں رہی۔۔۔

وہ ہلکے ہلکے راستہ ٹٹولتی ہوئی کمرے سے باہر
کوریڈور میں پہنچی۔۔۔

کوریڈور میں قدم رکھتے ہیں اس کو احساس ہوا کہ یہاں
اندھیرے کی وجہ سے وہ شاید آگے نہ بڑھ پائے۔۔۔

اس نے گھبرا کر واپس جانے کے لئے قدم بڑھائے ہی تھے
کہ کسی نے زور سے کھینچ کر اس کو دیوار سے لگایا۔۔

ابھی وہ اس افتاد سے سنبھل بھی نہ پائی تھی کہ۔۔۔
کسی نے اس کے گداز ہونٹوں پر اپنے مضبوط ہاتھ رکھ کر
اس کی نکلنے والی چیخوں کا بے دردی سے گلہ گھونٹ
دیا۔۔۔

اندھیرے کے باعث وہ اس ہیولے کو دیکھ نہیں پا رہی
تھی۔۔۔

مگر اسے اپنی گردن پر کسی کے دہکتے ہوئے ہونٹ اور
گرم گرم سانسیں محسوس ہو رہی تھیں ---
اسرا کا تنفس بگڑنے لگا۔۔۔
اس کی آنکھیں خوف کی زیادتی سے پھٹی کی پھٹی رہے
گئیں۔۔
آنسو بہے کے گالوں پر آگئے تھے ---
وہ اس وقت صحیح معنوں میں بے بسی کی تصویر بنی
ہوئی تھی۔۔۔
جب اس کے کان میں یہ لفظ پڑھے۔۔
کہا تھا نہ تم میری امانت ہو اور میں اپنی امانت میں خیانت
برداشت نہیں کر سکتا ---
اسراء اس آواز کو پہچان کر خوف و سراسیمگی سے
بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔
حمدان کے حصار میں قید ---
اسی لمحے لائٹ بھی آگئی اور کوریڈور روشن ہو گیا ---
حمدان نے اس کو اپنی باہوں میں بھر کر روم میں جاکر اس
کے بیڈ پر لٹا دیا اور پانی کا چھیٹا اس کے منہ پہ ڈال کر
کمرے کا دروازہ بند کر کے باہر نکل گیا ---



بشر حمدان کی تلاش میں لان کی طرف آیا جب حمدان
سامنے سے آتا اس کو دکھائی دیا ---

ارے کہاں تھا تو مجھے اندر بی اماں اور حجاب کے پاس " چھوڑ کر خود فرار ہو گیا" --

بشر نے اس کے سینے پر مصنوعی مکہ رسید کیا کہیں نہیں بس یہی گیا تھا ایک دوست آیا تھا باہر کام " سے" ---

اس نے سوچا ہوا جواب دیا ---

اور تو اتنی ٹھنڈ میں باہر کیوں کھڑا ہے چل اندر" ---

حمدان اس کو اپنے ساتھ لیے اندر بڑھ گیا --
ڈنر بہت ہی خوشگوار فضا میں کیا گیا --

کھانا کھا کر تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد اس نے الودہ لی اسکو صبح آفس کے کسی کام کے سلسلے میں دوبئی نکلنا تھا اپنے ساتھ بابا کے کہنے پہ اس بن بتوڑی کی بھی سیٹ کرائی۔ --

حجاب کو بابا پہلے ہی بتا چکے تھے۔ --
دن کا اسٹے تھا دونوں کا۔ 4 -

اس لئے بشر پھر ان کو اپنے گھر آنے کی دعوت دے کر جلدی الوداع لے کر چلا گیا۔ -
ماما بابا بھی سات ہی تھے۔



حجاب دعوت سے آنے کے بعد جلدی سے کمرے میں آئی۔ ---

اس کے دماغ میں پھر سے شیطانی خیالات گردش کر رہے تھے ---

کل کی رات بہت ستایا ہے نہ مجھے"----"
اب دیکھو آج کی رات تمہیں بھی کتنی پیاری نیند آئے گی"

رات میں بشر کمرے میں آیا اس وقت وہ محترمہ بڑے مزے سے صوفے پر خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی --

"اوہو تو آج خود یہ بن بتوڑی صوفہ پہ سو گئی"

واہ کیا بات ہے"----"

چلو آج رات میری" کٹ "نہیں لگے گی"----"

ورنہ سوتے میں بھی لاتے مکوں سے مار مار کے میرے دل گردے، پھیپڑے سب پھوڑ چکی ہے"-----

وہ فریش ہو کر آیا اور لائٹ آف کر کے اپنے ٹھنڈے ٹھنڈے بستر پر آ کر لیٹ گیا۔ --

ابھی اس کو بیڈ پر لیٹے ہوئے محض 10 منٹ ہی ہوئے تھے جب اس کو اپنے ہاتھ پاؤں میں عجیب سی جلن کا احساس ہوا ---

اس نے خارش کرتے ہوئے ہاتھ بڑھا کے لیمپ کا بٹن آن کیا ---

اور اٹھ کر اپنے بیڈ کا جائزہ لینے لگا --

بیڈ پے پڑی لال مرچ کا پاؤڈر دیکھ کے بشر کے 14 طباق روشن ہو گئے --



ماما میں بہت پریشان ہوں اب تو ڈاکٹر نے بھی صاف " لفظوں میں بتا دیا ہے کہ کوئی بھی راستہ نہیں ہے باقی" --

فرح صوفے پر بیٹھی اپنی ماں سے گویا ہوئی ---

میں نے تمہیں کتنا کہا تھا بعض آجاو مگر تم نہیں مانی " ---

وہ ایک بہت نیچ سوچ کا مالک شخص ہے اور وہ تمہیں پنجرے میں قید کرنے کے لئے ہی تو یہ سب کچھ کر رہا ہے " ---

ماما اب میں کیا کروں مجھے نہیں پڑھنا ان سب جھمیلوں " میں ابھی سے

بیٹا تم نے شاید سنا نہیں کہ تمہاری پریگننسی کو ڈھائی " ماہ سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے ---

اب تو تمہیں یہ کڑوا گھونٹ پینا ہی پڑے گا۔ " ---

جو تم چاہتی ہو وہ اب بالکل ممکن نہیں ہے، " ---

" اس طرح تمہاری جان بھی جا سکتی ہے "
فارح اپنا سر تھام کے بیٹھ گئی ۔۔
فرح کو منانے آیا سمیر ان دونوں کی باتیں باہر کھڑے
ہوئے دروازہ کی اوٹ سے سن چکا تھا۔۔۔
اس کو بہت افسوس ہوا اپنی شریک حیات پر۔۔۔

اسکے لئے میں نے سب کچھ چھوڑ دیا اور یہاں آیا تھا ۔۔"
آج اپنے متعلق اسکو انکے جیالات جان کے جھٹکا لگا۔۔
مگر جس چیز سے وہ پریشان تھا کہ فارح کہیں اس کے
بچے کو ضائع نہ کر دے ۔۔
وہ خوف اب ختم ہو چکا تھا۔۔
وہ مطمئن سا واپس مڑ گیا۔۔۔
فرح اس بچے کو دنیا میں آنے کے بعد تم بھی اس کے "
بغیر ایک لمحہ نہیں گزار سکو گی ہم دونوں تمہیں اپنی
"محبت کے حصار میں قید کر لیں گے۔
وہ مستقبل کے تانے بانے بن رہا تھا۔۔



حمدان رات بھر ادھر سے ادھر بے چین ہو کر کروٹیں بدلتا
رہا ۔۔۔

اس کو بار بار رہ رہ کر ہیر نی کی طرح سہمی ہوئی دو
آنکھیں اپنی نگاہوں میں آ رہی تھی۔۔۔



میرا ہرگز بھی مطلب تم کو خوفزدہ کرنا نہیں تھا "--

حمدان نے چہوتا ڈبہ کھلا تھا سگریٹ کا۔ --

وہ پچھلے 2 گھنٹے میں سگریٹ کے تین ڈبے ختم کر چکا تھا اسراء کے حجر میں۔ --

مگر تم مجھے کیوں بار بار اس مقام پر لا کر کھڑا کر دیتی ہوں جہاں محبت کی جگہ ضد اور انا لے لے لے۔ --

کیا تھا اگر تم سیدھے طریقے سے اس رشتے کو قبول کر لیتی؟؟؟؟۔ --

لیکن اسراء تمہاری ان بیوقوفیوں کے آگے میں کوئی بیوقوفی کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ --

مجھے پیار سے کوشش کرنی ہوگی۔ --

اس سمجھاؤں گا۔ --

اس کو اپنی محبت کا یقین دلاؤں گا۔ --

اور اگر وہ پھر بھی نہیں مانی تو؟؟؟؟۔ --

اس "تو" کے آگے اس کا دماغ بالکل سُن ہو گیا تھا۔ --

نہیں محبت پیار سے بھی تمہیں راہ راست پر لانے کی کوشش پوری کروں گا۔ --

اور اگر پھر بھی تم نہ مانیں تو پھر جو میں چاہؤنگا گا " وہی ہوگا "۔۔۔

شوہر ہوں تمہارا "۔۔۔"

ہر طرح سے اپنا حق وصول کر سکتا ہوں "۔۔۔"
اس نے سگریٹ کی ایش کو ایش ٹرے میں ڈال کر دوبارہ لبوں سے لگائی۔۔۔

صرف حق ہی نہیں ڈیئر وائف تمہیں بھی اپنے 11 بچوں " کی اماں نہ بنایا تو میرا نام بدل دینا "۔۔۔

اپنی اس سوچ پہ اس کے لب بے ساختہ مسکرا اٹھے
آنکھوں میں کئی دیئے تھے جو یک لخت روشن ہو گئے۔۔۔



دوسرے دن ناشتے پہ سب موجود تھے۔

ماما اسراء کہاں؟؟؟

وہ کیوں نہیں ہے ناشتہ پے؟؟؟

جب بشر نے اسراء نہ پا کے ماما سے پوچھا۔۔۔

بیٹا اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ساری رات بخار میں "۔۔۔
"دھک تے ہوئے گزاری ہے بچاری بچی نے۔"

ہاں بیٹا آپ کی ماما نے بتایا تھابت میں اس کو دیکھنے گیا "۔۔۔
"تھا"

اس وقت بھی قدرے غنودگی میں ہی تھی "۔۔۔"

بابا بولے --
بشر کرسی گھسیٹ کر اٹھا اسرا کو دیکھنے کے لئے --
آپ ناشتہ کریں پہلے بعد میں دیکھ لیجئے گا --"
بشر کو ناشتہ چھوڑے اٹھتا دیکھ کر حجاب بول پڑی --
ہاں بیٹا ناشتہ کرلو پھر آرام سے تھوڑی دیر بیٹھ بھی جانا "
اس کے پاس تم ان دونوں --"
ما ما کو لگا جیسے بشر کا اسراء کو لیکر پریشان ہو نا
حجاب کو پسند نہیں آیا ہے --
اس لئے بات سنبھالتے ہوئے بولیں --
ماما اسراء اس گھر کی فرد ہے اور میری بہت اچھی کزن "
کے ساتھ اب دوست بھی --"
اس نے اک اچھتی نظر حجاب پہ ڈالی اور پھر سے گویا
ہوا --
اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے خالی پیٹ ہے وہ رات "
سے اور میں اپنا پیٹ بھر لوں ---"
بشر کو غصہ حجاب کی بات پہ تھا ---
اور پھر ماما نے بھی اس ہی کی تائید کی --
بشر کو یہ چیز پسند نہ آئی --
بشر ایک نظر حجاب پہ ڈال کے اسراء کے روم کی طرف
بڑھ چکا تھا ---

ارے حجاب بچے یہ بتاؤ کب تک نکل رہے ہو آج آپ "دو نوں؟؟؟"

میرے خیال سے تو ایک بجے کی ہے فلائٹ تم لوگوں کی --"

بابا چائے کا کپ ہاتھ میں لئے حجاب کی طرف متوجہ ہوئے --

حجاب غائب دماغی سے ہوں ہاں کرتی رہی --
وہ سب کے ساتھ ہوئے بھی وہاں نہ تھی --
ماما کو اچھی لگی اس کی بشر کو لے کر اس
"possesivenes" ..



بشر ا، سرا کے کمرے کا دروازہ ہلکے سے ناک کر کے اندر آیا --

اسرا ابھی بھی شاید سو رہی تھی
بشر آہستہ سے کرسی گھسیٹ کر اس کے پاس بیڈ کے
قریب ہی بیٹھ گیا ---

اسراء اب طبیعت کیسی ہے "؟؟؟"

وہ بہت آہستہ لہجے میں بولا --

بشر کی آواز سن کر اس نے مندی مندی سی آنکھیں کھولیں --

بشر نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ماتھا اور گال چھوا --

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

بخارا ب کم تھا مگر پورے طریقے سے اترا نہیں تھا
کیا ہوا ہے تمہیں ؟؟؟؟"۔۔

ایک ہی دن میں کیا حالت بنا لی ہے تم نے اپنی ؟؟۔۔۔"

اسراء بشر کا محبت بھرا لہجہ دیکھ کر مزید اپنے آنسوؤں پہ
بندھ نہ باندھ سکی۔۔

"ارے یہ کیا تم رو کیوں رہی ہو ؟؟؟"

"سب خیر تو ہے ؟؟؟"

اگر کوئی بات ہے جو پریشان کر رہی ہے تو "

مجھ سے شیئر کرو۔۔۔"

اگر مجھے کچھ سمجھتی ہو تو۔۔۔"

پلیز مگر یوں اس طرح نہ روؤ۔۔۔"

چلو ایک کزن سمجھ کر نہیں تو ایک اچھا دوست سمجھ "

کر ہی اپنا دل ہلکا کر لو۔۔۔"

بشر کو لگا شاید وہ اپنی ماں کو یاد کر کے رو رہی ہے۔۔
وہ چاہتا تھا اس کے دل کا غبار نکل جائے ایک دفعہ ہی
اچھی طرح۔

اسراء نے اس کو اپنا محسن سمجھا اور حمدان سے اپنے
نکاح کے بارے میں بتانے کا فیصلہ کیا۔۔

بشر میرا بچپن میں۔۔۔"

ایک منٹ زرا رکنا۔۔۔"

اسراء کی بات ادھوری ہی رہ گئی تھی۔۔

جب حمدان کی اپنے موبائل پر آتی کال دیکھ کر اس نے اسراء کی بات کاٹی۔۔

سلام دعا کے بعد حمدان نے اپنی بے چینی چھپاتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔

..... اور سب خیریت ہے؟؟؟۔۔

ہاں یا ر شیری سب خیریت ہی ہے۔۔

کیا ہوا تیرا لہجہ کیوں اتنا افسردہ سا ہے؟؟؟۔۔

اصل میں اسنے اسراء کی بے قراری میں فون کیا تھا۔۔۔

حمدان کی مجبوری تھی اسراء کا نمبر اس کے پاس نہیں تھا۔۔

بس میری کزن کے پاس آیا تھا۔۔۔

اچھا اچھا وہی جو کل طبیعت خرابی کی وجہ سے نہ " اسکی تھی۔۔

اسراء لا تعلق سہی آنکھیں موندے لیٹی تھی۔۔

اسکو علم ہی کہا تھا کہ فون پر وہی ستمگر موجود ہے۔۔

اب کیسی طبیعت ہے ان کی؟؟

حمدان نے اپنے لہجے میں لاپرواہی سمو کر کہا۔۔

اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ابھی بھی بخار ہے میں اس کے پاس ہی بیٹھا ہوں۔۔۔

صبح سے اس کے کمرے میں۔"

حمد ان کی مٹھیاں غصے کی شدت سے بھینچتی جلی گئیں۔

چیک کیا تو نے ٹیمپریچر "؟؟؟"

اس نے غصے کی شدید اٹھتی ہوئی لہر کو دباتے ہوئے
پوچھا

ہاں ابھی گال چھو کر دیکھا تھا ہلکا ہلکا ابھی بھی ہے۔۔۔"

بس میں ابھی اس کو بٹھا ہی رہا تھا بیڈ پہ ناشتے کے لئے
تو تیرا فون بج اٹھا۔۔۔"

بشر کی اگلی بات سن کر حمدان کی آنکھوں میں گویا خون
اتر آیا تھا۔۔۔

اس نے مزید کچھ بھی کہے بغیر فون بند کر دیا اور بشر
ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا

اسرا چونکی جب فون ڈس کنیکٹ ہو جانے کے بعد بشر نے
ہیلو حمدان کہے کہے کے فون کو گھورا۔۔۔

"ہاں اب بتاؤ کیا کہہ رہی تھی "؟؟؟"

مگر اس کے لبوں پہ تالا لگ چکا تھا۔۔۔

نہیں بس کچھ نہیں۔۔۔"

وہ ٹال گئی۔۔۔

اچھا چلو اٹھو میں تمہارے لئے اپنی ناشتے کی پلیٹ ہی " ڈائننگ ٹیبل سے اٹھا لایا"۔۔

اٹھو شاباش"۔۔

وہ اس کو چھوٹے بچوں کی طرح پچکار رہا تھا۔۔

اسراء اسکی اتنی فکر دیکھ کر خود کے لئے۔۔۔

اس کو منہ نہ کر سکی۔۔

نقابہ سے اٹھنے لگیں جب بشر نے اس کو سہارا دے کر اٹھایا۔۔

وہ بشر کے ہاتھ کے گھیرے میں تھی۔۔۔

جب حجاب اچانک کمرے کا دروازہ دھڑ سے کھول کر آگئی۔۔

بشر اسراء کو بٹھا چکا تھا اور حجاب کو مکمل طور پر اگنور کر رہا تھا۔۔

وہ ان دونوں کو اس طرح دیکھ کر اندر تک سلگ گئی۔۔

حجاب اوپری دل سے بشر کے سامنے اس کی طبیعت پوچھ کر چلی گئی کمرے سے



ادھر حمدان پوری طرح سے آگ کے دہکتے ہوئے شعلوں کی زد میں آ چکا تھا۔۔

"کوئی کیسے تمہیں ہاتھ لگا سکتا ہے؟؟؟"

"کیسے تمہارے گال کو چھو سکتا ہے؟؟؟؟"

بشر اس کا بہت اچھا قریبی دوست صحیح مگر وہ اس وقت صرف اسراء کا شوہر بن کر سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔
اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسراء کو کسی بھی طرح وہانسے غائب کر دے۔۔

بس تم ایک دفعہ میری دسترس میں آ جاؤں "۔۔۔"
حمدان کے دل میں اسراء کے لئے منفی خیالات گردش کرنے لگے۔۔

وہ ہر گس بھی شکی نہیں تھا وہ تو اس طرح کے کمزور
ضرف مردوں کو لعنتیاں ملامتیاں بھیجتا کرتا تھا۔۔۔
لیکن اسراء اس کو اس مقام پر خود لا آئی تھی۔۔۔
وہ بھول گئی تھی؟؟؟

یا جان کر بھی انجان بن نہ چاہ رہی تھی؟؟
کہ وہ اس کا شوہر ہے وہ اس سے زیادہ دن اس طرح بھاگ
نہیں سکتی۔۔

مر دچاہے کتنا اچھا ہی کیوں نہ ہو پر اپنی بیوی کے لئے
پوسیسو ہی اچھا لگتا ہے۔۔



حجاب اب تیار ہو رہی تھی ایئرپورٹ نکلنے کے لئے
موٹ البتہ اوف ہی تھا --

بشر جب کمرے میں آیا تو ایک نظر اس کے گول گپے کی
طرح کچوری ہوتے منہ پر ڈالی --

بشر کو ہنسی آگئی وہ جو باہر سے غصے میں سوچتا آیا
تھا کہ --

یہ کر دے گا وہ کر دے گا -- " "
خوب سنائے گا -- " "

آج تو وہ حجاب کی طبیعت ہرن کر دے گا -- " "

اس چھوٹی سی جلیبی کی طرح سیدھی و معصوم لڑکی کو
دیکھ کر بشر کا سارا طنطنہ اور اکڑ --

کمرہ کا دروازہ بند کرتے ہوئے --

و ہیں وہ بھی کہیں باہر ہی بند ہو کر رہ گئی تھی --

اور ہمیشہ جب سے وہ اس کی زندگی میں آئی تھی یہی تو
ہوا تھا کہ وہ جب جب اس کی طبیعت صاف کرنے کی ٹھان
تا تھا ---

تب تب حجاب کی کوئی معصوم سی شرارت اس کے دل و
دماغ کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیتی تھی -

اور وہ گھنٹوں اس کے حصار میں قید ہو جاتا --

وہ لڑکی ان سات ماہ کے عرصے میں اس کی زندگی بن
چکی تھی ---

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ کس طرح سے اس کی لگائی ہوئی مرچوں کا حساب برابر کرے گا ---

مرچی لگاؤ کا میں سجنی کے نام کی "۔۔۔"

اب تم بچ کرتو دکھاؤ پہلجڑی"--

وہاں تو تم ہو گی میں ہوں گا اور بس ہمارا کمرہ ، تنہائی " برررررےےےےے " ---

اس دفعہ اینٹ کا جواب ایسے پتھر سے دوں گا"۔۔"کہ تم "مجھ سے پنگا لینے سے پہلے سو دفعہ نہیں بلکہ کروڑوں دفعہ سوچو گی"۔۔۔

ماما بابو خا کو تو چمچہ بنائے کے بجائے پورا اپنا بیلچہ ہی بنا لیا ہے۔۔۔

اس بل بتوڑی نہیں ۔۔"

"دوری نہ رہے کوئی"

" آج اتنے قریب آؤ "

"میں تجھ میں سما جاؤں"

تم مجھ میں سما جاؤ "۔۔ن"

پشہر کمرے میں گنگناتا ہوا تیار ہونے لگا۔

حجاب حیران تھی کہ ابھی تک یہ لسوڑہ پھوٹا کیوں نہیں؟
؟؟

کیا اس کی اسکن چمپینزی کے جیسی ہے جو اس پہ "مرچوں کا اسر ہی نہیں ہوا ؟؟؟"۔۔
وہ شیشے کے سامنے بال سلجھاتے ہوئے سوچ رہی تھی۔۔۔
اس کو بشر کا اطمینان ہضم نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔



آریج کی کل پریزنٹیشن تھی وہ اس کی تیاری کرتے کرتے
جب تھک گئی تو کچن سے چائے بنا کر کپ لیکر تھوڑی
دیر ہوا خوری کرنے کے لئے لان میں آ کر بیٹھ گئی۔۔
اپنی شادی کے دن اب نہیں دور ہیں۔۔۔"

"میں بھی تڑپا کروں تو بھی تڑپ کرے"

ابھی اس نے چائے کا دوسرا سپ ہی لیا تھا۔۔
جب نہ جانے کہاں سے زوار آدھمکا اور ایک لوفرانہ ادا
سے اپنی گولا گنڈاسی ڈارک آتشی اور گولڈن شرٹ کا کالر
سیدھا کر کے فحش قسم کا گانا گانے لگا۔۔

یہ اپنا افہیم چیوں والا بھو تالے کر و ہیں کہسکو "
موجود ہوں۔۔۔" full tunn جہاں تم جیسی
میرے سامنے سے یہ اپنا گوریلا جیسا منہ لے کر دفعان "
ہو جاؤ۔۔۔

نوار اس کی تمام باتیں اک کان سے سن کر دوسرے کان

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

سے نکال رہا تھا۔
اور بڑی کمینگی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پہ تھی کہ
جیسے اس نے اریج کو فتح کر لیا ہو۔
اریج کے دل سے اب مار مار کھا کھا کے اندر کا ڈر خوف
ختم ہو گیا تھا۔---

شاید وہ اس مار کی عادی ہو گئی تھی۔
رہنے دو تم ایک کام کرو ڈیڈی اور اپنی اس سویٹ '
سکسٹین بہن کے پاس جا کے خوب اپنا یہ پگ جیسا گلا
پھاڑ پھاڑ کر روؤ اور بتاؤ۔"
میں نے تمہاری اوقات گدھے سے بھی بد تر کر دی ہے "
اور خوب چیخ چیخ کے رو نہ تاکہ وہ تمہیں جلدی سے
لولی پاپ دے کر چپ کرا دیں اور پھر تم تالیاں بجانا خوش
ہوں گے۔"---

یہ کہ کروہ اپنا چائے کا مگ اٹھا کر واپس اپنے کمرے میں
جا کر بند ہو گئی۔

ماہ بعد اس کی شادی زوار کے ساتھ کرنے کے آرڈر 4
جاری ہو چکے تھے۔

ان چار ماہ کا بھی صرف اس لئے انتظار کیا گیا تھا تاکہ
سبحان آسکے۔---

وہ اب ہر احساس اور جذبات سے عاری ہو چکی تھی اس

کو کسی بھی چیز سے سروکار نہیں رہا تھا ---



حجاب اور بشر کو گئے ہوئے 2 گھنٹے بھی نہیں ہوئے
تھے جب ماما گھرائی ہوئی بابا کے پاس آئیں۔۔

کیا ہوا سب خیریت تو ہے "۔۔"

جی۔۔ جی۔۔۔ نہیں "۔۔"

ماما کی آنکھوں میں آنسو تھے
اسراء تو ٹھیک ہے نہ اور تم رو کیوں رہی ہو "؟؟؟"۔۔
اسداء تو ٹھیک ہے مگر آپ کے ----

ماما گھبرا کر سہیل صاحب کے پاس آئی
"کیا ہوا سب خیریت تو ہے نا؟؟؟"

جی۔۔ جی۔۔ نہیں "۔۔"

سائرہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو تھے --
اسراء تو ٹھیک ہے نا اور تم رو کیوں رہی ہو "؟؟؟"
ہاں آسرا تو ٹھیک ہے مگر آپ کے "۔۔"
کیا ہوا ہے "؟؟؟"

پہلے سکون کا سانس لو اور مجھے صحیح سے بتاؤ "۔۔"
وہ انیس بھائی جان کی حالت بہت خراب ہے ہمیں ابھی
اور اسی وقت کیسے بھی کر کے اسلام آباد نکلنا ہوگا "۔۔"

ابھی ابھی بھابھی کا فون آیا تھا بھائی صاحب کی حالت " دوبارہ سے بگڑ گئی ہے ڈاکٹر نے انکو 24 گھنٹوں کا وقت دیا ہے۔"

وہ ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر بولتی چلی گئیں
آخر کو ان کے اکلوتے جیٹ زندگی اور موت کی جنگ لڑ
رہے تھے۔۔

سائبرہ کی بات سنکر سہیل صاحب کے بھی حواس معطل ہو
گئے۔۔۔

اور وہ اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے بولے۔۔
چلیں آپ تیاری کریں میں ٹکٹس کر آتا ہوں "۔"
جاتے ہوئے وہ پلٹے اور سائبرہ بیگم سے کہنے لگے کہ۔۔۔
لیکن سائبرہ اسرا کو کیسے تنہا چھوڑ سکتے ہیں؟؟؟۔"
ہاں یہ تو آپ ٹھیک کہے رہے ہیں مگر اس کو لیجہ بھی "
تو نہیں سکتے اس کی طبیعت ہی ایسی نہیں ہے "۔"
سہیل صاحب صحیح معنوں میں اسرا کو لے کر فکر مند ہو
رہے تھے۔۔

یہاں ان کا کوئی رشتہ دار بھی نہیں تھا سب ہی اسلام آباد
میں مقیم تھے۔۔

اگر ایسا ممکن ہو جائے کہ بی اماں اسراء کے پاس "
آجائے؟؟۔"

سائرہ بیگم کو خیال آیا کہ اگر ایسا ہو جائے تو آسرا کی طرف سے ان کی پریشانی قدرے دور ہو جائے گی۔۔۔
سہیل صاحب کو ان کی یہ تجویز مناسب لگی۔۔
کیونکہ اس وقت بی اماں کے علاوہ کوئی ان کو بھروسہ کے قابل نہ لگا تھا۔۔

سہیل صاحب نے ٹائم زایہ کیے بغیر فوراً حمدان کے گھر فون کھڑکھڑایا۔۔

اسلام علیکم۔۔"

"جی وعلیکم السلام صاحب کون بات کر رہے ہیں؟؟؟"
جی میں سہیل بات کر رہا ہوں بشر کا والد مجھے بی اماں سے بات کرنی ہے۔۔۔"

جی بہتر۔۔"

اور کچھ ہی لمحوں میں بی اماں لائن پر تھیں۔۔
بی اماں کو تمام صورتحال بتا کر انہوں نے اپنے گھر رہنے کے لیے کہا۔۔

مگر بی اماں حمدان کے خیال سے راضی نہ ہوئیں اور اسراء کو بے فکر ہو کے اپنے پاس چھوڑ کر جانے کے لئے کہا۔۔

سہیل صاحب اور سائرہ کو ان کی یہ تجویز بھی بری نہ لگی اور سمجھ میں آئی۔۔۔



آپ میری اور اپنی پیکنگ کریں نہ جانے کتنے دن لگ جائیں آسرا کو دیکھ لو زرا میں"۔۔۔

سہیل صاحب سائرہ سے گویا ہوئے۔۔۔

وہ آسرا کے کمرے میں آئے آسرا بیڈ پہ نیم دراز سوچ کی وادی میں گم تھی۔۔۔

یہاں تک کہ وہ سہیل صاحب کے کمرے میں آکر اس کے پاس موجودگی کو بھی محسوس نہ کر سکی۔۔۔

"آسرا میرے بچے اب کیسی طبیعت ہے؟؟؟"

اسراء ان کی آواز پہ واپس ہوش کی دنیا میں آئی اور دوپٹہ ٹھیک کر کے ادب سے ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

جی خالو اب ٹھیک ہوں"۔۔۔

اس کی نقابت زدہ آواز نکلی۔۔۔

بیٹا اپنا خیال رکھو تم میری بیٹی ہو بڑی اور میں اپنی بیٹی کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں"۔۔۔

سہیل صاحب اس کو ایک باپ کی طرح محبت اور شفقت سے سمجھا رہے تھے۔۔۔

بیٹا میرے بھائی کی طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے ہمیں فوری اسلام آباد کے لئے نکلنا ہوگا"۔۔۔

سہیل صاحب نے اسراء کو تمام صورتحال سے آگاہ کیا اور اس کو بتایا کہ وہ اس کو اپنی ایک "عزیز" کے گھر چھوڑ

رہے ہیں یہاں ملازموں کے بیچ میں اس کو تنہا نہیں چھوڑ
سکتے۔۔۔

اسراء خاموش رہیں اور چپ چاپ خالو کی بات پر سر
جھکا گئی۔۔۔



خالہ اور خالو اسراء کو حمدان کے گھر چھوڑ کر بی اماں
کے حوالے کر کے جاچکے تھے۔۔

ہائے میری دہی تو بہت بیمار ہے آچل بیٹھ میرے پاس "
پتری۔۔

اسراء کو پر خلوص سی بی اماں بہت اچھی لگیں
جی آنٹی۔۔

اور مجھے آنٹی مت کہو تم میرے پوتے جیسی ہی ہو "
میرے لئے مجھے بی اماں ہی کہو۔۔

اسرا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

پھر عشاء کے بعد بی اماں کے ساتھ کھانا کھا کر وہ تھوڑی
دیر صوفے پر بیٹھی۔۔

جب اس کو خیال آیا کہ کیا اس گھر میں اور کوئی نہیں ہے
بی اماں کے علاوہ مگر اس کو پوچھا مناسب نہ لگا۔۔

اچھا بیٹا میں اب سو نگی تم اوپر جاؤ وہاں 'پرلی' طرف "
تمہارا کمر تیار کروا دیا ہے۔۔۔

پرلی طرف "؟؟؟؟؟" آسرا کو پرلی کا مطلب سمجھ نہیں آیا وہ رائٹ لیفٹ یا دائیں بائیں ہی جانتی تھی ۔

ابھی اس نے پوچھنے کے لئے لب وا ہی کیے تھے کہ بی امّاں عشاء کی نماز کیلئے نیت باندھ چکی تھیں۔۔۔ وہ اوپر تو آ گئی مگر اس کو پرلی طرف کا کمرہ نہیں مل رہا تھا ۔

ہوسکتا ہے یہی ہو ایک کمرے کا دروازہ تھوڑا کھلا دیکھ " کر اس کو لگا شاید یہ کمرہ ہی اس کے لیے کھولا گیا ہے۔۔" وہ کمرے کے اندر داخل ہو گئی کمرہ انتہائی خوبصورت انداز میں ڈیکوریٹڈ تھا ۔

بیج وائٹ اور ڈارک چاکلیٹی کلر کی تھیم دی گئی تھی پورے کمرے کو۔۔۔

اسرانے پورے کمرے کا جائزہ لینے کے بعد اپنا سامان سائٹ پر رکھا اور عشاء کی نماز کے لئے وضو کرنے چلی گئی ۔



حمدان رات دیر سے گھر پہنچا اور بغیر کسی کو جگائے اپنے کمرے کی طرف بڑھا کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا ۔۔۔

سردیوں کی راتیں ہر سو خاموشی کا راج

گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز پورے ماحول میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی ---

اس نے لائٹ ان کی پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا --

اسی وقت اسراء واش روم سے باہر نکلی۔

حمر ان کو کمرے میں پا کر اس کی آنکھیں خوف کی زیادتی سے پھٹی پڑھ رہی تھیں۔ ---

حمدان اپنی گھڑی اتار کے جیسے ہی مڑہ اسراء کو اپنے کمرے میں رات کے اس پہر بیچ و دبیلے استادہ یکھ کے حیران رہ گیا --

اسرا ہاف سلیو کی شارٹ شارٹ اور ڈھیلا ڈھالا ٹراؤزر پہنے ہوئے تھی۔

حمدان ان کی نظریں یکلخت اسراء کے و جود کے نشیب و فراز میں الجھ کر رہ گئیں۔

حمران کو سامنے دیکھ کر اسرا شرم اور سراسیمگی سے اپنا دوپٹہ ادھر ادھر تلاشنے لگی۔



بشر اور حجاب دبئی پہنچ چکے تھے اور آب اپنے ہوٹل شیرٹن 4-0 بر دبئی میں تھے --

تم فریش ہو لو جب تک میں کھانے کا آرڈر کرتا ہوں۔۔۔"

بشر نے حجاب کو کہا جو محض دو گھنٹے کے سفر سے ہی تھک چکی تھی۔۔۔

اور اب صوفے پر سر ٹکا ئے آنکھیں موندے نیم دراز تھی۔۔۔

آج 7 بجے میری ایک کلائنٹ سے میٹنگ ہے اس کے بعد رات میں ڈیرہ دبئی کی طرف چلیں گے۔۔۔"

بشر نے پروگرام بتایا۔۔۔

"ابھی ریسٹ کرنا ہے تو کر لو رات میں پھر مجھے مت کہنا کہ میں نے تھکا دیا۔۔۔"

وہ زو معنی لہجے میں بولا۔۔۔

بشر پہ پھر سے شوخی سوار ہو رہی تھی۔۔۔

ہاں ویسے بھی آپ کے منہ ہی کون لگنا چاہتا ہے "؟؟؟؟"

حجاب سوٹ کیس میں سے کیڑے نکالتے ہوئے بولی۔۔۔

تم منہ لگنا نہیں چاہتی تو کیا ہوا مجھے تو لگنے دو اپنے منہ۔۔۔"

بشر مزید پٹری سے اترا۔۔۔

حجاب بھی اب پہلے جیسی کوئی اتنی کمسن نہیں رہی تھی۔۔۔

بشر کے ساتھ رہے کے کچھ کچھ اس کی اور اپنے درمیان رشتے کے تقاضوں کو سمجھنے لگی تھی۔۔۔

بشر کی قربت اور اسکا لمس اسے بہت کچھ سمجھا چکا تھا اور وہ خود بھی بشر کے بارے میں اکثر سوچنے لگی تھی۔۔۔

اسرا اور بشر کو اتنا قریب دیکھ کے وہ اپنے کمرے میں آئی اور اپنی دوست آریج کو فون کر کے دل ہلکا کیا۔۔۔ آریج نے بہت چاہا اس کے دل سے بشر کے لئے آئی بدگمانی اور شک کی دیوار کو مٹانا۔۔ مگر حجاب کی اپنی ہی منتقین تھیں۔۔

آریج نے ہر ممکن کوشش کی حجاب کو اس کے اور بشر کے رشتے کے اتار چڑھاؤ اور باریکیاں سمجھانے کی۔۔ حجاب تم اپنی حرکتوں سے اپنے شوہر " کو خود اس مقام پر لے کر آؤں گی۔۔۔۔

اگر وہ اس بارے میں سوچ بھی نہیں رہا ہو گا تو تمہاری حرکتوں سے عاجز آ کر وہ ضرور اس قسم کی روش اختیار کر سکتا ہے۔۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے وہ اس کو ایز آ سسٹر ڈیل کر رہا " ہوں۔۔

تمہاری انہی حرکتوں سے وہ تم سے بدظن ہو جائے گا۔۔ " آریج نہیں چاہتی تھی کہ حجاب کا کسی بھی طریقے سے گھر خراب ہو یا اس کے اور اس کے شوہر کے درمیان ناچاقی پیدا ہو۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ حجاب کو اس کی باتیں سمجھائیں یا نہیں مگر وہ حجاب کو لیکر خود بہت پریشان ہو چکی تھی

--- Page | 203

حجاب ایک تیکھی نظر بشر پہ ڈال کر اپنے کپڑے باہر ہولڈر پہ ٹانگ کے ٹاؤل لیے شاور لینے چلی گئی۔۔۔
چل بشر اب لگ جاکام سے۔۔۔

اب تیرے جسم پہ لگائی ہوئی مرچوں کے ایک ایک " ذرے کو برف میں بدلنے کا ٹائم ہو چکا ہے "۔۔۔
پشر تیزی سے اٹھا اور حجاب کے لٹکائے ہوئے سوٹ کو اپنے پاس بیڈ پہ رکھ کر وہیں دراز ہو گیا۔۔۔
ٹی وی چلا کر ایکشن مووی کا چینل لگا کر ریموٹ سائیڈ پر رکھ دیا۔۔۔

مووی ابھی شروع ہی ہوئی تھی وہ انہماک سے مووی دیکھنے میں مشغول ہو گیا۔۔۔
اب بن بتوڑی میرے دل جگر پھیپڑے سب کو ٹھنڈک ملے گی۔۔۔

اج بھری محفل میں کوئی بد نام ہو گا
بشر مسکراتے ہوئے گنگنائے لگا۔۔۔



اسراء کو کیا پتا تھا کہ رات میں اس پے یہ فتاد ٹوٹ پڑے گی ---

وہ صرف رات میں اس طرح کی کپڑے پہنتی تھی --
حمدان اس کی بوکھلاہٹ اور شرم سے اٹھتی جھکتی پلکوں
کے حسین منظر کو معبوت سا دیکھتا رہ گیا --
پلیز میرے قریب مت آنا "---"
اسراء نے ایک قدم پیچھے ہوئی تھی --
کیوں میرا قریب آنا میرا چھونا تمہیں بہت تکلیف دیتا ہے "---"
؟؟؟؟

حمدان کو دوبارہ اس کا بشر سے اتنا قریب ہونا یاد آ گیا ---
مم --- میں کب بشر کے قریب ہوئی "؟؟"
اسراء لڑکھڑاتی آواز میں بولی ---
اس کے دل میں حمدان کی وحشت و دہشت پورے طریقے
سے اپنے پنچے گاڑ چکی تھی ---
وہ نازک سی لڑکی کو بخار کی زیارتی سے پہلے ہی
آدھی ہوئی وہی تھی ---
حمدان کے سامنے تو بالکل نازک سی بے ہمت کانچ کی
گڑیا ہی تھی ---
حمدان نے اس کا بازو کھینچ کر اس کو خود سے قریب کیا

وہ ایک جھٹکے سے ہی اس کے سینے میں چھپ سی گئی
--

پلیز مجھے چھوڑ دیں ---"
اسراء مزاحمت کرتے ہوئے ڈرتے ڈرتے بولی--
حمدان اس پر مزید جھکا اور اس کے کان کے قریب جا کر
بولا --

یہ تمہاری بھول ہے کہ اب تم مجھ سے بھاگ سکو گے "
--

وہ حمدان کی بانہوں کے حصار میں قید بری طرح کانپ
اور سسک رہی تھی ---

حمدان اس کے بخار سے تپتے وجود کو اپنی بانہوں میں
بھر کر بیڈ پہ لایا اور کسی نازک سی گڑیا کی طرح بیڈ پر
لٹا دیا ---

اور دوسری طرف خود آ کر بیٹھا ---
اس کو اپنے برابر میں بیٹھتے دیکھا اسرا گھبرا کر وہاں
سے اٹھنے لگی ---

خاموشی سے ادھر بیٹھی رہو ' -- "
شوہر ہوں تمہارا کوئی شکاری نہیں جو تمہیں نگل جاؤں "
گا --

اسراء اس کی بات سن کر مزید خوفزدہ ہو گئی ----

اور اس نے بیڈ پہ پڑھا کمفرٹر اپنے وجود پر پھیلا لیا ---
حمدان کو اس کی اس ادا نے بہت ٹریکٹ کیا ---
میں ابھی آ رہا ہوں اور خبردار اگر تم یہاں سے ہلیں بھی "
تو یاد رکھنا ---"

آئی تم یہاں اپنی مرضی سے ہو مگر اب جانا تو دور کی "
بات حرکت بھی تم میری مرضی سے کروں گی" ----
حمدان تھوڑا جھک کر اس کی چٹپہ کے بل کھولتے ہوئے
بولا --

اسراء نے اپنی مٹھیوں میں کمفرٹر کو سختی سے دبوچ لیا

اور آنکھیں میچ لی --
حمدان اس کو گہری نظر وں سے دیکھتے ہوئے بولا ----
اور اگر تم نے کوئی بھی الٹی سیدھی حرکت کی تو یاد "
رکھنا رحم تو دور کی بات میں وہ کر سکتا ہوں جو تمہارے
فرشتوں کو بھی علم نہیں ہو گا --"

وہ سختی سے وارننگ دیتا باہر نکل گیا ---
اسراء کا پورا جسم خوف کی شدت سے کانپ رہا تھا
حمدان جب کمرے میں واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں دودھ
کا گلاس اور میڈیسن تھی ----

وہ آسرا کے قریب آیا اور اس کو
سہارا دے کر بٹھانے کے بعد اپنے ہاتھ سے دودھ کے ساتھ
میڈیسن دی ---

اسراء بغیر کوئی چون چرا کئے ایک لمحے میں ہی گڈ
سے اتار گئی ---

اے میرے رب مجھ پر رحم کر یہ شخص مجھے نہیں
بخشنے والا یہ مجھے بہت مارے گا پیٹے گا" ---

دودھ کا خالی گلاس حمدان نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔۔۔
وارڈروب کھول کر نائٹ ڈریس نکال کر شرٹ وہیں بیڈ پہ
پھیکی اور ہاتھ روم میں گھس گیا ---

فریش ہو کر وہ بغیر شرٹ کے باہر نکلا واش روم سے۔۔۔
اسراء کی اٹھی پلکیں واپس جھک گئی اور وہ اپنے
پاؤنسکیڑ کر خوفزدہ سی بیڈ کے سرہانے سے جا لگی
جب حمدان آگے بڑھا اور ایک نظر --
سراسیمہ سی اپنی بیوی پر ڈالی۔۔۔

حمدان کے لبوں پہ بڑی دلفریب مسکراہٹ ابھری تھی۔ -
وہ اسراء کی دوسری طرف آکر لیٹا اور ایک ہاتھ سے اس
کو کھینچ کر اپنے بازوؤں پر لٹا لیا ---

اسراء نے تھوڑا کھسکنے کی کوشش کی جب حمدان نے
کہا --

میں بہت تھکا ہوا ہوں اور اب کسی بھی قسم کی فضول "

حرکت کی تو پھر تم سمجھدار ہو کہ اس وقت کیا ---- کیا نہیں ہوسکتا "---

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے خاموشی سے سو جاؤ اور "مجھے بھی سونے دو" ---

حمدان نے اس کی طرف کروٹ کی اور اپنے دوسرے ہاتھ سے آہستہ آہستہ اس کے بال سہلاتا رہا آسرا سکون کی دوائی کی وجہ سے فوری نیند کی وادی میں اتر گئی ---- جبکہ حمدان ابھی بھی یقین کرنا چاہ رہا تھا کہ واقعی اس کی محبت--

اس کی تلاش---

اس کے اتنے قریب اس کی دسترس میں ہے ---



فرح کی طبیعت دن بدن گرتی جا رہی تھی مگر ڈاکٹر کے مطابق کوئی ایسے خطرے کی بات نہیں تھی کچھ وومنز کے ساتھ ایسے معاملات ہو جاتے ہیں ----

سمیر نے اس دوران اس کا بہت اچھی طرح ہر طریقے سے خیال رکھا تھا ---

وہ سمیر کی اتنی کیئر دیکھ کے لڑنے جھگڑنے سے باز آ چکی تھی---

بس اب وہ دن گن رہی تھی اس کی پریگننسی کا تھرڈ ٹرائمنسٹر ختم ہونے میں دو چار دن ہی بچے تھے---



حجاب نے شاور لینے کے بعد و اش روم کا دروازہ
تھوڑا سہ کھول کر ہاتھ بڑھایا کپڑے لینے کو ---
کپڑے کہاں ہیں یہی تو لٹکائے تھے "؟؟؟؟" ---
حجاب اندر سے چیخی۔۔
لگتا ہے کسی کو میری ضرورت ہے۔۔"
بشر نے ٹی وی کا والیوم مزید تیز کر کے وہیں سے لیٹے
لیٹے ہانک لگائی ---
کپڑے کہاں ہیں میرے ہٹلر "۔۔"
وہ غصے سے داڑھی ۔۔
حجاب نے ہمت کر کے واش روم کے دروازے سے سر
تھوڑا سا باہر نکالا ۔۔
بشر نے اس کو جھانکتا دیکھ کے پوری بتیسی کی نمائش
کرہتے ہوئے کہا ---
کیا کہہ رہی ہوں آواز نہیں آ رہی "۔۔۔۔۔!"
ل"گتا ہے تم نے مجھ سے کل رات کا بدلہ لیا ہے "۔۔ وہ
بولی۔۔
کیوں کیا کیا تھا کل رات تم نے بن بتوڑی "؟؟؟؟"۔۔"
"کچھ کیا تھا کیا "؟؟؟؟"

دیکھیں پلیز کسی اور طریقے سے اپنا بدلہ پورا کر لے گا " ابھی پلیز کپڑے دے دیں " ---

حجاب اب التجائیہ آواز میں بولی ---

کپڑے چاہئے ہیں نہ آواکر لے لو یہ رہے " ---

بشر نے بیڈ پہ رکھے کپڑوں کو ہاتھ میں اٹھا کر کہا حجاب کو آدھے گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تھا کھڑے کھڑے

آپ کو احساس ہونا چاہیے میں اتنی دیر سے ہاتھ روم میں کھڑی ہوں اور آپ ہیں کہ اپنی مستیوں میں لگے ہیں " ---

ویسے مستیاں تو ابھی شروع ہی کہاں کی ہیں میں نے؟؟؟ وہ ٹھنڈی آہ بھر کر بولا۔ --

تھوڑا تو احساس کریں " ---

وو رو دینے ہوئی --

اچھا اچھا احساس " ---

تم نے احساس کیا تھا رات میں میرے بستر پہ لال مرچ جھڑکتے ہوئے " ---

" _ میں نے تو کوئی لال مرچیں نہیں چھڑکیں " وہ مکر گئی۔ ---

اچھا تمہارے فرشتے آئے تھے مجھے مجھے لگانے کے لئے خاص طور پر " ---

پتا بھی ہے کچھ کہا کہا مجھے تمہاری لگائی ہوئی مرچوں سے جلن نہیں ہوئی؟؟؟"

بشر کو پھر سے اپنے ساتھ ہوئی واردات یاد آگئی -----

اچھا سوری پلیز ابھی تو دے دیں ---"

ایک دفعہ کپڑے مل جائیں پھر دیکھنا کل تو صرف مرچی ہی لگائی تھی نہ اب دیکھنا دہکتے ہوئے کوئلے سے تمہاری مرمت کرو گی ---"

--

باہر تو نکلنے دو ذرا مجھے ---"

وہ خود سے بولی - -

کیا کہا آواز نہیں آئی ---؟؟؟"

کہانہ سوری ---"

لگتا ہے میرے کان میں کچھ چلا گیا ہے آواز کی نہیں آ رہی ---"

آواز نہیں آرہی تو پلنجر دوں کیا؟؟؟؟؟"

اس سے کان کے پردے بھی کھل جائیں گے ---"

ایک گھنٹے سے کھڑے کھڑے حجاب کے پیر شل ہو رہے تھے ---

دماغ اس کا پھر سے گھومنا شروع ہو گیا تھا ---

بن بتوڑی یار میرے پیروں میں بہت درد ہے ایک کام کرو " آکر لے لو مجھ سے تو اٹھا ہی نہیں جا رہا "-----
بشر نے اپنے پیروں کو زور زور سے دباتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے ٹھیک ہے نہیں چاہیے مجھے اپنے کپڑے "----"
ہیں تو کیا میں آنکھیں بند کر لوں؟؟؟ "۔۔"

نہیں میں ان کو ٹوتہ برش سے پھوڑ دونگی پھر نہ رہیں " گئی آنکھیں نہ کرنا پڑے گی بند "۔۔۔

بتاؤ نہ میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں تمہیں بہار آنا ہے " کیا؟؟؟

کب تک یوں اس طرح شرما تی رہو گی میں اٹھ نہیں سکتا " تو کیا ہوا آنکھیں تو بند کر ہی سکتا ہونا "۔۔۔

بشر نے اپنا ہاتھ آنکھوں پہ رکھ رکھ کر کہا اور دو انگلیوں کو تھوڑا سا چاک کر کے حجاب کو دیکھا ۔۔۔

اب اتنا بھی بے شرم نہیں ہوں "۔۔۔"

وہ معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑ کر بلا ۔۔

نہیں چاہیے مجھے کپڑے "۔۔۔"

وہ یہ کہہ کر دروازہ اندر سے لاک کر کے وہیں کھڑی ہو گئی ۔۔۔

بشر نے گھڑی کی طرف دیکھا جو 6:30 بجا رہی تھی۔۔۔

بشر کو ترس آیا اس پہ مگر پھر دوبارہ اپنے ساتھ کئے
ہوئے اس کے تمام "مظالم" یاد آگئے ۔
حجاب کو اندر کھڑے کھڑے تین گھنٹے ہو چکے تھے اس
کے پاؤں کی درد کی وجہ سے جان نکل چکی تھی ۔۔
پیر تھے کہ سن ہو رہے تھے۔۔
میں نے سوچا تھا یہاں ہم ہنی مون منائیں گے "
اب دیکھو تمہیں ہی مون پہ پہنچا ہوں گی "۔۔۔۔
بشر کے لئے اس کے بدلتے احساسات
اریج کے عقل دینے سے کچھ ٹھکانے پر آئے تھے واپس
دماغ کے زنگ لگے پورشن میں قید ہو گئے تھے ۔۔
بشر کے کلائنٹ کا فون آگیا تھا ۔۔
زندہ ہوں یا مر گئی ہو "؟؟؟؟"۔
کہو تو بریانی کا بندوبست کر ہی دوں "۔۔۔
بشر نے باہر سے ہانک لگائی ۔۔
جاو جاؤ بریانی کے ساتھ ساتھ قورمے کی بھی تیاری کرو "
ورنہ لوگ کہیں گے شوہر کے لیے یہ بھی نہ کر سکیں۔۔۔
اچھا میں جا رہا ہوں میرا کلائنٹ آچکا ہے "۔۔۔
کیڑے ہولڈر پر واپس لٹکا دیے ہیں "۔۔
خود پہن کے چلے جاؤ "۔۔
وہ جل کر بولی ۔۔

خیر مجھے دیر ہو رہی ہے مگر یاد رکھنا بدلہ ابھی پورا " نہیں ہوا ہے رات کو نمٹونگاب پورا پورا --- وہ شوخی سے کہتا روم سے باہر نکل گیا بے ہودہ انسان نہ ہو تو "---



صبح جب اسراء کی آنکھ کھلی تو خود کو کل رات پہلے کمرے میں نہیں پاتی ---

یہ کمرہ وہ تو نہیں ہے جہاں رات میں رکی تھی "----" وہ حیرت سے پورے کمرے کا جائزہ لیتی ہے مگر زیادہ دیر سر کو گھماں نہیں پاتی اس کو ہلکے ہلکے کمزوری کی وجہ سے چکر آنے لگتے ہیں وہ اپنا سر تھام کے بیٹھ جاتی ہے---

رات کی پوری فلم اس کے دماغ پر چل پڑھتی ہے حمدان کا کمرے سے آنا --

اس کو خوف زدہ کرنا ---

دو آدھر خود کے ہاتھ پر سلانا---

اس کو لگا جیسے رات اس نے کوئی بھیانک خواب دیکھا ہو --

دروازے پر ہوتی دستک سن کر وہ خوف سے دروازے کی طرف دیکھتی ہے --

بخار، کمزوری، ڈر اور پریشانی کی زیادتی سے وہ اپنے
حواس کھو بیٹھتی ہے ---



کمرے میں آنے والی کام والی تھی
جب تین سے چار دفعہ دستک دینے کے باوجود بھی اندر
سے دروازہ نہ کھلا اور کوئی آواز نہ آئی تو وہ ناشتے کی
ٹیل پہ حمدان کے ساتھ بیٹھی بھی اماں کے پاس آکر بولی

بی بی جی ام نے بہت دفعہ بچایا مگر کسی نے دروازہ
کھولا تو ہم واپس آگیا --
ارے کہی بچے کی طبیعت زیادہ تو نہیں خراب ہو گئی -
حمدان کا منہ میں رکھنا والا حلق سے نیچے نہیں اتر رہا تھا
اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح اس کا پاس
پہنچ جائے
ہے بھی تو بالکل دھان پان سی آج کل کی لڑکیوں کو ایک
بتاؤ زرا --

نہ جانے کیا ڈائننگ کی پڑی رہتی ہے --
بی اماں اسرہ کے لیے فکر مندی سے بولیں
اے دا نیترا دیکھ کر آپ بچی کو میں تو سیڑھیاں چڑھ ہی
نہیں سکتی ہیں یہ جوڑوں کا درد
وہ بے بسی سے بولیں
بی اماں جی بہتر

حمد آن ایک لمحہ ضائع کیے بغیر کرسی گھسیٹ کر کھڑا ہوا ---

بغیر دروازے پہ دستک دیے وہ ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر اندر گیا

اس کی کلائی کی نبض چیک کی ماتھے اور گردن کو چھو کر دیکھنے کے بعد اس کو اپنے بازوؤں میں بھر کر نیچے بھاگا

ارے دانی کیا ہوا کیوں اتنا بوکھلایا ہوا ہے --
وہ اپنی ویلفیئر گھسیٹتی ہوئی جلدی جلدی آئی --
اما اسکی نفس بہت ہلکی چل رہی ہے اور جسم خطرناک حد تک ٹھنڈا ہو چکا ہے

میں اس کو لے کے فوراً ہوسپتال جا رہا ہوں
جا پتر جلدی جا میری تو بچی کی اس حالت پر جان ہی نکلی جا رہی ہے نہ جانے کیا ہو گیا ہے اس عمر کی لڑکیا
تو بالکل گلاب کی طرح کھلی پڑتی ہیں نہ جانے اس بچی کو کیا ہو کر رہ گیا ہے بالکل سرسوں کی طرح پیلی پڑ رہی ہے --

اماں آپ پریشان نہ ہوں میں بس لے کر جا رہا ہوں یہ کہتا ہوا وہ گاڑی کی طرف بڑھا اور آسرا کو فرنٹ سیٹ پر بٹھانے کے بعد وہ ریش قسم کی ڈرائیونگ کرتا ہاسپتال پہنچا --

ڈاکٹر صاحب کیا ہوا ہے ان کو

ڈاکٹر نے ایک نظر ہمدان پہ ڈالی اور گویا ہوا
آپ ان کے کون ہیں

حمدان لمحہ پر بعد بولا شوہر ہو ۔

آپ کی وائف انتہائی کسی پریشانی میں مبتلا ہے کوئی بھی
ایسی وجوہات جو ان کو پریشان کر رہی ہے اس سے دور
رکھیں ان کو اور اگر اسی طرح یہ پریشان رہیں تو ان کا
نرس بڑیک ڈاؤن بھی ہو سکتا ہے

جی میں پوری کوشش کروں گا کہ کسی بھی بات کو لے
کر ڈپریس نہ ہو

ابھی میں نے ان کو سکون کا انجکشن دیا ہے آپ ان کو
گھر لے جائیں اور کوشش کریں دوائی دینے سے پہلے کچھ
کھلا ضرور دیں

حمدان مصافحہ کر کے اسرا کو لیے باہر آ گیا
گھر پہنچنے کے بعد اسرا کو بی اماں نے زبردستی کھانا
کھلایا ۔۔

اماں بی نے کام والی کو بلا کر کہا اسرا کو اس کے کمرے
میں لے جاؤ

اماں بی میں نے نہیں جانا میں آپ کے پاس ہی رہوں گی
اسراء نے خوفزدہ نظر حمران پہ ڈال کر اماں سے کہا ۔۔
حمدان اسکی بچوں جیسی خواہش کے بے ساختہ مسکرا دیا



بہت بہت مبارک ہو آپ کو نرس نے سمیر کے پاس آکر نازک سی گڑیا تھاماتے ہوئے کہا --

سمیر کی آنکھوں میں آنسو آگئے --

میری ننھی پری تم جانتی ہو تمہیں چھو لینے کا احساس میرے لیے دنیا کا سب سے حسین اور اچھوتا احساس ہے آج مجھے لگ رہا ہے جیسے میں مکمل ہو گیا ہوں دنیا کی سب سے قیمتی شہ قدرت کا سب سے انمول تحفہ بنکر مجھے مل گئی ہو ---

وہ اپنی بیٹی کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے بولا --

سمیر کو اللہ نے بیٹی جیسی رحمت سے نوازا تھا -----
فرح کا صبح بی پی ہائی ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر ز کو پری میچور ڈیلیوری کرنا پڑیں ---

ڈاکٹر ز کے مطابق بچی کی ہارٹ بیٹ سلو ہونا شروع ہو گئی تھی --

فرح کا حبیبی انتہائی خطرناک حد تک شروع کرچکا تھا --
سامنے سے آتی فرح کی موم کو دیکھ کر سمیر ان کی طرف خوشی سے بڑھا گویا کسی سپنے کی کمی وہ پوری کرنا چاہ رہا ہوں ان کی شکل میں ---

اس کو آج حجاب بہت یاد آ رہی تھی وہ بار بار سوچ رہا تھا کہ ابھی اگر یہاں حجاب ہوتی تو وہ اسکو چھونے بھی نہیں دیتی وہ دیوانی تھی بچوں کے لئے اور پھر اپنی بھتیجی کو دیکھ کر تو وہ پھولے نہ سماتی --

مگر بس وی سوچ کے رہ گیا ---
عدل نہ جانے کیوں اس کا اندر سے افسردہ سا ہو رہا تھا --
بہت مبارک ہو آپ کو معصوم سی گل گو تھنی ان کو دیتے
ہوئے بولا--

سمیر کی اس وقت حیرت کی انتہا نہ رہی جب انہوں نے
اس معصوم کو اپنی گود میں لینا تو دور کی بات دیکھنا تک
گوارا نہ کیا --

تمہیں مبارک ہوں میں تو تب خوش ہوتی جو اگر میری بیٹی
بھی خوش ہوتی ---
وہ سرد مہری سے کہتیں فرح کے روم کی طرف بڑھ
گئیں--



چلو نہ یار اب تو اپنی ناراضگی ختم کرو
بشر روٹھی ہوئی حجاب کے آگے کان پکڑ کر بولا--- اس
نے ایک نظر بشر کو دیکھا اور واپس اپنے موبائل میں گیم
کھیلنے میں مصروف ہوگئیں جیسے اس کی بات سنی ہی
نہ ہو --

بشر کو اب تھوڑا غصہ آیا میری میٹنگ ہو چکی ہے
پچھلے دو دن سے تم اس کمرے میں بند ہوں میں مزید اب
یہاں ٹھہر کر کیا کروں گا --

بشر مایوسی سے بولا حجاب نے بشر کی تمام خواہشات

اور جذبات کو خاک میں ملا دیا تھا ---
اس لئے میں چار دن کے بعد کی سیٹیں کینسل کر کے کل
کی کروا رہا ہوں جو بھی پیکنگ کر رہی ہے کر لو --
ویسے مجھے تم سے امید نہیں تھی کہ تم اتنے پیارے دن
اتنا پیارا ٹائم اس طرح کمرے میں بند رہ کر گزار دوں گی
--

بشر کو اس کی خاموشی تکلیف دے رہی تھی کتنے حسین
دن وہ دونوں ادھر ادھر گھوم کر تنہائی کے حسین لمحے
کشید کر سکتے تھے محبت بھرے کے یاد گار دن بنا
سکتے تھے --

اور آج کے بعد میری ایک بات یاد رکھنا اگر مذاق سہہ نہیں
سکتی تو کرنا بھی نہیں میری طرف سے اس دفعہ مذاق کا
جواب مذاق میں نہیں ملے گا بلکہ ایسے انداز میں ملے گا
کہ تمہاری سوچ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی---
بشر نے اپنی شہادت کی انگلی دکھا کر کہا اور اپنی
سگریٹ اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گیا --
اس کے جانے کے بعد حجاب کی آنکھوں میں سمندر اتر آیا
--



بابا سے بشر کی تقریباً روزہی بات ہو رہی تھی بابا کے
بتانے پر اس نے حمدان کو بھی فون کیا تھا اور اسراہ کی
خیر خیریت لیتا رہتا تھا --

بابا ماما کے آنے میں ابھی کچھ دن تھے تایا کی طبیعت ہی نہیں سمبھل رہی تھی کچھ بہتر ہوگی مگر پھر دوبارہ بگڑ جاتی تھی۔۔۔

اس کا خیال تھا کہ کر وہ گھر پہنچ کے شام تک اسراء کو بھی لے آئے گا۔۔



آدھر اریج کی شادی کی تیاریاں زور و شور سے تیار ہو چکی تھی

زوار اپنی کمینگی دکھا کر اریج کو ہر طرح سے ہراساں کرنے کی کوشش کرتا رہتا تھا۔۔

اریج خاموشی سے اپنی شادی کے لیے ہونے والی ہلچل کو دیکھ رہی تھی

وہ جانتی تھی یہ شادی نہیں بلکہ اس کے لئے ایک قبر کھودی جا رہی ہے

لیکن اس کے پاس فرار کا کوئی بھی راستہ باقی نہیں رہا تھا

سبحان نے آنے کا کہا تھا مگر وہ بھی نہ آیا اس لئے زوار نے شادی کا شور مچانا شروع کر دیا

ان دونوں بہن بھائیوں کو ڈر تھا کہ کہیں سبحان آکر کوئی گڑبڑ نہ کر دے۔۔

زوار باربار نکاح کے لئے زور لگا رہا تھا
مگر اریج نے باپ کے سامنے بس اتنا کہا جاکر کہ --
میں شادی کے لیے تیار ہو چاہا بھی آپ لوگ چاہیں گے
وہاں میری شادی کر دی مگر میں نکاح ابھی نہیں چاہتی وہ
شادی کے وقت ہی کیجیے گا برات والے دن --
وہ جانتی تھی کہ اگر ایک دفعہ نکاح ہو گیا تو زوار اس کو
کہیں کا بھی نہیں چھوڑے گا --
اس کو اس بات کا پورا پورا یقین تھا کہ زوار اس سے کسی
مقصد کے تحت ہی شادی کر رہا ہے --



بشر کا جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو وہ واپس کمرے میں آیا حجاب
بری طرح رونے میں مصروف تھی --
بشر کو اس پے پیار آیا اور اپنے رویے پر افسوس ہوا --
وہ اس کے لیے کھانا پیک کر لے کر آیا تھا جانتا تھا کہ وہ
بھوکا نہیں رہ سکتی زیادہ دیر تک آج تو پھر اس نے صبح
سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا بس ناراض ناراض سی منہ
پھلائے ادھر سے ادھر گھوم رہی تھی کمرے میں --
تم نے کھانا کھایا ہے؟؟؟ بشر نے شرٹ کے اوپر کے دو بٹن
کھولتے ہوئے پوچھا --
نہ صبح سے بھوکی ہوں اب خیال آیا ہے --
وہ بڑبڑائی --

چلو مجھے تو خیال آہی گیا تمہیں تو بھی اس ناچیز کا کچھ خیال کرنا چاہیے میرے جذبات ہی کی کچھ قدر کر لو لڑکی

-- Page | 223

کے سر پر چپت لگاتے ہوئے بولا --
حجاب نے ایک ناراضگی بھری نظر بشر پر ڈالی اور
سامنے رکھا اس کا لایا ہوا کھانا ایک ہاتھ سے سائیڈ پر رکھ
کر کروٹ لے کر لیٹ گئی --
گویا اس بات کا اعلان تھا کہ امجد ڈسٹرب نہ کیا جائے --
بشر نے ایک خاموش نظر اس کی پشت پر ڈالی --
اور ٹھنڈی آہ بھر کے رہ گیا --



نہیں بچے تم اوپر جاؤ اپنے کمرے میں تمہیں آرام کے ساتھ
ساتھ سکون کی بھی ضرورت ہے اور تم فکر کیوں کرتی
ہوں میں اوپر نہیں آ سکتی تو کیا ہوا حمدان میرا پتر بہت
ہوشیار ہے --

اماں بی کی ہوشیار کہنے پے حمدان کی آنکھوں میں
شرارت ناچنے لگی --
اماں بی وہ آپکے پوتے کی ہوشیاری ہی سے تو ڈر رہی
ہی --

وہ آہستہ سے بولا لیکن آسرا کے کان میں پھر بھی پڑ گئی

--

وہ مزید خود میں سمٹ سی گئیں --
بیٹا اسراہ کو دیکھتے رہنا تمہارا کمرہ اوپر ہی ہے اس سے
ذرا فاصلے پر بس ہوشیار رہنا بچی کی طرف سے --
آپ نہیں جانتی ہوشیار تو مجھے رہنا پڑے گا یہ شخص تو
کسی بھیڑیے کی طرح مجھے دبوچ کے رکھ دے گا --
اس نے گھبرا کر سوچا --

بیٹا میں تمہیں اپنے پاس رکھتی مگر میں رات میں لائٹ
جلا کر عبادت کرتی ہوں تمہیں ڈاکٹر نے آرام کا کہا ہے او
میری وجہ سے تم بے آرام رہو گی --

بی اماں نے رسان سے سمجھایا --
سمو چل جا تو اس کو اوپر چھوڑا اور تھوڑا ہولے ہولے
لے کے جائیں یہ نہ ہو کہ بچی چڑھتے چڑھتے ہی ہلکان
ہو جائیے --



رات میں وہ اسراء کی طبیعت پوچھنے اس کے کمرے کی
طرف گیا --

وہ نماز پڑھ کے فارغ ہوئی تھی جائے نماز طے کر رہی
تھی جب وہ بغیر کسی دستک کے اندر چلا گیا --
سوفہ پہ بیٹھ کر کچھ لمحے اس کے پر نور چہرے کو تکتا
رہا اور پھر کہنے لگا --

کیسی طبیعت ہے اب تمہاری؟؟
جی میں ٹھیک ہوں --

یار ڈاکٹر کہہ رہے تھے کہ تم کسی چیز سے بہت خوفزدہ ہو --

وہ اپنے لہجے کو حطا امکان دوستانہ بنا کر بولا ----
اور پھر اٹھ کے اس کو شانوں سے پکڑ کر بیڈ پہ بٹھایا --
آپ -- آپ اتنے خطرناک کام کرتے ہیں کہ میں ----
اسرا کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا --
اسراء کی یہ بات سن کر حمدان کو ہنسی آئی مگر وہ پڑی
صفائ سے اس سے چھپا گیا --
اور بولا کہ

میں تو سوچ رہا ہوں کہ یہ خطرناک خطرناک کام آج تم پہ
پورے طریقے سے آزما ہی لوں --

ممممم -- ممم میں سمجھی نہیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں --
وہ اس کی بدلتے ہوئے محبت بھرے حسین تاثرات دیکھ کر
دبک کر بولی --

یہ کہہ کر وہ آسرا کے اوپر تھوڑا جھکا --
وہ ڈر کر بیٹھ کے سرہانے سے جا لگی --
کیا ہوا !؟؟؟

حمدان نیں تھوڑا اور جھک کر سائیڈ ٹیبل سے اپنی سگریٹ
اٹھا کر سلگائی اور ایک کش لے کر دھنواں پورا اس کے
منہ پر چھوڑ دیا --

دور کریں پلیز اس کو مجھ سے --
وہ زور زور سے کھانستے ہوئے بولی ---
اور اگر آج اس کو بھی نہ ہٹائوں اور خود بھی نہ ہٹوں تو
؟؟؟؟؟

یہ کہہ کر اس نے آسرا کا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھ دیا
 --اور ہاتھ بڑھا کر سائٹ لیمپ بجھا دیا ---

جہ --- جہ - چھوڑے مجھے ---

اسراء کی لرزتی کانپتی آواز نکلی ---

ششششششش - بس بہت کرلی تم نے اپنی من مانی --

اب میں کہوں گا اور تم سنو گی بس اور یہ خاموشیاں

گنگنائیں گے۔۔۔

وہ اس کے بال کیچر سے آزاد کرتے ہوئے بولا --

اور پھر اسراء کی تمام مزاہمتیں اک اک کر کے دم توڑتی

گئی اس نے خود کو حمدان کے رحم و کرم پہ چھوڑ دیا۔۔

اور وہ کسی نازک کلی کی طرح اس کو سینجھ سینجھ کے

اپنی محبت کی پھوار برسا چلا گیا۔۔



اگلے دن صبح۔۔۔

بی اماں حمدان اور اسرہ نظر نہیں آرہے ۔۔

بیٹا اسرا تو بیمار اسلئے شاید اٹھی نہیں ہے ۔۔

اور حمدان مجھے دکھا ہی نہیں شاید کہیں چلا گیا ہو۔۔

حجاب کو نہیں۔ لآ یہ۔۔؟؟؟
بی امّا لاونگا ابھی تو بس اسراء کو لینے آیا ہوں۔۔



سمو چھیتی چھیتی آزا۔۔
اماں بی نے سمو کو آواز دی۔۔
جی ا م آ رہا تھا تم کیوں اتنا چلا کر ہم کو ڈراتا ہے۔۔۔
کام ہے تبھی تمہیں بلایا ہے نا۔۔
بی اماں نے ہانپتی ہوئی سموں کو دیکھ کر کہا۔۔۔
جاؤ جاکر چائے پانی کا انتظام کرو اور پہلے اسراء بی بی
کو بتا دو کہ ان کے بھائی آئے ہیں بشر۔
ٹھیک ام جاتا ہے۔۔۔
سمو گر آپ سے دوبارہ غائب ہو گئی۔
ایک تو ام اس بی بی جی بہت پریشان ہے۔۔
ام جب بھی آتا ہے یہ بی بی جی دروازہ ہی نہیں کھولتا۔۔۔
سمونے کئی دفعہ دستک دی مگر کوئی جواب نہ پا کر بنا
کر واپس اماں بی کو بتانے جلدی۔
اماں بی ام بہت دیر تک دروازہ بجاتا رہا مگر اس نے نہیں
کھولا میرے کو تو لگتا ہے وہ ابھی تک سو رہا ہے بشر کو
اس کے بولنے کے سٹائل پرہنسی آئی۔۔
بادشاہ جب تمہارا بھی دیجئے اور جائے تو ان کو میرا بتا
دینا۔

.. وہ اپنی ہنسی ضبط کر کے بولا
وہ سموں کو کہہ کر دوبارہ بی اماں کی طرف متوجہ ہوا --
رات وہ دوا کھا کر سوئی تھی ہو سکتا ہے شاید اس وجہ
سے اٹھی نہ ہو --

تم ایک کام کروں آج کے بجائے کل یہ ایک دو رن کے بعد
لے جانا۔ --

ادھر میں ہوں اس کی دیکھ بھال کے لئے ادھر تو صرف
تمہاری بیوی ہی ہے اماں بابا آئیں تو پھر لے جانا ---
جی جی سی لیے تو کہہ رہا ہوں حجاب بہت اچھا خیال رکھ
لے گی اس کا --

وہ بی اماں سے نظریں چرا کر بولا -
ارے چھوڑو میاں میرا منہ نہ کھلواؤ پہلے وہ اپنا خیال تو
رکھیے ٹھیک ہے --

بی اماں کی بات سن کر بشر کے کھسیہ سا گیا --
اچھا چلے جیسی آپ کی مرضی --
بشر کو ان کے آگے آخر کار ہتھیار ڈالنے ہی پڑے --
چلیں پھر مجھے اجازت دیں --

ہاں ہاں ابھی تو جاؤ بالکل مگر رات میں حجاب کے ساتھ
ادھر ہی کھانے پر آجانا --
وہ بولیں۔ -

جی جی ضرور کوشش تو پوری کرو گا وعدہ نہیں کر سکتا
--

اس نے حجاب کی وجہ سے ٹالا --
بس میاں زیادہ میرے سامنے ہوشیاری نہیں چلے گی
میرے سامنے کے بجے ہو تم ---
بشر بی جان کی بات پہکا ن خجہ کر رہ گیا ---



اسراء کی زور زور سے بچتے دروازے کی کھٹ کھٹ
سے نیند ٹوٹی --
اس نے ہر بڑا کر آنکھیں کھول دیں --
اونہوں --- جو بھی تھا جلا گیا تم بس ایسے ہی لیٹے رہو ---
حمدان پہلے سے ہی اٹھ چکا تھا اور اسراء کے بالوں کو
اپنی انگلیوں کی پوروں سہلا رہا تھا ---
اسراء خود کو اس کے اتنے قریب دیکھ کر سٹیٹاء آگئی --
اس نے لاکھ کوشش کی اٹھنے کی مگر حمدان نے
اپنی گرفت کر کے اس کو خود پہ گرا لیا واپس --
اسراء کی آنکھیں ہایہ سے اٹھی نہ سکیں -
پلیز مجھ پہ رحم کریں رات میں آپ نے جو میرے ساتھ کیا
--

آنسوؤں کا گولا اس کے حلق میں پھنس گیا اور وہ سسکی
اٹھی باقی کا جملہ اس کے لبوں میں ہی رہ گیا --
دیکھو اسراء جو بھی کچھ ہوا وہ ایک جائز رشتے کے
تحت ہی ہوا ہے --

وہ اسراء کا سرد تھر تھر کانپتے وجود کو اپنی بانہوں میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

قید کر کے تھوڑا سخت لہجے میں گویا ہوا --
جیسے اس کی تمام فرار کی راستے اب بند ہوچکے ہوں --
آپ نہیں جانتے آپ نے یہ سب کچھ کرکے میرے لئے کتنی
بڑی مشکلات کھڑی کر دی ہیں۔ -

میرے آگے بولو نہیں اور میری بات سنو صحیح طریقے
سے ---

وہ غرایہ ---

تم جو مشکلات کی بات کرتی ہوں تو اپنے ذہن میں ایک
بات بٹھا لو کہ تم میری بیوی ہوں اور میں نے اپنا جائز حق
استعمال کیا ہے اور اس کے لئے میں تم سے پوچھنا
ضروری نہیں سمجھتا تھا ---

دوسری بات یہ ہے کہ تم نے بہت اپنی من مانی کی ہے
مجھے تو تمہیں سزا دینی چاہیے تھی۔-

مگر سزا دینے کے بجائے میں نے تم پر اپنی محبت
نچھاور کی ہے ---

مم۔۔۔مگر اس طرح تو نہیں ہونا چاہیے تھا وہ ہمت
کرکے بھرائے ہوئے لہجے میں بولی ---

ہاں توں ڈیئر اسٹوپڈ وائف۔ -

تمہاری مزید کسی اسٹوپڈٹی سے بچنے کے لئے۔-

تمہیں تمہاری اوٹ۔پٹانگ حرکات سے باز رکھنے کے لیے
یہ بیڑیاں ڈالنا بہت ضروری تھیں۔ -

وہ اپنے کئیے پر بالکل بھی نادم نہ تھا بلکہ اس کے لہجے

میں اس کی فتح یابی چھلک رہی تھی ---
اسرار شناسی اس کو سن رہی تھی گویا وہ اس کے لئے
پریشانیوں کے نئے باب کھول کر مطمئن سا تھا اس کا وقار
اس کی نسوانیت محض اس کے لیے ایک چیلنج تھا --
کاش حمدان تم مجھ سے محبت کرتے مجھے اپنی انا اور
ضد نہ بناتے --
وہ یہ صرف سوچ کر رہ گئی مگر زبان پر نہ لا سکی --
کیونکہ سامنے بیٹھا شخص حمدان تھا ---
اور ہاں مجھے اب کسی بھی قسم کا سوگ نہیں چاہیے بس
اب تم میرے حسین حسین محبت بھری یادوں میں رہو ---
کتنے آرام سے وہ یہ بات کہہ گیا تھا اسرا گم سم سی اس
کو دیکھ کر رہ گئی --
میں اب ان آنکھوں میں یہ موتی نہ دیکھو حمدان نے اس
کے آنسو اپنی پوروں میں جذب کیے ---
حمدان اپنی چاہت اپنی زندگی کو محبت پاش نظروں سے
دیکھ رہا تھا --
اسراء اس کے اس طرح گھورنے پر مزید سراسیما ہوگی --
مجھے بھوک لگی ہے بہت --
ہمدان نے بے ساختہ زندگی سے بھرپور کہکا لگایا -
جس کی آواز پورے کمرے کے در و دیوار کو ہلا کر گئی
--
ویسے مجھے بھی بہت شدید بھوک لگ رہی ہے --

وہ معنی خیزی سے اس کو گھورتے ہوئے بولا --
اسراء اس کو پٹری سے دوبارہ اترتا دیکھ کر گڑ آپ سے
ہمدان کی تھوڑی گرفت ڈھیلی دیکھ کر بیڈ سے کود کر
واشروم میں بند ہو گئی۔ -

وہ اپنی بے ترتیب سانسیں تیز ہوتی دھڑکن --
کا نپتے ہوئے وجود --

حمدان کی بخشی ہوئی قربت اور رات بھر اس پہ اپنی
محبت کی بوچھاڑ ---

اس کو نہ جانے کیوں حمدان کے خیالوں میں سے نکلنے
ہی نہیں دے رہی تھی --

ہم ان کا ایک ایک نام سوس کو اب تک اپنے پورے وجود
پر سنسناتا ہوا محسوس ہو رہا تھا --

اور کل رات کے بعد تو وہ محبت سے گندی لڑکی اپنی ضد
سے بھی ہار گئی تھی --

حمدان تم نے شاید مجھ سے کہیں کا نہیں چھوڑا --

گویا وہ حمدان سے ہار کر اسکا آپ اپنے سپرد کر چکی
تھی ---



جب وہ حمدان کے گھر سے واپس آیا اس وقت حجاب کچن
میں کھڑی کھڑ پٹر کر رہی تھی --

کچن میں حجاب ہے کیا؟؟

وہ تھوڑا حیران ہوا کیونکہ گھر میں اس وقت کوئی ملازم

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

نہیں تھا --
پورا کچن بری طرح سے بکھرا ہوا تھا حجاب البتہ شاید
کچھ گر جانے کی وجہ سے اٹھانے کے لئے بڑی سی
لکڑی کی ٹیبل کے نیچے گھسی ہوئی تھی ---
بشر کو ٹیبل سے آتی کٹر پتھر سے اندازہ ہو گیا کہ یہ اس
کی زوجہ محترمہ ہی ہے ---
وہ اس پر تعصّف زیادہ ایک نظر ڈال کر اپنے کمرے کی
طرف بڑھ گیا --
پتا نہیں کب میرے بھی بھاگ کھلیں گے اور مجھے بھی
ازدواجی زندگی کا سکون ملے گا--
وہ تعصب سے سوچتا اپنے کمرے میں داخل ہو گیا ---
کمرے میں اینٹر ہونے کے بعد اس کو شدید حیرانی کا
جھٹکا لگتا ہے --
پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا --
اندھیرے کے باعث اس کو کچھ سجا ئی نہیں دے رہا تھا --
بس ایک موقع سے روشنی تھی جو ڈریسنگ روم کے اندر
سے ہلکی سی آرہی تھی --
وہ آہستہ آہستہ تھوڑا محتاط سا اس طرف بڑھا --
بشر یکدم چونکہ اس بات پر کہ روشنی کے ساتھ ساتھ
ہلکی ہلکی چوڑیاں کھنکنے کی آواز بھی گونج رہی تھی --
وہ ڈریسنگ روم کے سامنے پہنچ کر ادھر کا منظر دیکھ
کر ایک لمحے کو سنائے کی زد میں آگیا اندر سفید کپڑوں

میں اسکو ہیولا سا نظر آتا ہے ---
یہ حجاب تو نہیں ہے --
اس کو تو میں ابھی کچن میں چھوڑ کے آیا ہوں--
تو پھر کون ہے یہ ---
وہ جلدی سے مڑ کر کوئی چیز اس کو مارنے کے لئے
اٹھاتا ہے --
ساتھ میں رکھا گلدان اٹھا کر وہ جیسے ہی پلٹتا ہے--
ہیولا تو دور کی بات وہ روشنی بھی معدوم ہو کر غائب ہو
چکی تھی ---
یہ کیا تھا وہ ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کر کے بولا --
اور واپس بھاگتا ہوا کچن کی طرف آیا ہے حجاب کو دیکھ
کر اس کو تھوڑا سکون ملا --
کیا ہوا سب ٹھیک ہے یہ شکل بالکل سوکھے ہوئے کریلے
جیسی کیوں ہو رہی ہے؟؟--
حجاب اس کو آٹا گوند تے ہوئے بلکہ گھولتے ہوئے کہنا
زیادہ بہتر ہوگا بولی ---
بشر نے اپنی اس کیفیت کو حجاب کے ظاہر کرنے کی
 بجائے جھٹکتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا --
مجھے بھوک لگی ہے اور خانساماں نہیں آیا ہے اس لئے
آٹا گوند رہی تھی یو ٹیوب سے پیسے بھی دیکھ کے --
بریڈ بھی نہیں ہے کہ وہ ہی کھا لیتی وہ بے بسی سے بولی
--

بشر نے ایک نظر اس کو دیکھا۔
حجاب کے منہ پر جابجا اٹا لگا تھا اور پرات میں پانی کے
اندر ہاتھ ڈالے آٹے کو پچھڑ پچھڑ کر رہی تھی۔
بشر کو اس طرح کا گندہ آٹا دیکھ کر عجیب کر آہیت سی آئی
اور وہ بولا ۔

چھوڑو یہ سباگر تم تھوڑی دیر ادھر اور کھڑی رہیں تو یہ
کچن کے بجائے چکی ہاؤس بن جائے گا۔
وہ حجاب کو پکڑ کر بار لے آیا ۔۔
ارے ارے مگر میرا آٹا۔

چپ بالکل اگر تم نے اک الفاظ بھی بولا تو آٹے کے بجائے
تمہارا بھرکس نکال دوں گا ۔۔
میں کھانا اور آرڈر کر رہا ہوں تم اپنا ہو لیہ تو درست کر
کے آؤ فوری ۔۔۔
وہ آٹے میں لدی حجاب کو دیکھ کر بولا ۔



دوپہر کے وقت اسرا کا سر درد شدید پھٹ رہا تھا ۔
رونے سے دماغ کی نسیں پھٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں
وہ کسی کو بھی پریشان کئیے بغیر چائے بنانے کے لیے
کچن میں آئی ۔

اسوقت سمو اپنے کواٹر میں جا کر لیٹ جاتی تھی۔ اور بی
اماں تھوڑی دیر دوپہر میں آرام کرتی تھیں اس وجہ سے
پورا گھر فی الحال خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا ۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

اسراء پتی جیسے ہی پانی میں ڈال کر پلٹی --
کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے میرے پیاری سی دنیا کی سب
سے خوبصورت بیوی کی ---

حمدان نے اس کے کان کے قریب جا کر کہا اور ایک ہاتھ سے اس کا رخ اپنی طرف کر کے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کر دیا۔۔

اسراء پہلے ہی اچانک حمدان کی آواز سے اچھل پڑی تھی۔۔۔ اس تیزاد پھر اس کا اس کو خود میں چھپا نا اسرار کی مزید جان اپنی نکلتی محسوس۔۔۔

او یارا ایسے مت دیکھو مجھے ایسا نہ ہو پھر سے بے
بوش ہو جاؤ --

تمہیں پتہ بھی ہے کتنی دفعہ میں نے تمہاری بے ہوش ہونے کی وجہ سے تمہیں اپنی باہوں میں اٹھایا ہے -- لگتا ہے یہ سب تم جان بوجھ کے کرتی ہو۔

تمہیں بہت شوق ہے نہ میری بانہوں میں آنے کا --
اسراء اس کے اس الزام پر ششدر سی اس دیکھتی رہ گئی --
نننن۔ نن نہیں مجھے تو کوئی ایسا شوق نہیں تھا وہ تو میں
خودی پتہ نہیں کیسے یک دم بے ہوش ہو جاتی ہوں --
حمدان کی قربت سے اس کی روح فنا ہونے لگی تھی ---
اچھا واقعی ایسا ہی تھا ---

وہ ہلکی سی شرارت کرتے ہوئے بولا --
پپ -- پیپیپ -- پلیز مجھے جانے دیں مجھے چائے بنانی ہے

میرے سر میں بہت درد ہے ---
وہ منمنائی --

یار ایک تو میں تم سے اتنی محبت کرتا ہوں اور میری
محبت کہ کئی نظارے تو تم کل رات دیکھی چکی ہو اور
اچھی طرح محسوس بھی کر چکی ہوں ---
اسراء کی ٹانگیں کانپنے لگیں اسکو حمدان سے عجیب سا
خوف محسوس ہو رہا تھا --
جب تم میری اتنی محبت اور جسارتوں کو جھیل بھی چکی
ہوں تو میرے سامنے آتے ہیں تمہاری کی گھگئی کیوں بن
جاتی ہے؟؟؟ ---

وہ اس کی گردن پر اپنی شہادت کی انگلی پھیرتے ہوئے
بولا --

میں کیا کوئی ڈریکولا ہو جو تمہاری گردن میں اپنے دانت
گاڑ دوں گا --

وہ اس کو خود تے مزید چھپتا دیکھ پیچھے دھکا ہی دینے
والی تھی جب ----
!!!!!! حمدان ان ----

بی اماں کی گرجدار آواز پے پتھر آ کر رہے گئی --
گویا کسی نے جسم سے روح کینچ چلی ہو ---



حجاب پلینز پک اپ می کال--
ای ریلی نیڈ یو -----

اریج روتے ہوئے بار بار حجاب کا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔۔۔

بھاگتے بھاگتے اس کے پیروں سے خون رسنے لگا تھا۔
-----،

رات میں بشر سونے کے لیے لیٹا جب حجاب کمرے میں آئی اور اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے بولی۔۔
بشر۔۔۔۔ وہ اپنی انگلیاں مروڑتی کچھ کہنا چاہ رہی تھی۔۔۔

ایم سوری۔۔۔۔

حجاب چپکچپاتے ہوئے بولی۔۔

فرواٹ؟؟؟؟

بشر کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا وہ اپنی حیرانگی چھپاتے ہوئے بولا۔۔۔

میں آپ کو بہت تنگ کرتی ہوں؟؟؟

وہ معصومیت سے پوچھتی سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی۔۔

ہاں تھا تو مگر تمہیں کیا اس بات کا آج پتہ چلا ہے؟؟؟؟
بشر میں اگر آج آپ سے کچھ مانگوں تو کیا مجھے دینگے؟؟؟؟

کیا کہنا چاہی ہو تمہید مت باندھو ڈائریکٹ پوائنٹ پر
او؟؟؟؟۔۔

میں کالج کنٹینیو نہیں کرنا چاہتی ہوں ---
کیوں۔؟؟؟؟

وہ حجاب سے ایسی ہی کوئی اوٹ پٹابگ بات رک توقع -
کرتا تھا۔
وہ تھوڑا روکی اور ایک نظر دیکھنے کے بعد پھر سے وہ
مزید گویا ہوئی --
اور کیا میں کچھ دن کے لئے اپنے گھر جاکر رہ سکتی ہوں
؟؟؟

اپنے گھر سے کیا مراد ہے؟؟؟ اب یہی تمہارا گھر ہے --
میرا مطلب ہے کہ --
اس کی بات حلق ہی میں رہ گئی --
جب بشر بولا --

کالج تم کنٹینیو ضرور کر رہی ہو اور ایک دو دن میں میں
خود جا کر تمہاری پرنسپل کو تمہاری غیر حاضری کی
وجہ بتاؤنگا پھر تم جانا اسٹارٹ کر دو اور رہی بات گھر
جانے کی تو بالکل بھی نہیں --
مگر کیوں؟؟؟؟ --

کہہ دی نہ بس اب سو جاؤ --
یہ کہہ کر وہ واپس اپنے کام میں مصروف ہو گیا اور
حجاب غصے میں کمفرٹر منہ تک ڈھانپ کر سو گئی --
رات کا دوسرا پہر تھا جب بشر کی آنکھ اسی چوڑیوں کی
کھنک تی ہوئی آواز سے کھلی --

اس نے اپنے برابر سوئ حجاب کی طرف دیکھا --
وہ ہنوز گہری نیند میں سو رہی تھی رات والے سٹائل میں --
اس کو باہر سے آتی ہوئی روشنی دیکھی وہ تجسس میں
ٹیرس کی طرف بڑھنے لگا ----



یارمال تو بہت کنچہ ہے بس ذرا صبر کرنا ہے --
یار میرا بہنوئی نہیں مان رہا جلدی شادی کے لئے تو کسی
بھی طرح سیٹھ کو بول کہ کچھ دن کی تو بات ہے --
--

پھر تو چڑیا میرے ہی پنجرے میں قید ہو گی
اور میں جہاں چاہوں اس کو بند کر کے چھوڑ سکتا ہوں ---
وہ کمینگی سے ہنسا۔ -

لیپ ٹاپ کے سامنے موجود زوار کسی سے اسکائپ پر
ویڈیو کال کرنے میں مصروف تھا --
یار بات سن اگلے مہینے سارا مال جائے گا اور 20 ہیرنیاں
ہوگئی ہیں 21 ویں تیرے پاس ہے --

دوسری طرف بیٹھے شخص نے گویا دوبارہ یاد دلایا ----
ہاں ہاں میں ہونا تجھے کس بات کی فکر ہے جگرے؟؟؟؟ --
بس ایک دفعہ میں تو پہلے جی بھر کے اپنی پیاس بجھالوں
پھر شادی کے اگلے دن کی صبح ہی دوسری لڑکیوں کے
ساتھ اس کو بھی روانہ کر دیں گے --

وہ مکروہ لہجے میں منہ میں بھرے گٹکے کی پیک

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

مارتے۔ ہسٹے بولا۔۔
پورے پچیس لاکھ کی بات کی ہے کوئی معمولی بات ہے
کیا۔؟؟۔

دوسری طرف بیٹھا شخص بے ہنگم کہہ لگا کر بولا۔۔
ڈھر سے کچھ گرنے کی آواز پہ زوار چونکا اور لیپ ٹاپ
ایک دم جھٹکے سے بند کر کے کمرے سے باہر نکلا اریج
کو لاؤنج کی طرف بھاگتا دیکھ تیزی سے اس کے پیچھے
بھاگا۔۔



گھر میں آج کوئی نہیں تھا سوائے ملازمین کے
ڈیڈی افس میں تھے اور دلاویز بیگم اپنے پارلر میں تھی۔۔
اریج کا آج آخری پیپر تھا اس کے بعد اس کو ڈیڈی کے
آرڈر پر بازار جاکر شاپنگ کرنا تھی۔۔
لیکن باہر نکلتے وقت کلاس سے پیون اسٹاف روم میں
چائے لے کر جا رہا تھا وہ اس کے ہاتھ سے گری اور ایک
کپ پورا اریج کے کپڑوں پر نشان چھوڑ گیا۔۔
معاف کرنا بیٹی میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔
پیون بابا معذرت خوانہ لہجے میں بولے۔۔
اریج خاموش رہی پھر آہستہ سے بولی۔۔
نہیں بابا غلطی میری ہی ہے میں ہی بے دیہانی میں چلتے
ہوئے ٹکرا گئی آپ سے۔۔

یہ کہہ کر وہ بہار نکل گئی یونیورسٹی سے۔۔۔
اس خیال کے تحت کے گھر جاکر اپنے کپڑے تبدیل کر کے
پھر دوبارہ نکلے گی بازار کے لئے فریش ہو کر ۔

وہ کمرے کی طرف بڑے ہی رہی تھی جب اس کو زوار
کی آواز سنائی دی وہ آگے بڑھنے والی تھی مگر اپنا نام
سن کر ٹھٹک سی گئی اور آہستہ چلتی کوئی اس کے کمرے
کے دروازے کے پاس جا کھڑی ہوئی ۔

جیسے جیسے وہ اندر ہونے والی گفتگو سنتیں جا رہی تھی
ویسے ویسے اس کے ہاتھوں کے اندر لرزش پیدا ہو رہی
تھی ۔

وہ خوف سے بھاگنے کے لئے دو قدم پیچھے ہوئی جب اس
سے سات میں رکھا ہوا وعظ نیچے گر گیا ۔
اس وعظ کی آواز نے گویا اس کی موت کو دعوت دی تھی



وہ اپنا موبائل کی ٹوار چ جلا کر وہ اس روشنی کی طرف
بڑھا اس کو محسوس ہوا جیسے کہ یہ وہی ہیولہ ہے جو
اس کو دوپہر میں بھی دیکھا تھا خوف سے اس کی لمحے
بھر کو تو سٹی ہی گم ہو گئی ۔

!!مرد بن مرد بشر اور دیکھ آخر ہے کون
تیری بیوی سے بڑا بھلا کوئی جن بھوت اور کوئی ہو
سکتا؟؟؟ --
وہ بڑبڑایا خوف سے اس کی اندر سے جان بھی نکلی پڑھ
رہی تھی -
ٹیرس سے آتی چھن چھن کی آواز مزید تیز ہو رہی تھی --
ایسا کرتا ہوں حجاب کو اٹھا دیتا ہوں جو بھی ہو گا اس
پچھل پیری کو دیکھ کر خود ہی بھاگ جائے گا --
وہ لرزتے قدموں سے واپس ہے حجاب کی طرف آیا وہ بے
سو رہی تھی --
نہیں اگر اس کو اٹھایا تو یہ تو چیخ چیخ کر مزید طوفان
برپا کر دے گی --
اس کو جگانے کے لیے بڑھتا ہاتھ بشر نے واپس کھینچ لیا
اور پلٹ کر دوبارہ ٹیرف کی طرف بڑھا --
چوڑیوں کی چھن چھن کے ساتھ ساتھ اب پازیب کی
چھنکار بھی نمایک تھی ---
وہ آیت الکرسی کا ورد کرتا ہمت کر کے ٹیرس کا دروازہ
کھول کر باہر جاتا ہے --
سفید لباس میں کوئی کھلے بال بکھرائے بشر کی طرف
پشت کیے ہوئے تھا--
چوڑیوں کی آواز مزید تیز سے تیز تر ہوتی گئی --
کککک کون ہو تم ؟؟؟

بشر کی خوف سے گھگی بن گئی تھی۔۔
وہ جو بھی چیز تھی وہ یکدم مڑی اس کی طرف۔۔
بشر اس کو دیکھ کر زرد پڑ گیا۔۔
پورا جسم ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔۔
اس کو اپنے پیروں کی جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔



حمداااان-----

بی اماں کی گرج دار آواز پہ اسراء۔۔
حمد ان کی گرفت کمزور پا کر ایک دم اس سے دور ہوئی
اور بھاگ کر بی اماں کے گلے لگ گئی۔
کیا ہو رہا تھا یہاں۔۔
بی اماں نے ایک جھٹکے سے اسرا کو خود سے دور کیا۔۔
اسراء ان کی سردمہری پہ بے یقین سی ہوئی۔۔
بی اماں میری بات سنیں میرا تو کوئی تصور نہیں ہے۔۔
جی اماں بی اسرا ٹھیک کہہ رہی ہے اس کا کوئی قصور
نہیں ہے آپ ایک منٹ تحمل سے میری بات کو سن لیں۔۔
وہ بی اماں کو ٹیلیفون کی طرف بڑھتا دیکھ کر خود فوراً
ان کی طرف لپکا۔۔
ٹھٹک تو میں صبح ہی گئی تھی مگر میں نے اپنے شک کو
وہم جان کر ٹالا۔۔
وہ مزید گویا ہوئیں۔۔

جب یہ لڑکی ناشتے کی ٹیبل پر آئی تھی اس کے پیروں کی لڑکھڑاہٹ --

اس کا نم نم سہ وجود اور تمہیں دیکھ کے اس کے چہرے پر بکھرے حياء کے رنگ مجھے بہت کچھ چیخ چیخ کر بتا رہے تھے ---

یہ جو بال ہیں نہ یہ دھم میں سفید نہیں ہوئے ہیں --
ان کی آواز میں کرخستگی تھی --

اسراہ کے رونے میں مزید شدت آ گئی --
بی اماں پہلے میری بات سنلیں آپ جانتی ہیں یہ --
وہ بولا۔

آسرا تم اندر جاؤ ----

حمدان نے اپنی کل متاع کو اس طرح پکھرتے دیکھ کر
دلبرداشتہ ہو کر کہا --

مجھے کچھ نہیں سننا مجھے تمہارے باپ نے تمہارا خیال
رکھنے کے لیے بھیجا تھا مگر مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ تم
میرے ہی سر میں اس عمر میں خاک ڈالو آؤ گے وہ بھی
ایک ایسی لڑکی کے لئے جس کا نہ آگے کا پتہ نہ پیچھے
کی کوئی خبر ہے --

اسراء بی اماں کی بات پہ پتھرا سی گئی اور ایک پر شکوہ
سی نظر اپنے شوہر پر ڈال کر بولی --

بی اماں پلیر مجھے معاف کر دیں میں ایسا کچھ بھی نہیں --
وہ روتے ہوئے اپنے ہاتھ جوڑنے کو تھی جب حمدان نے
تیزی سے بڑھ کر اس کے ہاتھ تھام لئے اور اس کو ایک
جھٹکے سے بی اماں کے سامنے کھڑا کر کے کہا --
یہ میری بیوی ہے اور آپ کو پورا حق ہے باز پرس کرنے
کا مگر مجھ سے --

اس سے میں ایک بات بھی آپ کو اس کے کردار کے
متعلق نہیں کرنے دوں گا --
وہ بہت حیران تھا اس کو بی اماں سے اس طرح کے رویے
کی ہرگز بھی امید نہ تھی --

او راسراء تمہیں کسی کے سامنے گڑگڑانے اور معافی
مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے --
وہ آسرا کو اپنے بازو کے گھیرے میں لئے بی اماں کے
سامنے سے جاتے ہوئے بولا --

اور بابا کو سب پتہ ہے اسرا کے بارے میں اور یہ میری
وحی منکوحہ ہے جس سے میرا نکاح دادی جان کی
مرضی کے خلاف بچپن میں ہی ہو گیا تھا --
بی اماں کے سر پر گویا کسی نے بھاری پتھر پھینک دیا تھا
--

وہ حیران پریشان سی ان دونوں کو جاتا دیکھتی رہ گئی --



تم ریلیکس ہو کر یہاں بیٹھو اور گھبرانا نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں ۔۔

تم بالکل بھی تنہا نہیں ہو۔۔

تمہارے شوہر کے زور بازو میں اتنی طاقت ضرور ہے کہ وہ اپنی بیوی کی عزت کی حفاظت کر سکے اور اس کو تحفظ فراہم کر سکے ۔۔

یہ کہہ کر اس نے آسرا کے ماتھے پہ بوسہ دیا اور اس کے آنسوؤں کو اپنی انگلی کے پوروں سے سمیٹ لئے ۔۔ اور سسکتی ہوئی اپنی زنگی کے ہاتھ پہ اپنے بھاری ہاتھ رکھ کر دو زانو بیٹھ کر گویا ہوا ۔۔

میں اب یہ آنسو تمہاری آنکھوں میں نہ دیکھوں۔۔ میں تم سے اس وقت سے محبت کرتا تھا جب خود بھی اس لفظ سے آشنا نہ تھا۔۔

یہ کہہ کر اس نے اسراء کے دونوں ہاتھوں کو اپنی آنکھوں پر رکھ لیا گویا خود کو سکون بخشنے کی کوشش کر رہا ہوں ۔۔۔

تم بس اطمینان رکھو یہ کہہ کر وہ واپس بی اماں کے پاس چلا گیا ۔۔

پیچھے گم سم سی بیٹھی آسرا کیلئے سوچ کے کئی درباواہ کر گیا تھا ۔۔۔



وہ فرع سے ملنے اور اپنی بچی کو دیکھنے اس کی ماں کے گھر آیا تھا۔۔

فرح کو زبردستی ہاسپٹل سے اس کی ماں اپنے گھر لے گئی تھی۔۔

سلام کر کے سیدھا وہ فرع کے کمرے میں آیا کمرے میں آکر اس کو شدید قسم کا جھٹکا لگا۔۔

اس کی بیٹی "عارزو"۔۔

یہ نام بھی اس نے خود رکھا تھا کیونکہ جب تین دن گزرنے کے باوجود بھی کیسی نے اس کے نام رکھنے کے لئے دلچسپی ظاہر نہ کی تو اس نے پھر خود ہی اپنی بیٹی کو محت سے یہ نام دے دیا۔۔

فرع اور کاشی کمرے سے باہر گیلری میں تھے اور بچی زار و قطار اندر بھوک کی زیادتی سے رو رہی تھی۔۔ وہ غصے میں گیلری کی طرف گیا لیکن وہاں کا منظر سمیر کے لئے بلکہ کسی بھی غیرت مند انسان کے لئے ڈوب مرنے کے لئے کافی تھا۔۔

کاشی فرح کے شولڈر سے مساج کر رہا تھا اور فرح بڑے مزے سے بدر کسی شرم و حیا کا گاؤں پہنے اس سے مساج کے نام پر بے غیرتی کروانے میں مصروف تھی۔۔ وہ ہاں سے مڑا اور اپنی بچی کو اٹھا کر جیسے آیا تھا ویسے ہی خاموشی سے نکلتا چلا گیا۔۔



!!!حجاب-----

سامنے کھڑا ہیولہ حجاب کا تھا --

حجاب -----

پشہر پسینے سے شرابور دو قدم پیچھے ہٹا اور بیڈ پرسوی
ہوئی حجاب کی طرف پلٹا۔

حجاب تو یہ لیٹی ہے-----

پھر وہ-----

وہ ہ کون ہے۔۔

حیجاب باہر کیسے ہوسکتی ہے ؟؟؟؟؟

حجاب اٹھو جب اس کے وجود میں کوئی حرکت نہ ہوئی
اور ٹیرس سے آتی ہوئی کھنکھن بھی تیز ہوتی گئی --

کہیں حجاب کو تو کچھ نہیں ہوگیا۔ ---

اس سوچ کے آتے ہی۔ -

بشر نے بوکھلا کر حجاب کے اوپر سے کمر ٹرکھینچا۔۔۔
مگر ---مگر یہ کیا۔؟؟؟

بیڈ پہ تکیے رکھے تھے کمرٹر کے اندر۔۔۔

بشر جیسے ہی پلٹا پیچھے وہی چیز کھڑی تھی۔۔۔

وہ ابھی کچھ بولنے کے لئے منہ کھولنے ہی والا تھا جب۔ -
کیا ہوا ڈر گئے نا ---

حجاب کہہ لگا کر ہنس پڑی۔۔۔

وہ کوئی اور نہیں بلکہ حجاب ہی تھی سفید لباس میں چڑیل
کا لبادہ اوڑھے۔۔۔

سامنے کھڑی پیٹ پکڑے ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتی حجاب کو دیکھ کر وہ لمحوں میں سمجھ چکا تھا کہ یہ اسی کے شیطانی دماغ کی ہی کارستانی ہے۔
اففففف بشر آپ بھی کتنے ڈرپونک نکلے۔۔

خوف کی جگہ اب غصہ لے چکا تھا۔۔
وہ حجاب کی طبعیت ہرن کرنے کی شوچ رہا تھا۔
مگر سامنے بچوں کی طرح حجاب کو ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو کر دیکھ کر۔۔
اس کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ چکا تھا۔۔۔
وہ آگے بڑھا اور حجاب کو ایک جھٹکے سے اپنے بازوؤں میں بھر لیا۔۔۔

بہت ہنسی آرہی ہے نہ؟؟؟؟
حجاب کی اس افتاد پہ قینچی کی طرح چلتی زبان کو یکدم بریک لگا۔۔
بشر اس کو بانہوں میں اٹھائے کسی نازک مورتی کی طرح محبت پاش نظروں دیکتھے ہوئے سے بولا۔۔
چلو ایک دفعہ تم نے مجھے ڈرایا اب میری باری ہے۔۔۔
اب میں تمہیں ڈراؤ نگا وہ بھی اپنے طریقے سے۔۔۔
ممم۔۔۔ ممم۔۔۔

مطالب میں سمجھی نہیں۔۔۔۔
کیا تم مجھ سے شرما رہی ہو؟؟۔۔۔

بشر کو وہ آج بہت زیادہ پزل لگی۔۔
وہ محضوض ہوکر بو لا۔۔
ننننن۔۔نہیں تو۔۔
اس کی آواز حلق میں اٹک کر رہ گئی۔۔۔
بشر نے اس کو لے جا کر بیڈ پر لٹایا۔۔
وہ بشر کی بانہوں میں لرز سی گئی۔۔
بشر کی بڑھتی ہوئی وارفتگیوں کے آگے وہ اپنا آپ جھلستا
ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔
مطلب تو تمہیں صبح ہی پتہ چلے گا۔
وہ اس نوز رنگ کو چھیڑتے ہوئے ساتھ ایک محبت بھری
شرارت کرتے ہوئے بولا۔۔
پیپ۔۔پلیزززز۔۔
نہ بس اب کچھ نہیں کہنا اور بس میری دھڑکنوں کو سنو۔۔
بشر نے اس کے ہونٹوں سے ریڈ لپسٹک اپنے انگوٹھے سے
مٹائی۔۔
(جو اس نے چڑیل بنتے وقت لگائی تھی)
میں کچھ سمجھ نہیں پا رہی۔۔۔
مم۔۔۔مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے۔۔
میں آج کی پوری رات اچھی طرح سمجھاؤں گا بھی اور
ابھی ڈرایا ہی کہاں ہے میں نے۔۔؟؟؟؟
ارے تم تو ابھی سے ڈر گئیں۔۔۔۔۔

وہ حجاب کی خوف سے بند ہوتی آنکھیں دیکھ کر بولا۔۔
حجاب کو اپنے وجود میں سنسنی سی اٹھتی ہوئی محسوس
ہوئی۔۔

اچھا نہ معاف کر دیں نہ آئندہ نہیں کروں گی۔۔۔
وہ روبانسی ہو کر بولی۔۔۔
کیا ہوا بس اتنی ہی بہادری تھی۔۔
وہ معنی خیزی سے کہتا اس کے اوپر مزید جھکا۔۔
حجاب نے فوری اپنے دونوں ہاتھ آنکھوں پہ رکھ لئے۔۔
اس کو بشر سے ٹوٹکے شرم محسوس ہوئی۔ وہ اس نظروں
تاب نہ لاسکی اور حیاء سے منہ ڈھانپ لیا
بشر نے جاندار کہہ لگایا۔۔

بشر نے محبت لٹاتی نظروں سے دیکھتے ہوئے حجاب کے
دونوں ہاتھ چہرے سے ہٹا کر اس کی حسین آنکھوں پہ
اپنے لب رکھ کر بوسہ دیا۔۔

اور پھر آہستہ اس کے اوپر جھکتا چلا گیا۔۔ اسکا پور پور
اپنی محبت سے بھگوتا رہا۔۔
حجاب کی تمام مزاحمت کی جگہ خودسپردگی نے لے لی
تھی۔۔

محبت کے ملن کی ایک حسین رات دو روحوں کے ملاپ
پہ مسکراتی ہوئی آہستہ آہستہ سر کتی جا رہی تھی۔۔۔



میں کتنا غلط سمجھتی رہی آپکو حمدان اور آپتو ایک الگ ہی انسان نکلے۔۔

ماما کے بعد آج مجھے صحیح معنوں میں پروٹکشن کا احساس ہوا ہے۔۔

تم نے مجھے غیرت اور عزت سہی مفہوم سے آشنا ی عطا کر آئی ہے۔۔

وہ شل ہوتے دماغ کے ساتھ سسکتے ہوئے خود سے مخاطب تھی۔۔

مگر کیا تم میرے لئے اپنی دادی سے بھی میرا آپ منواہ سکو گے؟؟؟؟

میں کیسے اس عورت کو معاف کر دو حمدان؟؟؟؟
جس عورت میں میری ماں اور مجھے رات کے سیہائی میں گھر سے دھکے دے کر نکال دیا تھا۔۔

اس عورت کو مجھ سے اور میری ماں کے وجود سے اتنی نفرت تھی کہ انہوں نے اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ رات کے اندھیرے میں اور میری ماں کہاں جائیں گے؟؟؟؟
اس درندوں اور شکاریوں سے بھری دنیا میں۔۔؟

سوچتے سوچتے نہ جانے کتنا ٹائم گزر گیا تھا۔۔
سیاہ کالی رات اپنی دوسرے پہر کو پہنچ رہی تھی جب کمرے کا دروازہ چررر۔۔۔ کی آواز کے ساتھ واہوا۔

اسراء نے اپنی پلکیں اٹھا کر دیکھا حمدان کھانے کی
ٹرے لیے اندر آ رہا تھا ۔۔

چلو شاباش فریش ہو کر جلدی سے آو مجھے بہت بھوک
لگی ہے۔۔۔

اسرا نے حیرانی سے حمدان کو دیکھا ۔۔
وہ اس طرح کر رہا تھا جیسے کچھ دیر پہلے کچھ ہوا ہی نہ
ہو ۔۔۔

اس طرح کیا دیکھ رہی ہوں ؟؟
حمدان نے خود کو کرسی پہ گرا کر استفسار کیا ۔۔۔

نہیں کچھ نہیں کچھ بھی تو نہیں بس یوں ہی ۔۔۔۔
حمدان کو دیکھ کر ایک دفعہ پھر اس پر گھبراہٹ طاری
ہونا شروع ہو گئی تھی ۔۔۔

ارے یار گھبرانا شرمانہ بعد میں جلدی سے آو مجھے بہت
بھوک لگی ہے ۔۔

وہ چھوٹی سی ٹیبل پہ کھانا نکالتے ہوئے بولا ۔۔
اسراء اسکی بات سن کے سٹیٹاسی گئی اور بولی ۔۔مجھے
بھوک نہیں ہے ۔۔۔

حمدان نے اک نظر اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوتی
اپنی معصوم سی شریک حیات کو دیکھا اور پھر تھوڑا
سخت لہجے میں گویا ہوا ۔۔۔

اگر دو منٹ میں فریش ہو کر میرے پاس آ کر کھانے کے لئے نہ بیٹھیں تو میرے پاس بہت سے اور بھی حربے ہیں

--- Page | 255

جی وہ بوکھلائی --

اور اگر میں اپنے ان طریقوں پر عمل کر کے تمہیں یہاں لایا تو شاید تمہیں پسند نہ آئے میرے وہ طریقے ---

نہیں میں آ رہی ہوں یہ ---

کہہ کر اسراء جلدی سے فریش ہو کر باہر نکلی --

مبادا کہیں واقعی میں حمدان کوئی اپنا "وہ" طریقہ ہی استعمال نہ کر لیں ---

کر سی کھسکا کر اس نے ہمدان کی اس کیلئے بنائی ہوئی کھانے کی پلیٹ دیکھ کر تھوک نگلا حلق میں ---

حمدان کا نوالا بناتا لاتھ لمحے بھر کورکا اور ایک تیز نظر اسراہ پر ڈالتے ہوئے کہا ---

یہ مجھے پندرہ منٹ میں پورا ختم چاہیے ایک نوالا بھی باقی نہ رہے ---

وہ وارننگ دینے والے انداز میں بولا --

گویا اب میں کھانا بھی ان کی مرضی سے کھاؤں؟؟؟ وہ سوچ کر رہے گئی مگر زبان پر نہ لا سکی --

اس سے پہلے حمدان اسے دوبارہ ٹوکتا اس نے آہستہ آہستہ کھا نا شروع کیا --

اس نے محبت پاش نظروں سے اپنی خود سے کافی ڈری
سہمی بیوی کو زبردستی کھانا زہر مار کرتے دیکھا وہ
ہونٹوں پہ آئی مسکراہٹ چھپا گیا ----

وہ کھانا کھا چکا تھا اور اب اسراء کو دیکھ رہا تھا --
پلیز ایسے نہ دیکھیں---

وہ زبردستی حلق سے نوالہ اتارتے ہوئے حمدان کو اپنے
وجود پہ نظریں جمائے بیٹھے دیکھ کر بے ساختہ بول
پڑی---

ابھی تو فی الحال بس دیکھ ہی رہا ہوں بے فکر رہو عمل
آج نہیں کروں گا ---

وہ ذومعنی لہجے میں بولا ---

اسراء اسکی بات کی گہرائی سمجھ کر سرخ پڑ گئی حیا
کے تمام رنگ اس کے چہرے پہ بکھرے پڑے چند ہی
لمحوں میں --

یہ بلش بعد میں کرنا --

پہلے یہ آخری نوالہ ختم کرو اس کے بعد 10 منٹ کے
وقفے سے تمہیں دوائیں بھی کھانی ہے ---

اس نے حمدان کے آرڈر پر آخری نوالہ بھی جلدی سے
حلق میں اتارا --

اسرا کوئی بات اپنے دماغ پر حاوی نہیں کرنا میں بیٹھا ہوں
یہاں ہر چیز ہینڈل کرنے کے لئے ---

وہ اس کو ریلیکس کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔۔
وہ محض اثبات میں سر ہلا کر رہ گئی نہ جانے کیوں اس
کا دل حمدان کی ہر ایک بات پر ایمان لانے کو چاہ رہا تھا
۔۔

وہ خیالوں میں گم تھی جب حمدان نے اس کی آنکھوں کے
سامنے چٹکی بجائی۔۔۔

جج۔۔۔ جی۔۔۔

وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔۔

حمدان ہاتھ میں دودھ کا گلاس لیے اور دوائی تھامے کھڑا
تھا۔۔

کتنا الگ انداز تھا اس کا کئیر کرنے کا۔۔

وہ سوچ کر رہ گئی۔۔

میڈم میرا معائنہ اور اپنا مراقبہ بعد میں جاری کر لیجئے گا
پہلے یہ دوا کھا لیں۔۔۔

حمدان نے دودھ کا گلاس اور دوا اس کی طرف بڑھاتے
ہوئے کہا۔۔۔۔

میں یہ دوائیں کھا لوں گی مگر دودھ مجھ سے نہیں پیا
جائے گا۔۔۔

یہ کہہ کر اس نے ڈرتے ڈرتے حمدان کو دیکھا۔۔۔۔

مگر اس کی سخت نظریں دیکھ کر فوری دودھ اور دوائی
تھام لی اور حلق میں اتار گئی۔

جاؤ اب جاکر سو جاؤ۔۔۔

اسرا کی تو مانو جان میں جان آئی وہ اسکی طرف سے
رہائی کا پروانا پاکے فوری اٹھی --
کہ اگر وہ ایک لمحہ بھی ضائع کر دینتی تو حمدان اس کو
جانے نہ دیتا --

وہ سر پٹ تیزی سے جا کر لیٹ گئی --
حمدان نے آگے بڑھ کر لیمپ آن کیا اور لائٹ آف کر دی
کمرے کی --
اس کے اوپر بلینکیٹ ڈال کر اپنی سگریٹ کا ڈبہ اٹھا کے
باہر لان میں آگیا --



باہر لان میں آکر بس وہ مسلسل بس سوچے ہی جا رہا تھا۔ -
وہ ان مردوں میں سے تھا جو سب پریشانیاں خود جھیلنے
کی سکت رکھتے ہیں۔ --
اپنے بیوی بچوں کو ہر پریشانی سے کسی سایہ دار درخت
کی طرح محبت بھری چھاؤں میں ڈھانپنے کی کوشش میں
ہر لمحہ ہلکان رہتے ہیں۔ --
کیا کیا ہے دادی اپنے یہ؟؟؟؟
آپ کیسے ایک عورت ہو کر دوسری عورت میں پر اتنا بڑا
ظلم کر گئیں۔--

اسرا کا پورا اعتماد اپنے کرچی کرچی کر بکھیر کے رکھ
دیا تھا۔۔۔

مجھ پر سے اس کا اعتماد بالکل نہ ہونے کے برابر ہے

چھوٹی سی لڑکی مجھ سے خفاء خفاء سی رہتی ہے۔۔
مجھے دیکھ کر تھرتھہر کانپنے لگتی ہے۔۔
مجھے شدید افسوس ہوتا ہے مگر میں شروع سے ہی ایسا
ہو۔۔

اپنے میں سمٹ کے رہنے والا سنجیدہ ۔
میری پرسنالٹی کا حصہ ہے میرا یہ مزاج ---
پوری حویلی کا اکلوتا وارث بیجہ محبت لاڈ پیار نے اس کی
شخصیت میں غرور اور ایک روب دار قسم کی پرسنلیٹی
کو جنم دیا تھا۔۔

اور یہی روب اور ہر وقت سختی۔۔
چہرے پر تاری دب دبا اور سنجیدگی ---
ہی اسراء کو حمدان سے خائف رکھتی تھی۔۔
صبح فجر تک وہ سوچتا رہا سگریٹ کے بے تحاشہ ٹوٹے
ایش ٹرے میں بکھرے پڑے تھے۔۔
اور وہ ایک فیصلے پر پہنچ کر اٹھ کھڑا ہوا ---
ایک اٹل اور ہتمی فیصلہ۔۔



اریج اندھا دھن بھاگ رہی تھی۔۔نن
اور زوار پاگلوں کی طرح اس کو پکڑنے کے لئے اس کے
پیچھے پیچھے درندوں کی طرح بھاگ رہا تھا۔۔
اریج کے پیروں سے خون رسنا شروع ہو گیا تھا۔۔

بھاگ بھاگ کر وہ آدھ موئ ہو رہی تھی پھر بھی اپنی عزت اور عصمت کو بچانے کے لیے وہ بری طرح تکلیف کے باوجود بھی زوار سے بچنے کی پوری پوری کوشش کر رہی تھی --

اس کی ہمت بالکل جواب دے چکی تھی جب سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھ کر وہ خود کو اپنے رب کے عمان میں دیتی بے ہوش ہو چکی تھی
گاڑی ایک جھٹکے سے روکی----
اور وہ نہیں جانتی تھی کہ۔۔۔



سمیر کو آرزو کو اپنے پاس لائے ہوئے دو ہفتے سے زیادہ کا ٹائم گزر چکا تھا۔۔

وہ ہلکان سا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنی بچی کو سمبھالنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔۔

اس دوران فراح نے دو دافع فون کیے جس میں صرف اور صرف ڈائورس کے لئے ہی مطالبہ کیا گیا تھا۔۔

وہ تو یہاں تک کہہ گئی تھی کہ میں خوشی خوشی پیپر بنوا کر دے رہی ہوں کہ بچی کی کسٹڈی میں نے تمہارے حوالے کی۔۔۔

مو شاطر دماغ تھی --
جانتی تھی بچی کی وجہ سے وہ اس کو کبھی آزاد نہیں
کرے گا۔

اس لئے ننھی سی بچی کو بھی اپنی مکروہ خواہشات کے
آگے قربان کرنے کے درپے ہو گئی تھی --



اگلے دن کی صبح بہت ہی روشن اور چمکیلی تھی --
بشر اٹھ چکا تھا جبکہ حجاب ابھی تک سوئی ہوئی تھی --
بشر اسکے ایک ایک نقش کو اپنی آنکھوں میں قید کر رہا
تھا --

کیسی معصومیت تھی اس کے چہرے پہ کیسا اطمینان تھا۔۔۔
جو اس کے چہرے پہ آج اپنی انوکھی چہت کھا رہا تھا --
وہ دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر ائی لٹ کو ہٹاتے
ہوئے بہت آہستہ سے --
اس کی گردن کے قریب جاکر بولا۔۔۔

نئی زندگی کی نئی صبح بہت بہت مبارک ہو "۔۔۔"
اس کی بات سن کر دوبارہ آنکھیں موند گئی --

بس بن بتوڑی میر انداز کیسا لگا ڈرانے کا؟؟؟

حجاب تھوڑا کسمسائی اور پھر دوبارہ سوتی بن گئی --
اگر تم نہیں اٹھی تو میں رات سے بھی برے طریقے سے
ڈراؤں گا پھر مت کہنا کہ میں بہت ظالم ہو --

بشر اس کی گردن پہ اپنے لب رکھتے ہوئے غرا بولا --
حجاب خود پر تپش اور دباؤ محسوس کر کے لمحہ بھر میں
ہی فوراً اٹھ چکی تھی -
کچھ دیر لگی تھی اس کو سمجھنے میں جب تک بشر مزید
شرارتوں پر اتر چکا تھا --
بشر پلینز آپ بہت خراب ہے --
اس کو دوبارہ پٹری سے اترتا دیکھ کر ایک دم بوکھلا کر
بولی --
رات کے تمام مناظر اس کی آنکھوں میں کسی فلم کی طرح
گھومنے لگے تھے -
حیاء ایسی تھی کہ وہ بشر کے سامنے نظر تک نہیں اٹھا پا
رہی تھی --
آج اس کو صحیح معنوں میں اپنے اور بشر کی درمیان
تعلق کا اندازہ ہوا تھا ---
اور یہ ادراک اس کے لئے بہت ہی حسین اور خوبصورت
تھا --
بشر مجھے جانا ہے پلینز چھوڑ دیجئے --
وہ منمنائی ---
بشر کی محبت میں اسکا پور پور بھیگا ہوا تھا --
بشر نے اسکو کسی نازک سی کلی کی طرح سے سینچ
سینچ کے اپنی محبت کی پھوار برسائی تھی --

جیسے اگر زیادہ زور سے وہ اس کو چھوتا تو کہیں وہ ٹوٹ ہی جاتی --

وہ پھر بولی بشر میری بات تو سنیں --

جی جا نے بشر ---

ہم تو آپ ہی کو سننے کے لئے بیٹھے ہیں --

سننے کے لئے -- دیکھنے کے لئے --- بس ہم تو ہیں آپ ہی آپ کے --

وہ اس کی زلفوں سے کھیلتے ہوئے گویا ہوا --

اور اپنا ایک بازو اپنی کنپٹی پر ٹکا چکا تھا --

اور اب محبت پاش نظروں سے اس کو دیکھ رہا تھا --

حجاب اس کی نظروں سے خایف سی ہو گئی --

ذبان پہ آئے الفاظ ہونٹوں میں ہی دم توڑ گئے تھے --

کیا ہوا آج بولتی کیوں بند ہے تمہاری ورنہ تو میرے سامنے

بول بول کر تو تمہاری زبان ہی نہیں تھکتی سب خیریت تو

ہے نا۔؟؟؟

اور بتاؤ رات کیسی گزری؟؟؟

ویسے میں نے تمہیں زیادہ تنگ تو نہیں کیا نہ۔؟؟؟ نیند تو

اچھی آئی تھی نہ؟؟؟

--

اس کو اس کی گھبراہٹ اور شرماہٹ مزید شرارتوں پر

اکسا رہی تھی --

آپ بہت ہی خراب ہیں" --
اوہ اچھا تو بتادو نیکسٹ بدلہ کب لو گی --
تا کہ میں بھی تیار رہو جوابی کارروائی کرنے کے لئے ---
کبھی بھی نہیں--
زندگی میں کبھی بھی نہیں--
یہ کہہ کر وہ اس کے کندھے پہ مقہر سید کر کے اٹھی اور
واش روم کی طرف بھاگی ۔

کیا ہوا ڈرگئیں کیا ابھی سے ---؟؟؟
یار بہت ستایا ہے بہت تڑپایا ہے اب میرا ٹائم ہے ---
وہ شوخی سے بولا ۔
تھوڑا تو میں بھی حق رکھتا ہوں تم کو تڑپانے کا ---
وہ اور اسکو رپانے کو بولا ۔
پورے 11 مہینے شاید میں ہی دنیا کا واحد مرد ہونگا جو
اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے بھی بیچلر کی طرح رہا ہو ---
یہ سوچ کر وہ خود ہی اپنی سوچ پہ ہنس پڑا --
ارے لڑکی فریش نہیں ہونا صرف شاور بھی لے لینا --
وہ زور سے کھلکلاتے ہوئے چیخ کر بولا --
حجاب جو واش روم کا دروازہ بند کر رہی تھی لاک لگا کر
بولی --

توبہ بہت ہی بے حودا انسان ہے یہ تو ----



زوار بھاگتا ہوا بے ہوش ہوئی اریج کی طرف پہنچنے ہی والا تھا --

Page | 265

جب گاڑی سے اترا شخص اس کو اٹھا کر گاڑی میں ڈال چکا تھا اور گاڑی واپس اپنی منزل پر رواں دواں تھی -- زوار نے چلتی گاڑی کا نمبر نوٹ کر لیا تھا --

یہ نمبر ہی مجھے اب تمہارے پاس پہنچائے گا -- اتنی آسانی سے تو تم میرے ہاتھ سے نہیں نکل سکتیں -- وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا --

کہاں ہے آخر وہ سونے کی چڑیا زوار ---؟؟؟؟ دلاویز بیگم زوار کے سر پر کھڑی طیش کے عالم میں پوچھ رہی تھی --

اور تم نے اس کو بھاگنے ہی کیوں دیا -- چھٹانک بھر کی لڑکی کو قابو نہیں کر سکتے تھے تم -- ویسے تو بڑے دعوے کرتے ہو کہ ٹیڑھی سے ٹیڑھی لڑکی کو پھانس چکے ہو ---

اب کہاں گیا تمہارا وہ تجربہ جواب چاہیے مجھے ---؟؟؟ مجھے کیا پتا تھا وہ میری اور کاشی کی تمام باتیں سن لے گی --

میں تو یہی سمجھا تھا کہ وہ بھی شام تک ہی آئے گی -- تمہارا شاید دماغ خراب ہو گیا تھا وہ نہیں تھی تو گھر میں اس کے وفادار ملازم بھی تو موجود تھے وہی اگر کوئی

سن لیتا تو ---
مگر تم تو نشے اور شراب کے پیچھے بھاگ بھاگ کر
اپنے خواص ہی سے پیدل ہو چکے ہو۔۔
دلاویز کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ زوار کے ساتھ کیا کر
بیٹھے۔۔
تم جانتے ہو اب سیٹھ کیا کرے گا ہم دونوں کا؟؟؟۔۔
مال جانے میں صرف 25 دن باقی ہیں۔۔
بے فکر رہو دل اویس میں نے گاڑی کا نمبر نوٹ کر لیا
ہے۔۔
اس سے کیا تم اس لڑکی تک پہنچ سکو گے تمہیں کیا لگتا
ہے۔
دلاویز پھنکاری۔۔
میں اس تک پہنچ کر ہی رہوں گا۔ تتلیوں کے پر کاٹنا
مجھے اچھی طرح آتے ہے میں اس فیلڈ کا پرانا پاپی ہو
ں۔۔۔
وہ بھی اسی کے لہجے میں تنک کر بولا۔۔
شادی کے دوسرے دن ہم اس کو اس ملک سے بہت دور
اسمگل کر دیتے اور اسکے حصے کی دولت میں میں اس
کے باپ سے اینٹھ لیتی کسی نہ کسی بہانے سے۔۔
مگر تم نے سارے کیے کرائے پر پانی پھیر دیا۔۔
خاک میں ملا دیا میرا سارا پلان تم نے۔۔
وہ غصے سے پاگل ہو رہی تھی۔۔

جائیداد بھی اپنی ہوتی اور لڑکی سے بھی فائدہ ہی فائدہ ملتا --

وہ اس صدمے سے نکل ہی نہیں پا رہی تھی کہ سونے کی چڑیا اتنی آسانی سے ہوجیکی ہے --
تم فکر نہ کرو میں بس ایک دفعہ معلوم کرلوں کہ وہ گاڑی کس کی ہے --

پھر دیکھتی رہوں 25 دن کے اندر اندر وہ اپنے پنجرے میں واپس کہہ دو گی --
وہ دیوار پہ زوردار مٹھی بناکر مارتا ہوا بولا ---
--♡

اسرا اپنی پیکنگ کر لو ہمیں گاؤں کے لئے نکلنا ہے آج
شام کو ہی ---
بابا سے میری بات ہوگئی ہے وہ تمہیں وہیں بلا رہے ہیں --
وہ دونوں باہر لان میں بیٹھے تھے ہمدان اس کو زبردستی
کھینچ کھانچ کے باہر لے کر آیا تھا --
ورنہ اس کی تو ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی بی جان کا سامنا
کرنے کے لئے --
وہ خاموش سی خالی خالی نظروں سے ہمدان کو دیکھ رہی
تھی --

کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟؟
وہ اس کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر پوچھے بنا نہ رہ سکا --
خالہ کا فون آیا تھا --

وہ انگلیاں مروڑتی ہوئی بولی --
اچھا --

وہ صرف اتنا کہہ کر چپ ہو گیا گویا کہہ رہا ہو آگے بولو

وہ آج رات کی فلائٹ سے واپس آ رہی ہیں --
پھر ---؟؟؟

وہ ابرو اچکا کر بولا --
وہ مجھے لینے آ رہی ہیں کل صبح یا پھر دوپہر تک ---
میں نہیں جانتی بس مجھے اتنا پتہ ہے کہ وہ کل مجھے
لیکر چلیں جائیں گی یہاں سے --
وہ خاموش ہو چکی تھی --
شاید حمدان کا ری ایکشن دیکھنا چاہ رہی تھی اس کی ابھی
ابھی کی ہوئی بات پر --

تو بس منا کر دیا نہ ان کو پھر ---؟؟؟
وہ لاپرواہی سے بولا --
نہیں میں نہیں کرسکی ---

وہ زمین پر نظریں گاڑے اتنا ہی کہہ پائی--
اس سے آگے اس کو الفاظ ہی نہیں مل رہے تھے کہ وہ
کچھ اور بھی کہ پاتی --
وجہ ---؟؟؟

اس بار ہمدان کا لہجہ نہ چاہتے ہوئے بھی سخت ہوا ---
وہ مجھے غلط سمجھے گی میں پہلے ان کو اعتماد میں لے

کر سب کچھ بتانا چاہتی ہوں --
تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے بہار تمہارے سر پر چڑھ گیا
ہے شاید --

پلیز حمدان میرے دل میں اب آپ کے لئے کوئی گلاء یا
شکوہ نہیں ہے --

عجیب کے سم کی تم نے بات کی ہے یار۔ -
کیسے بتاؤں گی؟؟؟
کیا بتاؤں گی؟؟؟

بیوقوفی کی باتیں بند کرو ظاہر سی بات ہے ان کو ہمارا
نکاح نامہ دیکھاؤ گی اور کیا کروں گی --؟؟؟
وہ بہنا کر بولا --

میرے پاس اگر نکاح نامہ ہوتا تو اتنی دیر ہرگز نہ ہوتی تو
بھی میرے قریب آنے میں --

وجاہت آتی ہوئی نظروں سے مزید بولا --
اس کی بات سن کر اسراء جیسے شدید قسم کے جھٹکوں
کی زد میں آ چکی تھی--

اس کو لگ رہا تھا جیسے کسی نے منوں پانی اس کے اوپر
انڈیل دیا ہو --

پھر تم کیوں گھبر آ رہی ہوں؟؟؟
میرے پاس نہیں ہے نکاح نامہ تو تمہارے پاس تو ہے نا
--؟؟؟--

پس وہی خالہ کو دکھا دینا اپنی کافی ہے ثبوت کے طور

پر۔۔
وہ مطمئن تھا جیسے ہر چیز کا حل سوچ کر بیٹھا ہو۔۔
تھا ہی نہیں "-----"
وہ سونے کو تھی اور آہستہ آہستہ کانپ رہی تھی اس کو
حمدان سے خوف محسوس ہو رہا تھا کہ جب وہ سچائی
جانے گا تو۔۔۔
اس "تو" کے آگے سوچ کر اس کی روح فنا ہونے لگی تھی
۔۔۔
صحیح طریقے سے بتاؤ۔۔۔
کیا بات ہے؟؟؟
کیا ماجرا ہے آخر؟؟
کیوں اس طرح سے رو رہی ہوں؟؟؟
وہ طیش کے عالم میں بولا۔۔۔
ایک یہی تو آخری امید تھی جس کی وجہ سے وہ پر سکون
تھا۔۔
جس دن آپ مجھے گروسری کرتے وقت ملے تھے۔۔
اس کے رونے میں مزید شدت آچکی تھی۔۔
وہ اپنی کرسی دھکیل کر اٹھا اور غصے میں سامنے بیٹھی
اسراء کے بازوؤں پہ جھک کر دباؤ ڈال کے بولا۔۔۔
بتاؤ اسراء پھر کیا۔۔۔؟؟؟؟
ایسا کیا ہوا تھا اس دن؟؟؟
میرا ضیٹ مزید مت آزماؤ اور مجھے پوری بات بغیر کسی

جھوٹ کی ملاوٹ کے سچ سچ بتا دو ???
وہ غصے کی شدت سے سرخ ہوتی آنکھیں اپنی شریک
حیات گاڑھ کر بولا ---
وہ اس کی غصے میں دیوانگی دیکھ کر مزید سراسیمہ ہو
بیٹھی ۔
بتانا چاہ رہی تھی۔۔ بولنا چاہ رہی تھی ۔۔ مگر الفاظ تھے کہ
اس کے لبوں پہ ہی نہیں آیا رہے تھے۔۔
زبان اس کا ساتھ نہیں دے پا رہی تھی ۔۔
جب بہت دیر تک حمدان نے صرف اس کے لبوں کو
بڑبڑاتے ہوئے ہی دیکھا تو تھوڑا تیز آواز میں دھاڑا اس پہ
۔۔

اگر تم نے مجھے صحیح طریقے سے نہیں بتایا تو اپنی
بشر کی ذمہ دار تم خود ہو گی ---
وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ ممممم میں نے اس دن غصے میں نکاح نامہ
پھاڑ کر جلا دیا تھا ---
وہ سسکتے ہوئے اس کے سر پر ہم پھوڑ گئی تھی ---
۔♡۔

رات کا وقت تھا حجاب لان میں بشر کے ساتھ فٹبال کھیل
رہی تھی ۔۔
جب حجاب کی کک پر بال اچھل کر لان کے دوسری طرف
چلی گئی تھی ۔۔
میں نہیں جاوونگی لینے ۔۔

کیوں۔۔۔ کیوں نہیں جاؤں گی تم پھینک کی تم نے ہے تو تمہیں جاؤں گی۔۔۔

ہر اپنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اپنے پاؤں دوسری کرسی پر رکھ لئے گویا وہ تو اب ہلے گی نہیں۔۔۔

بشر بھی ناراض ہو کر اندر چلا گیا۔۔۔

ہونہ جاتے ہیں تو جائے میری بلا سے۔۔۔

ابھی اس کو تھوڑی دیر ہی وہاں بیٹھے ہوئے ہوئی تھی اور وہ بشر کو واپس منا کر بلانے کے لئے اندر جانے والی تھی جب۔۔۔

ڈرائیور گاڑی پارک کر کے سیدھا اس کی طرف بوکھلایا ہوا آیا۔۔۔

بی بی جی۔۔۔

بی بی جی۔۔۔

کو دور سے ہی بولتا ہوا آ رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا کا اتنا گھبرائے ہوئے کیوں ہو۔۔۔؟؟؟

اس کے چہرے پر پریشانی حاویدا تھی۔۔۔

کاکا آپ پہلے تھوڑا سا بیٹھئے۔۔۔ یہ پانی لیں اور مجھے سکون سے بتائیں کیا ہوا ہے؟؟؟؟

صحاب اندر گئے ہیں آتے ہی ہونگے۔۔۔

بی بی جی آپ میرے ساتھ آؤ۔۔۔

وہ پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھ کر ڈرائیور کے پیچھے پیچھے چل دی۔۔۔

اس کو دل میں کچھ کھٹکے سا ہو رہا تھا جیسے کچھ بہت برا یا پھر بہت اچھا ہونے کو ہوں --
ڈرائیورز کو گاڑی کے پاس لے آیا اور پیچھے کا دروازہ کھول کر حجاب کو اس طرف بلایا --
حجاب نے جیسے ہی کھلی ہوئی گاڑی کے پچھلے حصے میں جھانک کر دیکھا --
اس کی فلک شگاف چیخیں نکلتی چلی گئیں ---
اس کی چیخیں سن کر بشر تیزی سے اندر سے بھاگتا ہوا باہر کار پورچ ایریا میں آیا ---



یہ تم نے کیا کر دیا ہے بیوقوف لڑکی جانتی بھی ہو کہ اس کے بغیر میں کس طرح سب کو تمہارے اور میرے رشتے کی سچائی بتا پاؤں گا ؟؟؟؟
وہ اب کمرے میں اسرا سے مخاطب تھا --
اسراء کو رہ رہ کر خود پہ غصہ آ رہا تھا --
کیا ضرورت تھی مجھے اتنا جب بازی کرنے کی --
یہ بات سوچ سوچ کے اس کے دماغ کی نصیں پھٹے کو تیار تھی ---
اب کیا ہوگا حمدان ؟؟؟؟
وہ روتے روتے اسے گویا ہوئی ---

تم نے میری سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود کر کے رکھ دی ہے۔۔۔

وہ اس کی طرف موڑ کر غصے سے دھاڑا۔۔۔

اسراء اس کے غصے سے مزید سہم سی گئی۔۔

وہ اپنی غلطی پر پشیمان اور اپنے شوہر کے غصے سے خائف ہو کر خاموشی سے کمرے سے باہر جا رہی تھی جب۔۔۔

حمدان نے اس کا بازو پکڑ کر خود میں بھینچ لیا۔۔

تم نہیں جانتیں آسرا کے تم میرے لئے کیا ہو۔۔۔؟؟؟؟

وہ اس کو اپنے سینے سے لگائے سرگوشیاں نہ انداز میں بولا۔۔

اتنا آہستہ کہ وہ سن بھی نہ سکی۔۔۔

رو رو کے اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔۔

وہ آنے والے وقت کو لے کر شدید خوفزدہ تھی۔۔

حمدان۔۔۔

اس نے حمدان سے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی تھے

جب۔۔۔۔

بس خاموش ہو جاؤ میں ان لمحات کو کو ہمیشہ ہمیشہ کے

لئے قید کرنا چاہتا ہوں۔۔

بس تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

تمہیں اپنے لمس کی ایک ایک حدت بخشنا چاہتا ہوں۔۔

تمہاری خوشبو کو خود میں اتارنا چاہتا ہوں۔۔

بس مجھے ان لمحات کو امر کرنے دو ---
وہ۔ اسکے ماتھے پہ اپنے لب رکھتے اور اس کے کمر کے
گرد حصار باندھتے ہوئے ہوئے مزید بولا --

میں ابھی زندہ ہوں اور میرے جیتے جی تمہاری ہر
پریشانی میری ہے میں کبھی بھی تمہیں ٹوٹکے بکھرنے
نہیں دوں گا --

بس ایک وعدہ مجھ سے کرو --
وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے بولا -
میں آپ سے ہر وعدہ کرنے کے لئے تیار ہوں --
آپ میری زندگی ہے --

مجھ پہ ہمیشہ بھروسہ کرنا --
یاد رکھنا زندگی میں کتنے ہی بڑے بڑے اتار چڑھاؤ ہی
کیوں نہ آئے میں ہمیشہ ساتھ دوں گا --
کبھی بھی تمہیں تنہا نہیں ہونے دوں گا ---
بس مجھے تمہارا اعتماد چاہیے --

میں آپ پہ خود سے بھی زیادہ اعتماد کرتی ہوں یہ میرا
وعدہ ہے کہ میں کبھی بھی زندگی میں آپ سے کیا ہوا
وعدہ نہیں بھولونگی ---

اس کا اقرار سن کر حمدان نے اسکو اپنی بانہو کے گھیرے
میں لے کر --

آسرا پر اپنی محبت اور جذبات لٹاتا گیا ---
اس کے پورے وجود پر ٹھنڈی پھوار کی طرح برستا چلا

گیا ---

حمدان پوری رات اس کو اپنی محبت اور سچے جذبوں سے
آشنائی بخشتا رہا ---

وہ دونوں ہی اس بات سے بے خبر تھے کہ آنے والا وقت
کیا کچھ نہیں سوچ کر بیٹھا ہے ---



دوپہر کا وقت تھا جب سموں اوپر کمرے میں آئی۔ حمدان
اس وقت کسی ضروری کام سے گیا ہوا تھا ----
بی بی جی آپ کو آپ کے خالو خالہ لینے آ گئے ہیں --
وہ جو سمجھ رہی تھی کہ دوپہر ہو گئی ہے --
وہ لوگ اب شام کو ہی آئیں گے تھوڑی ریلیکس ہو کر لیٹ
گئی تھی --

ملازما تو کہہ کر چلی گئی تھی ---
مگر اس کا پورا وجود صرف اس ایک بات کے سننے سے
سنائٹوں میں آچکا تھا ----



کیا ہوا حجاب کیوں اس طرح گھر سر پر اٹھا رہی ہو؟؟؟؟
بشر کولگا شاید پھر کوئی چھپکلی یا چوہا تو نہیں دیکھ لیا --
وہ اس سے اسی قسم کی ہی امید کر سکتا تھا---

لیکن ڈرائیور کے ساتھ کھڑی حجاب کی غیر ہوتی حالت
دیکھ کر وہ تیزی سے گاڑی کی طرف بھاگا لاؤنج کے

دروازے سے --
ڈرائیور اس کو باہر آتا دیکھ کر حواس باختہ سہ بشر طرف آیا۔

صاحب جی میں گاڑی کی سروس کروانے کیلئے گیا تھا --
جب واپس آ رہا تھا تب ایک بی بی زخمی حالت میں مجھے بے ہوش ملی --

معاف کریئے گا بشر بابا میں اس کو گاڑی میں ڈال کر لے آیا مجھ سے اس کی تکلیف دیکھی نہیں گئی --

وہ ابھی آگے بھی کچھ بولنے والا تھا کہ اس کی بات ادھوری ہی رہ گئی جب حجاب روتی ہوئی بشر کا ہاتھ پکڑ کر اس کو کھینچتی ہوئی گاڑی کے قریب لے کر آئی --
بشریہ اریج۔ -

دیکھیں میری دوست کی کیا حالت ہو گئی ہے -
اس کے پیروں سے خون ابھی بھی رس رہا تھا کہیں ٹکرانے سے سر کے اوپری حصے سے بھی خون کی لکیر بن چکی تھی --

کمیز شاید کسی چیز سے الجھ کر تھوڑی پھٹ چکی تھی --
بشر کو اس کی حالت دیکھ کر کچھ ٹھیک نہ لگا اور وہ روتی ہوئی حجاب کی مدد سے اس کو اندر لے آیا --
اسراء والے روم میں لٹا کر وہ تیزی سے اپنے فون کو لینے لاؤنج میں گیا --

حجاب اریج کے پاس ہی بیٹھی اس کے ہاتھ پاؤں سہلا رہی

تھی --

کچھ ہی دیر میں بشر ڈاکٹر کو یہ کمرے میں دوبارہ واپس آیا

Page | 278

اریج کا معائنہ کرنے کے بعد ڈاکٹر --

بشر سے کوئی گویا ہوا --

ان کو تھوڑی ریسٹ کی ضرورت ہے زخم اتنے گہرے نہیں ہیں چند ہی دنوں میں جلدی ہی ریکور ہو جائیں گے --
ان شاء اللہ --

حجاب نے ڈاکٹر کی بات پر بے ساختہ کہا --

ڈاکٹر بشر کے ساتھ کمرے میں سے جا چکا تھا ۔

حجاب اپنی عزیز ترین دوست کی ایسی ٹوٹی بھی بکھری حالت پہ ششدر سی تھی --

اس کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ اسی کی دوست اریج ہے ہستی کھیلتی زندگی کے لمحے کشید نے والی --



حجاب باہر آو ایک منٹ کے لئے مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے --

وہ آہستہ سے کمرے میں آکر حجاب سے بولا ۔

حجاب ابھی بھی اریج کے سرہانے ہی بیٹھی تھی --

رو رو کے اس کی آنکھیں سرخ اور سوجی سو جی سی ہو رہی تھیں۔

جی بولیں سب خیریت ہے نا --؟
وہ وہیں سے آہستہ اشارے سے بولی --
ہاں یار سب خیریت ہے تم بس ایک منٹ کے لئے باہر آؤ --
وہ آریج کے اوپر کمبل ڈال کر بہار آئی --
ہاں اب بولیں سب خیر تو ہے نا -
ہاں ہاں یار سب خیر ہے -
تم اس طرح رو تو مت کیا تمہارے اس طرح رونے سے
اس کو ہوش آجائے گا یا وہ بالکل ٹھیک ہو کے لڑیاں ڈالنا
شروع کر دی گئی --
اس نے جان کر آخر میں "لڈی" کا لفظ استعمال کیا تھا تاکہ -

وہ تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی مگر مسکرا تو دی --
اور وہ اس کی بات میں واقعی مسکرا دی -
توبہ اب ایسی بات بھی نہیں ہے کہ وہ فوری لڈیا ہی ڈالنا
شروع کر دے گئی --
وہ تھوڑا ہنستے ہوئے منہ بنا کر بولی -
بشر اس کو بازو کے گھیرے میں تسلی دیتا ہوا لاونچ میں
رکھے صوفہ تک لے آیا --
ارے آپ ابھی تک ایئرپورٹ نہیں گئے کیا ماما بابا کو لینے

اسکو اچانک ان دونوں کی یاد ستائی ---
ہاں ہاں بس ابھی ایک گھنٹے میں نکلوں گا --

اچھا یہ پہلے پانی پیو بشر نے ٹیبل سے گلاس اٹھا کر اس میں پانی انڈیل کر حجاب کے ہونٹوں سے زبردستی لگایا --
اب مجھے بتاؤ تحمل سے اریج کے بارے میں مکمل تفصیل --

بشر کو وہم سا ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اریج کو پہلے سے جانتا ہے یا اس نے کہیں دیکھا ہوا ہو۔
اریج اور میں دوست ہونے سے پہلے ریلیٹو بھی ہے۔
بشر بیچ میں بالکل بھی کچھ نہیں بول رہا تھا وہ پوری توجہ سے حجاب کی بات سن رہا تھا --
وہ میرے کزن یعنی پھوپھو کے بیٹے حسن بھائی کی بیٹی ہے --

رشتے میں دیکھا جائے تو میری بھتیجی ہوئی ہوئی وہ۔
حسن کا نام سن کر اس کے دماغ میں چنا کا ہوا --
او مائی گڈنس"۔۔۔۔"
اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا --
اس سے آگے اس کو اریج کے تعارف کی ضرورت نہیں تھی --

کیا ہوا آپ جانتے ہیں کیا حسن بھائی کو؟؟
ہاں"۔۔۔"

بہت اچھی طرح --
بشر کے چہرے کے تاثرات یکدم بدلے تھے --
تو پھر آپ جلدی سے حسن بھائی کو کال کریں نا ان کو

بتایا ریچھ کے بارے میں --
میرے پاس تو ان کا نمبر ہی نہیں تھا سیفاریج کا ہی ہے -
سمیر بھائی کے پاس سب کے کانٹیکٹس ہوا کرتے تھے
ماما بھی انہی کو کہتی تھی جب کسی سے بات کرنی ہوا
کرتی تھی وہی ماما کو فون ملا کر دیا کرتے تھے --
حجاب بغیر اس کے تاثرات کو جانچے اپنی ہی بولے جا
رہی تھی ---
مگر بشر کے دماغ میں تو کچھ اور ہی چل رہا تھا --
کریں نا فون جلدی سے پلیز - -
نہیں ابھی نہیں ابھی میں ایئرپورٹ کے لئے نکل رہا ہوں --
ارے یہ کیا ابھی تو پورا آدھا گھنٹہ باقی تھا ابھی سے ہی
چلے گئے --
پیچھے وہ کندھے اچکا کر بڑبڑاتی رہ گئی --



اسراء اندر کمرے میں بیٹھی بار بار ہمدان کو کال رہی تھی
مگر ہر دفعہ کال ملانے پر اس کا نمبر مستقل بزی جا رہا
تھا --

گھبراہٹ سے اس کی جان نکلی جا رہی تھی ہاتھ پاؤں
پریشانی سے ٹھنڈے پڑ رہے تھے -
فون کی بیل پہ اس نے جلدی سے موبائل کو دیکھا حمدان
کولنگ دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی --

اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے غصے میں فون اچھال کر بیڈ کے دوسری طرف پیکھا تھا --
دور سے حمدان کا نام جگمگا تا دیکھ کر جلدی سے موبائل پر جھپٹی --

حمدان آپ کہاں ہیں باہر خالہ خالو مجھے لینے ---
اس سے آگے اس کے الفاظ لبوں میں ہی دم توڑ گئے
وہ فون پہ ہی زار و قطار رو دی --
حمدان دس منٹ میں ریش ڈرائیونگ کر کے گھر پہنچا --
اور سیدھا سرا کے پاس کمرے میں ہی آ گیا بغیر کسی سے سلام دعا کیے --

اس نے ہینڈل پر ہاتھ رکھا وہ لاکھ تھا وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ ڈر کے مارے لوگ کر کے بیٹھی ہے --
اس نے اپنی پاکٹ سے ڈپلیکیٹ چابی نکال کر دروازہ کھولا --

وہ دشمن جاں سامنے ہی صوفے پر بیٹھی اپنے پسندیدہ شغل رونے میں مصروف تھی --
یار تمہیں صرف رونا ہی آتا ہے یا کبھی حس بھی لیتی ہو ---

وہ چڑھ کر بولا --
وہ لوگ آگئے ہیں اور مجھے جانا ہوگا --
یہ کہتی ہوں وہ صوفے سے تیزی سے اٹھتی حمدان کے سینے سے آ لگی ۔

اس نے حمدان کی شرٹ کو سختی سے تھاما ہوا تھا جیسے اگر اس کی ایک لمحے کو بھی گرفت ہلکی ہوئی تو وہ اس کو ہمیشہ کے لئے کھو دے گی --

اب کیا ہوگا حمدان؟؟؟

آپ پلیز مجھے بتائیں میں کس طریقے سے اس سچویشن کو وہاں جا کے ہینڈل کرونگی --
کس طرح آپ کے اور اپنے رشتے کی حقیقت کی یقین د لا پاوونگی --

دیکھو اسراء پہلے بات سنو میری رونا بند کرو اور خود کو ریلیکس کرو --

حمدان نے اس کی پشت سہلاتے ہوئے کہا ---
اسرا کے رونے میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا --
منہاس کو ساتھ رکھیں چئیر پہ بٹھا کر اور خود اس کے سامنے دوزانو بیٹھ گیا ---
پہلے اپنا ہاتھ آگے کرو --
وہ چپ چاپ اس کی بات پر اپنا سیدھا ہاتھ آگے کرتی ہے --
نہیں یہ والا نہیں الٹا ہاتھ --
وہ خود اس کا الٹا ہاتھ تھام کر --
اپنی پینٹ کی پاکٹ میں سے ایک مخملی کیس کی نازک سی ڈبیا نکال کر کھولتا ہے --
اسراء حیران پریشان سی اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہی تھی --

وہ اس کے ہاتھ میں ڈائمنڈ کی رنگ ڈالتا ہے ہارٹ فنگر میں --

--انگوٹھی والا ہاتھ تھام کے اس کا کہتا ہے -
میں نے تم سے کل رات بھی کہا تھا کہ--
تمہاری ہر پریشانی--

ہر خوشی--

ہر تکلیف--

ہر غم میرا ہے --

کہا تھا یا نہیں ؟--

جی --

اسرا سسکیوں کے درمیان بس یہ ایک لفظ ہی بڑی مشکل سے ادا کیا --

بس تو پھر مجھ پہ بھروسہ رکھو میری اس وقت جب تم مجھے کال کر رہی تھی تب وکیل اور ان کے ساتھ بیٹھے بابا سے ہی بات ہو رہی تھی --

وہ اس کے آنسو اپنی انگلیوں کی پوروں پہ نظمیں سے جذب کرتے ہوئے بولا --

اسرا نے اس کا اپنے گال سے واپس جاتا ہاتھ پکڑ کے اپنے گال پہ دوبارہ رکھ لیا --

اور پھر پرسکون سی ہو کر چند لمحے کے لیے آنکھیں موند گئی --

جیسے وہ حمدان کے لمس کی حدت کو خود میں اتار رہی

ہو اور اس کے احساس کو اور اس لمحے کو خود میں قید کر رہی ہوں --

حمدان اسکی محبت کی اس حسین اظہار پہ دنگ رہ گیا --
اس کو ایسا لگ رہا تھا جیسے آج اس کی ذات مکمل ہو گئی ہو --

میری لویر سے بات ہو گئی ہے ان کے مطابق اگر گواہان ہمارے نکاح کی گواہی دیدیں تو پھر ہمارا یہ نکاح سب کو قبول کرنا ہوگا --

وہ خوشی سے چور لہجے میں بولا --
اور تم میرے ساتھ جارہی ہو گاؤں آج شام ہی --
نہیں ایسا کیسے ممکن ہے خالہ اور خالو مجھے کیسے ایک غیر مرکز ہاتھ بھیج سکتے ہیں اس طرح ---
جب تک کہ آپ گواہان ان کے سامنے پیش نہ کر دیں --
اس نے سسکی بھری --

میں خیر نہیں ہوں شوہر تمہارا --
وہ تھوڑا برہم ہوا -
ہاں آپ شوہر ہیں میرے کہ میں جانتی ہوں اور بہت اچھے سے مانتی بھی ہو --

مگر یہ سچ ان کو کس طرح بتاؤں ???
وہ دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ کر بالک اٹھی --
میں بتاؤں گا تم نہیں بتا سکتی تو کیا ہوا ---
اور جب وہ آفیشل پیپر یعنی نکاح نامہ مانگیں گے تب ؟؟؟؟

یہ وہ سوالیہ نشان تھا جس نے اس کو زندہ درگور کر کے رکھ دیا تھا ---

آپ پلیز پہلے ان کے سامنے گواہان پیش کریں -- تاکہ میں ان کی اور سب سے بڑھ کر اپنی نظروں میں سرخرو ہوسکوں۔۔

آج وہ پہلی دفعہ اتنا حمدان کے سامنے بول پائی تھی -- یہ سب تمہاری بیوقوفی کی وجہ سے ہوا ہے اور ویسے بھی حمدان شاہ آج تک کسی کو جوابدہ نہیں ہوا تو اپنی بیوی کے معاملے میں تو بالکل بھی نہیں ہوسکتا --- وہ اٹل لہجے میں بولا --

اسکی جاگیرانہ طبیعت عود کرائی۔۔

حمدان کیا آپ آج کے دن ---

کے بارے میں جانتے ہیں کہ آج کیا دن ہے؟؟؟

ہاں میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں -

آج کے دن تم میرے نکاح میں آئی تھیں۔۔

وہ اس کے ہاتھ میں اپنی پہنائی ہوئی محبت کی نشانی گھماتے ہوئے بولا --

میں اگر آپ سے کچھ مانگو تو دیں گے آج --؟

وہ تھوڑا ڈرتے ڈرتے بولی --

ہاں میری زندگی تم جو بھی مانگو گی میں دوں گا چاہے وہ

میری زندگی ہی کیوں نہ ---

حمدان نے اس کی گود میں رکھے ہوئے ہاتھوں کو تھام کر

جذبوں سے چور لہجے میں بولا --
اسراء نے بے ساختہ اس کے لبوں پہ اپنا ہاتھ رکھا --
اس سے آگے کچھ مت کہیے گا --
اللہ تعالیٰ آپ کو میرے سر پر ہمیشہ سائے کی طرح سلامت
رکھے --

آمین --
اس کی پلکوں سے آنسو تھل تھل گر رہے تھے --
کچھ ہیڈنوں میں وہ اس شخص سے ٹوٹکے محبت کرنے
لگی تھی جس سے وہ کبھی نفرت کیا کرتی تھی اور اس
سے علیحدگی کے لیے دعائیں کرتی تھی --
کیا رشتہ بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے نکاح کا کہ --
دو مختلف لوگ صرف تین دفعہ قبول ہے کہ کر کیسے
ایک جان دو قالب بن جاتے ہیں --
بس آج تم مجھ سے جو مانگنا چاہتی ہوں کہو میں کسی بھی
طریقے سے تمہاری خواہش پوری کروں گا ---
آسرا اپنی پلکیں گرا کر آہستہ سے بولی --
حمدان پلیز مجھے ابھی خالہ کے ساتھ جانے دیں --
میں ان کو اپنے طریقے سے ہینڈل کرنا چاہتی ہوں --
ہمدان کے ہاتھوں سے اسراء کے تھامے ہوئے ہاتھ یخلقت
آزاد ہوئے --



فرح کیا ہماری علیحدگی کے علاوہ اس مسئلے کا کوئی حل نہیں ہے؟؟

سمیر پانچ آرزو کو لے کر فرح کے بلانے پر ریسٹورانٹ آیا تھا۔۔

نہیں اور میں یہاں کوئی مسئلہ حل کرنے نہیں آئی۔۔۔
میں آج تم سے ایک ہی دفعہ حتمی بات کرنے کے لیے آئی ہوں۔۔

میں ایسا نہیں چاہتا میں اس رشتے کو ٹائم دینا چاہتا ہوں۔۔
دیکھو اس کو یہ تمہارے وجود کا حصہ ہے۔
یہ تمہاری ہی کو کسے جینی ہے۔۔

اس ننھی پری کو کس بات کی سزا مل رہی ہے۔۔
مجھے صرف ایک جواب دے دو اس میں اس معصوم کا
کیا قصور ہے آخر۔۔
فرا کا اپنی بی کیسے کھولتا ہاتھ اسکی بات پہ سن سا ہو کر
تھم گیا۔۔۔۔



پلیز حمدان یہ میرے لئے اس لئے ضروری ہے کہ میں
اپنی ماں کی تربیت کے اوپر کوئی حرف نہیں آنے دینا
چاہتی۔۔

میں یہ نہیں چاہتی کہ بعد میں لوگ کہیں کہ دیکھو کیسی
لڑکی تھی کہ۔۔۔۔

میں لوگوں کی زبانیں نہیں روک سکتی مگر خود اپنے عمل سے اپنا آپ تو منواہی سکتی ہوں نا؟؟؟؟

بس کرو آسرا تم ایسی فرمائش کر رہی ہوں جو میرے لیے پوری کرنا ناممکن سی بات ہے ---

یہ میرے اختیار سے باہر ہے۔۔

وہ اس کی بات بیچ میں سے کاٹ کر بولا۔۔

حمدان۔۔۔

وہ اسکو پاس سے اپنے پاس سے اٹھتے دیکھ کر بولی۔۔
حمدان کھڑا ہو چکا تھا اور اب اس کی پشت اسراہ کی طرف تھی۔۔

پلیز مجھے ایک موقع تو دیں۔۔

کہ میں خود کو منواسکوں۔۔

مجھے خود کو ڈیفینڈ کرنے کا صرف ایک موقع۔۔۔۔۔
اور میں آپ کو اس بات کا یقین دلاتی ہوں کہ بہت جلد ہم دونوں دوبارہ سے ایک ساتھ ہوں گے۔۔۔

وہ چین سی اٹھ کر اس کی پشت سے سر ٹکا کر بولی۔۔
جائوا سرا چلی جاؤ۔۔۔

وہ جذبات سے عاری لہجے میں گویا ہوا اس سے۔۔

حمدان پلیز ایک دفعہ مجھے مڑ کر تو دیکھلیں۔۔۔

صمجھے اسطرح سولی پہ تو نہ لٹکائیں۔

آسرا میرا ضبط مزید مت آزماؤ۔۔

وہ شدت غم سے نڈھال سہ ہو کر بولا۔۔
چلی جاؤ اسرا ایسا نہ ہو کہ میں تمہاری جانے کی تمام
راہیں مسدود کر دو۔۔۔
وہ غصے سے زور سے چیخ کر بولا۔
اسراء خوف سے دو قدم پیچھے ہوئی۔۔
حمدان ایک ہی جست میں مڑا اور اپنے پیچھے کھڑی آسرا
کو دیوار سے لگا کر گویا ہوا۔۔
میں تم سے کتنی دفعہ کہہ چکا ہوں چلی جاؤ۔۔
کیوں مجھے میرا فیصلہ بدانے پر اکسا رہی ہوں؟؟؟ کیوں
مجبور کر رہی ہو مجھے۔۔۔؟؟؟
وہ اسکو دونوں شانوں سے جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔۔
ضبط سے اسکا چہرہ آگ کی طرح دہک اٹھا تھا۔۔
جبکہ جانے کا فیصلہ تم پہلے ہی لے چکی ہو۔۔۔
حمدان کی آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ ہو رہی تھی۔۔
اسراء کو وہ آج وہی والا حمدان لگا جو اس اس رات اس کو
اسی کے گھر پہ دھمکا کر گیا تھا۔۔۔
میں آپ کی خفگی نہیں برداشت کر سکتی میں جی نہیں
سکو گی۔۔۔
وہ اب رورو کے ہلکان سی ہو کر کانپنے لگی تھی۔۔
حمدان نے بے طرح کانپتی اپنی بیوی کو دیکھا۔۔

اسکو آج سے پہلے اپنی 36 سالہ زندگی میں اپنا آپ کبھی اتنا شدید بے بس نہ محسوس ہوا تھا۔

آج وہ خود کو بے بسی کی انتہا کو چھوتا محسوس کر رہا تھا۔ -

اس نے اسراء کی کمر کے گرد بازوؤں کی مدد سے گھیرا تنگ کرتے ہوئے اس کے کپکپاتے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ دیے۔ -

اور دوسرے ہاتھ سے اس کے بال اپنی مٹھی میں بھر کر اپنی جذبات کی آگ سے جھلسا گیا۔ -

جیسے - کہے رہا ہو کہ میری امانت میں خیانت نہ ہو۔ - اسراء نے اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ - تکلیف سے اس کی آنکھوں سے بھر بھر آشک رواں ہو رہے تھے۔ -

اسکا ناشک سہ سراپہ پوری طرح حمدان کی گرفت میں تھا۔ -

وہ سسک رہی تھی۔ -

کانپ اٹھی تھی۔ -

درد کا احساس مزید ہاوی ہو رہا تھا۔ -

اور پھر کچھ ہی لمحوں بعد ہی کا نپتی لرزتی اپنی بیوی کو ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر نکال کر کھڑا کیا اور اس کے

ہونٹوں سے رستے خون کو بے دردی سے اپنے ہاتھ کے انگوٹھے صاف کیا۔۔

صرف ایک مہینہ اس ایک مہینے میں جو کرنا چاہتی ہو کرو۔۔
اس کے بعد وہی ہوگا جو میں جاؤں گا۔۔۔
یہ کہہ کر اس نے دھاڑ سے دروازہ دہر اسراء کے منہ پہ بند کر دیا۔۔۔

اس نے مانگی بھی تو جدائی مانگی ❀❀
اور ہم تھے کے انکار بھی نہ کرنا آیا ❀❀
اسرار اس کی اس قدر سفاکی سے دنگ رہ گئی تھتی۔۔
وہ اپنا ٹوٹا بکھرا وجود لے کر خود کو ہتہ امکان ہ کمپوز کر کے خالہ اور خالو کے ساتھ ان کے گھر آ گئی۔۔۔۔



ماما بابا اور وہ تینوں لا ن میں بیٹھے شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔
اور بھئی حجاب اس نالائق نے تمہیں تنگ تو نہیں کیا نا
؟؟؟؟؟۔

بابا حجاب کو چھیڑتے ہوئے بولے۔۔۔
بابا بس کیا بتاؤں آپ کو آپ لوگوں کے جانے کے بعد کیا کیا نہیں گزری مجھ پہ جاری ہے۔۔

وہ افسردگی سے کہتی بشر کی طرف ایک جاتی اور شرارتی نظر ڈال کر دوبارہ بابا کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔ بشر نے اس کی آنکھوں میں ناچتی شرارت دیکھ لی تھی۔۔ بشر نے جواباً اس کو ایسی نظروں سے گھورا کہ جیسے کہہ رہا ہو کہ۔۔

بیٹا کمرے میں تو چلو پھر بتاؤں گا۔۔۔

ماما ان دونوں کو اس انداز میں دیکھ کر دل ہی دل میں ماشاء اللہ بولے بغیر نہ رہ سکیں۔۔

آج اپنے دونوں بچوں کو کتنے عرصے بعد وہ ایک دوسرے کے ساتھ کتنا خوش اور مطمئن دیکھ رہی تھیں۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کتنے خوش اور مکمل لگ رہے تھے۔۔۔

خدا کرے تم لوگوں کی جوڑی سلامت رہے۔۔۔ آمین۔۔

دونوں کے چہروں پر پھوٹتی ہوئی خوشی ان دونوں کے بیچ بنے اس نئے رشتے کی چیخ چیخ کر گواہی دے رہی تھی۔۔۔

ماما کی محویت کو بشر کی آواز نے توڑا تھا۔۔

بابا جبکہ کسی ضروری کام کا کہہ کر جاچکے تھے۔

اور آسرا تم بتاؤ کیسی ہو؟؟ یار میں تمہیں لینے بھی آیا مگر تم آئی ہی نہیں۔۔۔

اور یہ تمہارے ہونٹ کو کیا ہوا؟؟؟
اسراء بشر کی بات پہ سٹپٹا گئی۔
وہ۔ وہ۔ یہ باتھروم میں میں سلپ ہوگئی تھی۔۔
وہ اٹکتے ہوئے گویا ہوئی۔۔
دل ہی دل میں حمدان کو کوستے ہوئے بولی۔۔
زور تو نہیں لگی تھی۔۔۔؟؟؟
بشر کے ماما نے پوچھا۔
ماما کی ماحولیت بشر کی آواز نے توڑی تھی باباجبکے
کسی ضروری کام کا کہہ کر جاچکے تھے۔
ہاں بیٹا بس ایک ہی دفع تم سے فون پر بات ہو سکی اس
کے بعد جب بھی میں نے تمہیں فون کیا تمہارا نمبر ہی مل
کے نہ دیا۔۔
ماما نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔۔۔
جی ہو سکتا ہے کچھ پر اہلم ہو گئی ہوں موبائل میں۔۔۔
وہ کمرور سہ۔ ازر تلا شہ۔۔
اب وہ کیا بتاتی کہ کس طرح حمدان نے
ان تھوڑے سے دنوں میں اس کو کسی اور طرف متوجہ
ہونے ہی نہیں دیا۔۔
وہ بس اس کو خود میں ہی الجھائے رکھتا۔۔
اپنی محبت اور قربت کے نشے میں اس کو چور کر کے
رکھ دیا تھا۔۔

ادھر ادھر تو گویا وہ یہ بھول ہی گئی تھی اس کے ساتھ گزارے ہوئے ایک ایک حسین لمحات کی قید میں کہ باہر بھی کوئی دنیا نہیں موجود ہے ---

بشر اس کو فضاؤں میں گم دیکھ کر بہت گہری نظروں سے اس کا جائزہ لے رہا تھن۔!۔

جیسے اس کے چہرے پر کچھ تول رہا ہوں
حجاب کی ماما سے باتیں کرتی ہوئی نظر جیسے ہی بشر
کو آسرا کو دیکھتے ہوئے پڑی ---
حجاب نے آو دیکھا نہ تائو اور --

اوچ -----

بشر کی ہلکی سی چیخ نمودار ہوتی ہے حجاب نے اپنا
غصہ آسرا اور ماما کے سامنے ظاہر کیے بغیر اپنی سینڈل
والا پاؤں --

بشر اپنا پائو ں پکڑے بری طرح سہلا رہا تھا --



حجاب ٹیرس میں کھڑی تھی جب بشر پیچھے سے آیا --
اور اسکے شانہ پہ اپنی تھوڑی ٹکا کے بولا --
کیا کہا جا رہا تھا نیچے ؟؟؟۔

بہت ظلم کیا ہے نہ میں نے تم پر بہت ستایا ہے نہ میں نے
تمہیں ---

وہ اس کو گھیرے میں لیتے ہوئے پیچھے اس کی گردن پر ہلکا سا کاٹتے ہوئے بولا --

وہ بشر میں نے ایسے ہی مذاق کیا تھا معاف کر دینا پلیز جانے دینا نا۔۔

ابھی نہیں پلیز ابھی نہیں۔

وہ بشر کے ہاتھ اپنے بازوؤں پر گھڑتے محسوس کر کے بولی --

نہیں میرا تو ابھی بدلا لینے کا دل چاہ رہا ہے اور میں ابھی ہی لوں گا ---

اف بشر اب بھی نہ کیسے ہیں ----

وہ اس سے اپنا آپ چھڑا نے کی کوشش کرتے ہوئے ہوئے ----

بشر نے اس کی ایک نہ سنی اور اس کو اٹھا کر کمرے میں لے آیا --

کتنی دفعہ کہا ہے کہ مجھ سے پنگا نہ لیا کرو اس کی سزا تمہیں بھاری پڑے گی --

وہ اس کی گردن پہ جھکے ہوئے بولا ---



اریج کو ہوش آ چکا تھا رات کا وقت تھا جب اسراہ کی آنکھ کسی کی سرگوشی اور ہلکی کھٹ پٹ کی آواز پہ کھلی وہ ایک دم ہر بڑا کر اٹھ بیٹھی --

اس کے برابر میں بیٹھی اریج پانی کا گلاس اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی ۔

آپ رو کئیے میں دیتی ہوں ---

اسراء نے اس کو گلاس میں پانی انڈیل کر دیا جلدی سے۔۔ وہ بشر سے جان چکی تھی کہ وہ حجاب کی دوست ہے اور کسی وجہ سے وہ اس حالت میں ہے۔۔

وجہ پوچھنے پر۔۔۔

بشر نے اسکو کھا کھا بھی تو میں خود بھی نہیں جانتا۔۔ اس لئے اب وہ تینونبے صبری سے اریج کے جاگنے کے انتظار میں تھے ۔

وہ اس کو پانی دے کر شر اور حجاب کے کمرے کی طرف آئی اور ان دونوں کو اریج کے ہوش میں آنے کا بتا کر واپس اسکے پاس آکر اس کو سہارے سے بٹھا کر خود بھی اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔۔

اسراء اسے بہت کچھ پوچھنا چاہتی تھی۔۔

جب دروازے کو ہلکا سا نوک کر کے پہلے حجاب اندر آئی پھر کچھ لمحوں کے بعد باہر کھڑا بشر بھی کھنکار کر اندر آیا۔۔

حجاب کو سامنے دیکھ کر اریج کو اللہ کی قدرت پر یقین مزید پختہ ہو گیا ۔

ہمادا رب کسی کو بھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔۔۔

وہ کوئی نہ کوئی ایسا وسیلہ یا راستہ ضرور پیدا کرتا ہے جس سے اس کا بندہ کسی بھی پریشانی سے نکل سکے۔۔ وہ حجاب کو اپنے قریب دیکھ کر رو پڑی اور پھر خدا کا شکر ادا کر کے حجاب کے پوچھنے پر خود پہ گزری ایک ایک داستان سسکیوں کے درمیان ان تینوں نفوس کے گوش گزار کردی گئی۔۔

حجاب دم بخود سی اس کو سن رہی تھی حجاب کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کی دوست پر اتنی بڑی قیامت گزر چکی ہے۔۔۔

اسراء کی بھی حالت حجاب سے مختلف نہ تھی وہ نم آنکھوں سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ رہی تھی جس کی عمر اس کے اندازے کے مطابق 17 سے 18 سال کے درمیان ہی تھیں۔۔

اس کو شدید دکھ اور افسوس نے گھیر لیا تھا۔ میں تو اپنے رب سے شکوہ کرتی تھی مگر اس کو دیکھ کر مجھے اپنے دکھ تو آج بہت ہی معمولی لگ رہے تھے۔۔ کیا وہ دکھ تھے؟؟؟

یا پھر میرے خود ساختہ پیدا کئے حالات؟؟؟ وہ سوچ کے رہے گی۔۔

جب کہ بشر کی آنکھوں میں سرخی اتر آئی تھی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

اریج بس اب تم یہیں رہوں گی میں تمہیں کہیں بھی نہیں
جانے دوں گی ---

حجاب اپنے عزیز ترین دوسکو خود سے لگاتے ہوئے آنسو
صاف کر کے بولی ---

اریج خالی خالی نظروں سے ان تینوں کو دیکھ رہی تھی ---
اریج آپ کو یہاں سے جانا ہوگا---

میں آپ کو یہاں رہنے کی اجازت نہیں دے سکتا ---
بشر نے گویا سب کے سروں پر بم پھوڑا تھا --

اسرا اور حجاب دونوں کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے
پھٹی رہ گئی ----

جیسے دونوں نے کچھ غلط سن لیا ہو - -
بے یقینی سے حجاب نے اپنے شوہر کو دیکھا - -

♡

کہاں ہیں اریج دلاویز شاپنگ کر لی اس نے - -؟؟
حیدر صاحب اپنی گھڑی اتارتے ہوئے دلاویز سے پوچھنے
لگے - -

آپ پہلے فریش ہولیں پھر بات کرتے ہیں -
حیدر صاحب نے ایک نظر اپنی حسین و جمیل بیوی پر
ڈالی اور فریش ہونے چل دیے - -

اس دوران دلاویز اپنا اگلا لائحہ عمل ترتیب دے چکی تھی پوری پلاننگ اس کے دماغ میں ہو چکی تھی کہ کیسے حیدر صاحب کو شیشے میں اتارنا ہے ۔
ہاں بلائواب زرا اریج کو ہم بھی تو دیکھیں کیا شاپنگ کی ہے ۔

دلاویز بیگم حیدر صاحب کی بات سن کے روتے ہوئے بولی ۔

ان کی ایکٹنگ دیکھ کے کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک شاطر اور بیوپاری عورت ہے ۔
بس میں اب آپ کو کیا بتاؤں کہ کیا آج کیا ہو گیا ہے ۔؟؟؟
وہ سینہ پیٹ پیٹ کے بولی ۔

کیا ہو گیا کیوں رو رہی ہو اس طرح ۔؟؟؟
حیدر صاحب ان کو اس طرح روتے دیکھ کر بوکھلا گئے ۔
وہ ان کو پریشان دیکھ کر مزید دھاڑے مار مار کر روتی ہوئی بولی ۔
وہ اریج گئی ۔

ہم سب کے منہ پے کالک پوت کر چلی گئی ہے ۔
وہ اب زمین پر بیٹھ کے زور زور سے اپنا بین رہی تھی ۔

کیا مطلب ہے تمہارا تم جانتی بھی ہو کیا کہہ رہی ہوں تم

؟؟؟؟

Page | 301

آن کو دل آویز بیگم کی دماغی حالت پر شک ہوا وہ ایک دم غصے سے دھاڑ کر بولے ۔

ارے مجھ سے یہ میرے بھائی سے کوئی پوچھے کہ ہم دونوں پہ کیا گزر رہی ہے ۔؟؟

بلکہ میرے معصوم بھائی نے تو اس کلموہی کا پیچھا بھی کیا تھا بھاگتے بھاگتے میرا پھول سا بھائی گاڑی تک سے ٹکرا گیا مگر ۔۔۔

مگر کیا ۔؟؟؟؟

اب کی بار وہ سامنے رکھی کافی ٹیبل پہ لات مارتے ہوئے بولے ۔۔۔

کوفی ٹیبل اوپر سے شیشے کی تھی شیشہ دیوار سے لگ کے چکنا چور ہو چکا تھا ۔۔۔

وہ اپنے کسی یار کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر فرار ہو گئی ہے ۔۔۔۔۔۔

مگر بشریہ اس طرح کہاں جائے گی ؟؟؟
اور اگر یہ واپس زوار کے ہتھے چڑھ گئی تو پھر تم خود بتاؤ کیا ہو گا ۔؟؟؟

اسراء نے کمرے میں طاری سنائے کو چیرتے ہوئے کہا ۔۔

ہاں بشر میں اریج کو یہاں سے کہیں نہیں جانے دوگی ---
حجاب نے اریج کا ہاتھ سختی سے تھام لیا گویا بشر اس کو
ابھی ہاتھ پکڑ کے ہی باہر نہ نکال کھڑا کرے۔۔۔
نہیں میں چلی جاتی ہوں بشر بھائی بالکل ٹھیک کہہ رہے
ہیں مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیے۔۔۔۔
اور میں خود بھی نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے آپ سب
لوگ کسی بھی پریشانی میں پڑھیں۔۔

وہ بے دردی سے اپنے گالوں پہ آئے ہوئے آنسو رگڑتے
ہوئے بولی ---

اریج نے غمگین لہجے میں کہا ---
دکھ تکلیف کیا کچھ نہ تھا اس وقت اسکے اندر پنہاں۔۔۔
اندر سے وہ خود بھی خوفزدہ تھی کہ اب کیا کرے گی کہاں
جائے گی آخر؟؟؟؟

اگر بالفرض واپس چلی بھی جاتی ہے تو وہاں کس نے اس
کا انتظار کرنا ہے؟؟؟؟
بلکہ اب تو ناجانے کیا سلوک اس کے ساتھ روا رکھا جائے
گا؟؟؟

نہ جانے دلاویز اور زوار کیا کچھ بابا کے گوش گزار نہ
کر چکے ہوں گے۔۔۔۔

اس کا دل اندر سے لرز رہا تھا ---
اس کو زندہ درگور ہونا آج پتہ لگا تھا۔ -
دیکھو اریج میری بات غور سے سنو۔۔
بشر اسے گویا ہوا۔۔
اور جب تک میری بات ختم نہ ہو جائے تم تینوں میں سے
کوئی بھی نہیں بولے گا۔۔
بشر نے گویا یہ وارننگ حجاب کے لئے دی تھی۔۔
کیوں اس کو حجاب کی کینچی کی طرح چلنے والی
زبان کا بخوبی اندازہ تھا رہ گئی اسراء اس کی تو آواز ہی
بہت کم نکلتی تھی۔۔
پر یہ دیکھو میرا مطلب تمہیں شرمندہ کرنے کا ہرگز نہیں
ہے۔
مگر کچھ باتیں ایسی ہیں جن کو تمہارے علم میں لانا بہت
ضروری ہے اس وقت میرے لئے ---
اریج حیران پریشان سی بشر کو سن رہی تھی نہ جانے وہ
کیا انکشاف کرنے والا تھا ---
جبکہ آسرا اور حجاب ابھی تک وہیں اٹکی ہوئی تھی کہ
اریج کو کہیں نہیں جانے دیں گے ---
جب سمیر نے مجھے حجاب کے لئے پریپوزل دیا تھا ---
جو کہ کوئی بری بات نہیں ہوتی ہم اس دور سے نکل آئے
ہیں جب صرف لڑکے والے ہی پریپوزل بھیجا کرتے تھے

لڑکی والے اپنے منہ سے رشتہ مانگنا گناہ گردانتے تھے

وہ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز شریک حیات کو کسی بھی قسم کا دکھ نہیں دینا چاہ رہا تھا اس لئے مکمل وضاحت کے ساتھ بات شروع کی ----

اس وقت سمیر نے مجھے حیدر صاحب کے بھیجے گئے خود کے پریپوزل کے بارے میں بتایا تھا ---
حیدر صاحب چونکہ میرے بزنس پارٹنر بھی رہ چکے ہیں ---

اس لیے میں ان کو بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں۔۔
وہ ایک رنگین مزاج رکھنے والے مرد ہیں، ---
آریج میں تم سے ایکسپیکٹ کرتا ہوں کہ تم ان سب باتوں کو سمجھو گی اور میری کسی بھی بات کا برا نہیں منائو گی۔۔

حجاب کا چہرے کا رنگ اس انکشاف سے اڑ چکا تھا۔۔
آریج تو اپنے باپ کو اب بہت اچھے طریقے سے پہچان چکی تھی۔۔

ماں کے انتقال کے بعد سے ہیجو روپ اسنے پاپ کا دیکھا تھا وہ لفظوں میں نہ قابل بیان تھا۔۔

اسنے اسی دن یہ تصور کر لیا تھا کہ ماں کے بعد اسکا باپ بھی اسکیلئے انتقال کر گیا ہے۔۔

اور اس یقین پہ آخر ح ظرب انکی دوسری شادی نے بھرپور طریقے سے لگائی تھی۔۔

مگر حجاب کے لئے یہ بات کسی بم کی طرح صابت ہوئی تھی۔

جو بشر نے اس کی سماعتوں پہ آج پھوڑا تھا۔۔۔

تو کہیں۔۔

کیا بشر نے مجھ سے شادی محض ہمدردی کے لئے کی تھی؟؟؟

کیا واقعی میں جو سوچ رہی تھی وہ ٹھیک تھا۔۔۔؟؟؟

بشر کو آسرا مجھ سے زیادہ اچھی لگتی ہے۔۔۔؟؟؟؟

کیا وہ آسرا سے محبت۔۔۔؟؟؟

حجاب کے دل و دماغ میں یہ بات کسی نوکیلی کیل کی

طرح چبھ رہی تھی۔۔۔

حجاب اپنے ہی خیالوں میں گم۔۔۔

بشر نے مزید کہا۔۔

پھر جب میری اور حجاب کی شادی کے دن وہ ایز آ گیسٹ

ہماری شادی میں شریک بھی تھے مگر اوپری دل سے جو

ان کے چہرے اور باتوں سے صاف ظاہر تھا۔۔

آریج ہمیشہ یاد رکھنا انسان کی باڈی لینگوئج اس کے اندر

کا حال بتا دیتی ہے۔۔

مگر اس دن کے بعد سے اس شخص نے مجھے کئی طریقوں سے بزنس کے علاوہ بھی مات دینے کی کوشش کی --

اب جب کہ میں ان کی ہر کوشش کو ناکام بناتا گیا اور وہ ہمیشہ منہ کی کھا کے مزید دشمنی کے گھڑے میں گرتے چلے گئے --

بشر نہ جانے اور کیا کیا بول رہا تھا لیکن بشر کی بات سن کے اریج کے دماغ میں یکدم چھنا کہ ساہوا۔۔۔

جب ایک دفعہ ڈیڈی نے اس کو حجاب سے دوستی ختم کرنے کا کہا تھا تب وہ بہت حیران ہوئی تھی کیونکہ ڈیڈی تو کیا گھر میں باقی سب بھی یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ میری ایک ہی دوست ہے بچپن سے اور وہ ہے حجاب -- اور پھر ساری بات اریج نے حرف بہ حرف بشر کو بتائی کہ --

ڈیڈی نے جب اسے حجاب سے دوستی ختم کرنے کا کہا اور اس کے انکار کو سن کر انہوں نے اس کو پورے ایک مہینے کے لئے گھر میں قید کر دیا تھا گویا یہ اسکی سزا تھی ان سے نافرمانی کرنے کی ----
ہنہہہہہ۔۔۔

بشر نے اریج کی پوری بات سن کر صرف فنکارہ بھرا۔۔۔
اور پھر کچھ لمحوں بعد اپنی بات دوبارہ سے جاری کرتے
ہوئے گویا ہوا۔۔

تمہیں یہ سب باتیں بتانے کا مقصد یہ ہے کہ اب اگر وہ
تمہیں ٹریس کرتے ہیں تو وہ سب سے پہلے ادھر ہی آئیں
گے۔۔

وہ اپنی بات بہت طریقے سے سمجھانا چاہتا تھا۔۔۔
کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ تمہاری یہاں حجاب
کے علاوہ کوئی اور دوسری دوست نہیں ہے۔۔۔
چلو مانا کے بالفرض تمہاری اسٹیپ مدر نے یہ بھی کہہ دیا
ہو کہ تم گھر سے بھاگ گئی ہو۔۔۔
مگر وہ تمہارے باپ سے یہ تو اگل و آ سکتی ہے نہ کہ تم
کس کے گھر جاسکتی ہو اور کس کی نہیں۔۔۔؟؟؟؟
بشر ہر ہر پہلو پر سوچ رہا تھا وہ کیسے ایک لڑکی کی
زندگی کو داؤ پہ لگا سکتا تھا۔۔

جی بھائی آپ صحیح کہہ رہے ہیں اور اگر وہ یہاں آئے تو
پھر میں ان کے ہتے آرام سے چڑھ جاؤں گی۔۔۔
ریچہ ہو اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ ضبط
کر کے بشر کو بولی۔۔۔

اور میں تو کیا۔۔
ہم میں سے کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ وہ باپ ہیں
تمہارے وہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ۔۔
بلکہ ہمارے اوپر بھی بہت آرام سے کیس تھوپ سکتے ہیں
اغواہ کا۔۔۔

تو پھر بشر بھائی آپ ہی بتائیں میں کیا کروں ؟؟؟
کس سے مدد لو ؟؟؟؟
کون کرے گا مجھ سے ہمدردی ؟؟؟ ۔۔
کہاں ڈھونڈوں میں اپنے لئے پناہ ؟؟
وہ بے بس و ہلکان سی ہو کر بولی ۔۔
بشر آپ کی بات ٹھیک ہے مگر آپ یہ بتائیں کہ پھر یہ
کہاں جائے گی ؟؟؟؟
خود کو کیسے پروٹیکٹ کرے گی ۔۔۔؟؟
اسراء اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو واپس دھکیل کر بولی ۔۔
حجاب جب کہ خاموش تھی الفاظ شاید اس کے لبوں میں
کہیں کھو چکے تھے ۔
یہ سمیر کے گھر جائے گی وہاں پر یہ زیادہ سیف رہے گی
۔۔

وہ بھی ٹھکانہ کوئی اتنا محفوظ نہیں ہے مگر فی الحال سب
سے پہلا شک ان کا حجاب کے سسرال پہ ہی جائے گا ۔۔

اور پھر ان کی مجھ سے چلتی دشمنی ان کے شک کو یقین میں بھی بدل سکتی ہے --

اس دوران میں اس مسئلہ کا کوئی نہ کوئی حل نکال ہی لونگا فلحال کچھ دنوں تک ان کا دماغ وہاں تک نہیں پہنچے گا --



حمدان اپنے کمرے میں بیٹھا سگریٹ پر سگریٹ سلگا رہا تھا --

اس کو رہ رہ کر خود کی --
کی گئی اسرا کے ساتھ انتہائی جنونیت پر رہے رہے کہ
غصہ آ رہا تھا --

وہ تو عورت ذات کو تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا --

یہ تو پھر اس کی شریک سفر تھی -
وہ جذبات میں آکر اسراء کو تکلیف دے بیٹھا تھا --
اس کی آنکھوں میں بار بار اسرا کا رویہ رویا اور ہونٹ
سے رستہ ہوا خون آنکھوں میں گردش کر رہا تھا -
وہ خود کو بہت خالی خالی محسوس کرنے لگا --
وہ جب سوچ سوچ کر تھک گیا تو --

اس نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آخر کار آسرا کے نمبر پر کال ملائی --

اسرائی پہلی بیل پر ہی فون ریسو کر لیا تھا --

جیسے وہ انتظار بے ہودا کے فون کی شدت سے --- کیسی ہو ؟

ہمدان نے بے قراری کی انتہا کو چھوتے ہوئے پوچھا ---

جس حال میں اپنے چھوڑا تھا ویسی ہی ہو --

اسراء کا لہجہ تھوڑا خفا خفا سا تھا --

اس نے اپنے ہونٹ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا --

اسراء میں نے جان کر تمہیں تکلیف نہیں دی تھی ---

میں اس وقت تم سے دوری کا تصور کر کے بہت بے بس اور ٹوٹا بکھرا سا تھا --

وہ ٹہر ٹہر کے بولا --

اس کے لہجے میں دکھ کی واضح جھلک تھی --

میں جانتی ہوں آپ بھول جائیں اس بات کو --

اسراء کو اپنے شوہر کا اس کے سامنے شرمندہ ہونا بالکل بھی گوارا نہیں تھا --

وہ اس کی بات وہیں پہ کاٹ کر گویا ختم کرتے ہوئے بولی ---

نہیں اسراء میں نے غلط کیا -

ایم سوری " -- "

یہ وہ لفظ تھا "ایم سوری" جو اس نے شاید ہی زندگی میں کسی کو کہا ہو ۔۔

مگر اپنی محبت کے آگے ہار گیا تھا ۔۔

حمدان مجھے آپ کے لبوں سے یہ الفاظ بالکل اچھا نہیں لگا ۔۔

پلیز آج کے بعد یہ الفاظ نہ بولیں گے میرے سامنے ۔۔۔

وہ ایک جذب کے عالم میں بولی ۔

تم نے بات کی بشرکی امی سے ؟

وہ بے قراری سے بولا ۔

اس کے لہجے میں جذبات کا ٹھاٹھ مارتا سمندر پوری طرح سے شور کر رہا تھا ۔۔

نہیں میں نہیں کرسکی ابھی تک ۔۔

اسراء یہ ٹھیک نہیں ہے جو بھی کرو جلدی کرو ۔۔

جی آپ پریشان نہ ہوں میں بس کچھ ہی دنوں میں موقع دیکھ کے ان کو ہر چیز بتاؤں گی ۔۔

تمہارے اور اپنے رشتے کے بارے میں ہر ایک چیز واضح کردوں گی ۔۔

وہ حمدان کو دلاسہ دیتے ہوئے بولی ۔۔

مگر اس کی زبان کا ساتھ اسکا لہجہ ہرگز نہیں دے پا رہا تھا ۔۔

ہمدان نے بہت اچھے طریقے سے یہ بات محسوس کی تھی
--

میں تم سے ملنا چاہتا ہوں --

حمدان شدت جذبات سے مجبور ہو کر بولا --

پلیز حمدان ابھی نہیں تھوڑا صبر سے کام لیں --

میں خود آپ سے ملنے کے لئے آئوونگی کچھ دن ٹھہریے
پلیز --

اس کو ہمدان سے ہر قسم کی امید تھی کہ وہ ابھی اور اسی
وقت بھی آ سکتا تھا --

اور اگر ایسا ہو جاتا تو پھر---

وہ آگے کی سچویشن کو تصور کر کے سرخ پڑ گئی --

میں کچھ بھی نہیں جانتا آج پیر ہے اور میں تم سے ٹھیک
ایک ہفتے بعد یعنی نیکسٹ منڈے کو ملوں گا --

کہاں کیسے اور کب یہ تم مجھے خود سوچ کے بتا دینا ---

اور پھر کچھ بھی بغیر اسنے جھٹ سے موبائل بند کر دیا --

اسرا کے تو گویا ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے اس کو اپنا پورا
وجود کپکپاتا ہوا محسوس ہوا --

مجھے منانے کے لئے فون کیا تھا اور الٹا حکم صادر
کر کے خون ہی رکھ دیا ---

وہ کنفیوز سی اپنی انگلیاں چٹختے ہوئے سوچ رہی تھی --

انوکھی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر رقصاں تھی ---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>



وہ دونوں اریج کو بہت خاموشی سے حجاب کے گھر چھوڑ آئے تھے ۔

Page | 313

حجاب وہاں موجود اپنے سبھی وفادار ملازمین کو ہوشیار کر کے آئی تھی ۔

خاص کر ان کے گھر میں ایک عرصے سے رہتی ہوا کو جو کہ پہلے ماما کا کچن میں ہاتھ بٹایا کرتی تھی ۔

وہ عریج کو ان کے حوالے کر کے ۔

دونوں واپس آ رہے تھے جب گاڑی میں خاموشی کو بشر کی آواز نے توڑا ۔

!اب اتنی اداس کیوں ہو؟؟

کرتود یا تمہاری عزیز ازجان دوست کا مسئلہ حل فلحال کے لئے ۔۔

وہ اس کی شکل پہ بچھتے 12 دیکھ کر بولا ۔

مگر وہ اپنے دل کی حالت کیا بتاتی اسکو ۔

اس کے دل میں تو ایک شک کی پھانس تھی۔۔

جو چبھ کے رہ گئی تھی ۔

شک ایک ایسی چیز ہے جو ایک دفعہ دل میں آجائے تو رشتوں کو جڑ سے اکھاڑ کے ختم کر دیتا ہے ۔

اور وہ اس بیماری میں مبتلا ہو چکی تھی --
نہیں بس ویسے ہی بہت تھک گئی ہوں --
وہ کار سیٹ سے سر اٹھاتے ہوئے آنکھیں موند گئی --
اداسی اس کی آواز سے آیاں تھی --
اچھا چلو تمہاری فیورٹ آئس کریم کھائیں --
نہیں بشر گھر چلے میرا ابھی کوئی بھی چیز کھانے کا موڈ
نہیں ہے --
وہ قطعی لہجے میں بولی --
بشر کو حیرت ہوئی آج سے پہلے اسنے کبھی حجاب کو
اس قدر خاموش اور اکھڑا اکھڑا نہیں دیکھا تھا ---
ہوسکتا ہے ارید کی وجہ سے اپ سیٹ ہے --
تھوڑی دیر میں خودی سیٹ ہو جائے گی --
وہ اپنی سوچ پر مطمئن سا ہو کر گھر کے راستے پر گاڑی
ٹرن کرتے ہوئے سوچ رہا تھا ---



حجاب سو گئی ہو کیا؟؟؟
بشر بیڈ پہ اس کے برابر میں اپنا تکیہ درست کرتے ہوئے
بولا --
نہیں آج ہی تو جاگی ہوں --

اس کی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹکے تکیے میں جذب ہو گئے ۔

وہ سختی سے بغیر کوئی جواب دیے دونوں آنکھیں موندے لیٹی رہی ۔۔

حیرت ہے آج ابھی سے سو گی ورنہ تو اس وقت پورا کمرہ سر پر اٹھائے رکھتی ہے ۔۔
بشر کو شرارت سوجی ۔۔

وہ اس کے کان کے قریب جا کے آہستہ سے بولا ۔
بڑی نیندیں آرہی ہیں میری نیند اڑا کے ۔۔۔۔

بشر نے اس کا رخ نرمی سے اپنی طرف پھیرا ۔۔
آنسوؤں سے تر چہرہ سوجی ہوئی نشیلی آنکھیں اس بات کی چغلی کھا رہیں تھی کہ وہ یہ شغل کافی دیر سے فرما رہی ہے ۔۔

ارے کیا ہوا آج تو میں نے اپنا کوئی بدلہ بھی تم سے پورا نہیں کیا ۔۔

پھر یہ بن موسم برسات کیوں ۔۔۔؟؟

وہ اس کے گالوں پی چٹکی بھر کے بولا ۔۔
بن بتوڑی چلو اب بتا بھی دو یہ تمہاری آنکھوں میں دریائے نیلم کا پانی کہا سے بھر چکا ہے ۔۔؟؟

وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہنے لگا ۔

Page | 316

نہیں کچھ نہیں آپ سو جائیں ۔۔

یہ کہہ کر ایک ہاتھ اس کے سینے پر رکھے بشر کو خود سے دور کرنے کی ناکام کوشش کی ۔۔۔

کاش آپ کی یہ محبت صرف میرے لیے ہوتی ہے مگر شاید صرف آپ مجبوری کے تحت اس رشتے کو نبھا رہے ہیں ۔۔۔

وہ بشر کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی ۔۔

حجاب کیا ہوا ہے یار اس طرح بیہیو کیوں کر رہی ہو؟؟؟
کیا مجھ سے کوئی کوتاہی ہو گئی ہے؟؟؟
یہ میری کوئی بات تمہیں بری لگی ہے؟؟؟
مجھے بتاؤ تو سہی آخر ایسا کیا ہوا ہے کیوں میرے ساتھ اس طرح سے ری-ایکٹ کر رہی ہوں؟۔۔
وہ اب پریشان ہو چکا تھا ۔۔

اس کو حجاب کا اس طرح کا ایڈیٹیوٹ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا دوپہر تک تو وہ بالکل ٹھیک تھی نہ جانے اب ایسا کیا ہو گیا تھا جو وہ اس سے اتنا اکھڑی اکھڑی سی تھی ۔۔

میں نے کہا نہ ایسا کچھ نہیں ہوا پلیر تھوڑی دیر کے لئے مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو ---

وہ تھوڑا غصہ سے گویا ہوئی --

حجاب تم یہ بات اچھی طرح سے جانتی ہوں کو میں ایسا ہر گز نہیں کروں گا --

وہ اس کی ٹھوڑی کو اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کر محبت سے دباتے ہوئے بولا -

اچھا یہ بتاؤ تمہیں آنٹی یاد آرہی ہیں کیا -؟؟؟

وہ اپنے طور پر یہی اخذ کر سکا کہ وہ اپنی ماں کو یاد کر کے رو رہی ہے -

حجاب اس بار کچھ نہیں بولی واقعی اس وقت اس کو اس موڑ پہ آکر اپنی ماں کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی --

دیکھو ادھر دیکھو میری طرف -

وہ اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپا چکی تھی جیسے ہمت ہار چکی ہو جب بشر نے تو اس کا چہرا اپنی طرف اٹھایا اور کہا --

دیکھو ہمیں زندگی میں بہت سارے ایسے تلخ واقعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو ہمیں اندر سے توڑ کر رکھ دیتے ہیں اور ہمیں ایسا لگ رہا ہوتا ہے کہ بس اب زندگی یہی پر

ختم ہے ہم حوصلہ ہار کے تھک کر بیٹھ جاتے ہیں اس وقت بھی ہمارا رب ہمیں کوئی نہ کوئی ایسی چیز میں الجھا دیتا ہے جو ہمیں زندگی کی رونقوں میں واپس لے آتی ہے اور ہم پھر آنے والی پریشانی کا ڈٹ کر سامنا کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں --

اور مایوسی تو ہمارے رب کو بھی نہیں پسند --
میں جانتا ہوں تم آنٹی کو یاد کر کے رو رہی ہو--
اسی لیے میں نے تمہیں پہلے جب تم نے کہا تھا گھر جانے کے لیے تو میں نے تمہیں وہاں جانے نہیں دیا تھا ۔
وہ غلط فہمی کا شکار تھا کہ حجاب اپنے گھر جا کر بہت زیادہ ڈس ہارٹ ہوئی ہے

-
وہ اس کو کوئی بھی جواب دیے بغیر دوسری طرف رخ پھیر گئی اور کمبل سر تک تان لیا --
بشر اس کی پشت کو تاسف سے دیکھتا رہ گیا --



وہ سب ناشتے کی ٹیبل پر اکٹھے تھے--
جب بشر نے کہا ناشتہ کرتے ہوئے ---
ماما میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ ہمدان کو آج یاکل ڈنر پہ بلا لو؟؟؟ --

وہ سوالیہ نظروں سے ماں کو دیکھ رہا تھا --

اسراء کے نوالہ کا بناتے ہاتھ تھم سے گئے۔۔
اس کو سب کے سامنے ہمدان کے ذکر پر گھبراہٹ نہیں آن
گھیرا۔۔

ہاں بیٹا میں بھی سوچ رہی تھی اس کو انوائٹ کرنے کا اس
نے ہماری اسراء کا اتنے دن کتنا خیال رکھا ہے۔۔
اسراء کو ماما کی بات پہ ایک دم پھندالگ گیا۔

وہ زور زور سے کھانسنے لگی آنکھوں میں پانی اتر آیا۔۔
کیا ہوا نوالا پھنس گیا کیا حالت میں ؟؟؟؟
یہ لو پانی پیو بشر نہیں اس کو گہری نظروں سے دیکھتے
ہوئے گلاس میں پانی انڈیل کر دیا۔۔

اسرا کو نہ جانے کیوں بشر کی آنکھیں اس لمحے بہت کچھ
جتاتی ہوئی لگ رہی تھیں۔۔

اسرا مزید بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئی۔۔
جب کہ حجاب بغیر کچھ کہے نظریں جھکائے اپنا ناشتہ
کرنے میں مصروف تھی گویا اس سے کوئی بھی ضروری
کام اور نہ لاہو۔

اسرا اچانک کرسی دھکیل کر اٹھی اس سے اب سب کے
سامنے بیٹھنا دشوار سا ہو رہا تھا۔۔۔

کہیں کوئی اس کے اندر کا بھید نہ جان جائے۔۔

جو وہ خود سے بھی چھپائے ہوئے تھی۔۔

ارے لڑکی تم کہاں جا رہی ہو ؟؟؟

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

تم نے تو ابھی صرف ایک دو نیوالے ہی لئے ہیں ناشتہ تو کرو پورا بیٹھ کے ---

بشر نے اپنی برابر کی کرسی سے اٹھتی آسرا کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا --

اس کو آسرا کی شکل میں ایک چھوٹی بہن اللہ تعالیٰ نے عطا کی تھی جس کو تنگ کرتے ہوئے اس کو بہت مزہ آتا تھا --

وہ مجھے بھوک نہیں ہے تھوڑی دیر میں کر لونگی ---
یہ کہہ کر وہ روکی نہیں اور تیزی سے ہاتھ چھوڑا کر کمرے میں بھاگ گئی ۔

ارے ایک تو یہ لڑکی کچھ کھاتی پیتی ہی نہیں ابھی بس زر اسا پھندہ لگ گیا تو گھبرا کر کھانا ہی چھوڑ کے اٹھ گئی --
ماما نے تاسف سے کہا --

اسی لئے تو دن بدن اتنی صحت گرتی جا رہی ہے اسکی --
بابا نے بھی تائید کی --

حجاب نے بڑی مشکل سے اپنے آنسوؤں کو ضبط کیا اور زبردستی ناشتہ حلق میں زہر مار کرنے لگی --

کتنی مکمل ہیں --- ماما، بابا، بشر اور اسرار ---
چاروں ایک ساتھ میں کیوں ان لوگوں کی زندگی میں زبردستی تھوپ دی گئی ???

سمیر بھائی میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی --
آپ نے اپنے لیے مجھے داؤ پر لگا دیا --
وہ ابھی مزید اور سوچتی کہ بابا کی آواز پہ چونکی --
دیکھو ہماری حجاب کو کتنے خاموشی سے بیٹھ کے اپنا
پورا ناشتہ ختم کرتی ہے --
تبھی تو کھا کھا کے موٹی کیا ہو چکی ہے --
بشر نے آہستہ سے کہا حجاب کو سنانے کے لیے مگر بابا
اور ماما نے بھی سن لیا --
خبردار جو میری بچی کو موٹی کیا یا کچھ اور بھی کہا ہو
تو --

بابا نے دھمکایا ---

اور نہیں تو کیا یہی تو دن ہے اس کے کھانے پینے کیے
ابھی ایک دو بچے ہو گئے تو انہیں میں گھر جائے گی پھر
اپنے آپ کا ہوش کہاں رہتا ہے ---
ماما نے گویا بشر کو لتاڑا --
حجاب شرم سے سرخ پڑ گئی --
جب کہ بشر کھسیاہ کے اپنا کان کھجا کر رہ گیا --



اسرا کیچن میں رات کے گخکے لیے سویٹ ڈش بنا رہی
تھی --

اس کو یاد تھا کہ جب ایک دفعہ وہ دونوں رات کے کھانے کے بعد لان میں بیٹھے تھے تب ہمدان کے ہاتھ میں ٹرائفل کا باؤل تھا --

وہ کھاتے ہوئے اسراء کی طرف دیکھتے بولا --
یہ لو تم بھی کھاؤ --

وہ اس کو دوسرے باؤل میں نکال کر دیتے ہوئے کہنے لگا

یہ کوئی میں پور اکیلا تو کھاؤں گا نہیں --

نہیں میں میٹھا زیادہ شوق سے نہیں کھاتی اس وقت وہ
ہمدان سے ناراض اور اکھڑی اکھڑی سی رہتی تھی --

یار تم تو بہت ہی بد ذوق ہو --

اسراء نے بس حمدان کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے پر
اکتفا کیا جیسے کہہ رہی ہو کہ --

اس میں بے ذوق ہونے والی کونسی بات ہے --

مگر اتنی ہمت نہ تھی کہ لبوں پر لا سکے --

ویسے میں اگر رات کے کھانے کے بعد میٹھا نہ کھاؤ تو
میرا کھانا مکمل نہیں ہوتا ابھی سے اپنے ذہن میں بٹھا لو
آگے کام آئے گا تمہارے --

حمدان کا لہجہ ہمیشہ ایک سختی سی لیئے ہوئے ہوتا تھا وہ
شاید ان لوگوں میں سے تھا جو مذاق بھی کرتے تو لگتا تھا
سیریس بات کر رہے ہوں --

جی اچھا ---

وہ محض اتنا ہی کہہ پائی لگتا تھا جیسے اس نے ان دو الفاظوں پر پی ایچ ڈی کر لی ہو --

یار تم کھایا پیا کرو اتنی دھان پان سی تو ہو --
تھوڑی تھوڑی دیر میں بے ہوش ہوجاتی ہوں --
ویسے رات کے کیا ارادے ہیں آج رات تو --
بے --- ہوشششش ---

وہ اسکو پٹری سے اترتا دیکھ گھبرا کر بولی --
ممممم --- مجھے بی اماں بلا رہی ہیں ---
یہ کہہ کر یہ جا وہ جا --

غائب ہو چکی تھی --
ہمدان کا جاندار کہ اس کو اندر تک گونجھتا ہوا سنائی دیا
کیونکہ بی اماں تو صبح ہی جاچکی تھی گاؤں واپس --
توبہ بدتمیز بے ہودہ انسان -

وہ اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے اس سے ٹیک لگائے
گہری گہری سانسیں لیتی ہمدان کو طرح طرح کے القابات
سے نواز رہی تھی دھڑکنیں تھی جو بے قابو سی ہوچکیں
تھیں -



اوہ ہیلو محترمہ اگر آپ کا مراقبہ پورا ہو گیا ہو تو ایک کپ
چائے کا بنا دیں گی؟؟؟؟ ---

بشر نے اسراکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے
کہا وہ یکدم واپس ہوش کی دنیا میں لوٹی --

جج----- جی وہ سٹیٹاسی گئی ---

ویسے کیا سوچا جارہا تھا ہمیں بھی تو پتہ چلے وہ اس کو
تنگ کرنے کے موڈ میں تھا -

بتاؤ نہ کیا سوچا جارہا تھا چوری چوری چپکے چپکے
؟؟؟؟

وہ شرارتی انداز میں گویا ہوا --

نہیں بھائی کچھ بھی نہیں تم جیسے آفت کے پرکالہ کے
ہوتے ہوئے میں کچھ سوچ بھی نہیں سکتی ہوں " سوچنے
"کا بھی ---

وہ ہاتھ میں سامنے رکھا بیلن اٹھاتے ہوئے بولی --

اشارہ ایسا تھا کہ باز آ جاؤ ورنہ اس سے پٹو گے --

ان دونوں کی عمروں میں صرف 2 سے 3 سال کا گیپ تھا
اس لئے وہ اس کو نام سے ہی پکارتی تھی ---

وہ بشر سے ایک انوکھی سی انسیت اور پروٹیکشن
محسوس کرنے لگی تھی جیسے ایک بھائی کا مضبوط سایہ
اس کو مل گیا ہوں وہ بشر سے بہت اچھی طرح گھل مل
گئی تھی اس میں کافی ہاتھ خود بشر کی کوششوں کا بھی
تھا --

یار ایک تو تم تھوڑی تھوڑی دیر میں مراقبے میں پہنچ جاتی ہو --

کہیں سے بھی نہیں لگتا کہ تم کبھی ورکنگ وومن رہ چکی ہوں ماضی میں --

وہ نادانستگی میں آسرا کے زخموں کو چھیڑ چکا تھا ---
بشر جب حالات انسان کے بس سے باہر ہو جائیں ماں باپ کا سایہ نہ رہے اپنے پاس نہ ہو ---
تنہا رہ جانے کا ڈر ---

اچھے اچھے انسان کی شخصیت کو بھی مسخ کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے --

میں بہت کونفیڈینٹ قسم کی لڑکی تھی اینٹ کا جواب پتھر سے دینے والی --

مگر وقت نے مجھے کہیں کا بھی نہیں چھوڑا میرا اعتماد میرا آپ ---

مٹی میں ملا کے بالکل ختم کر ڈالا --

ارے یار میں بھی کس باتوں میں لگ گیا یہ بتاؤں سب چھوڑو بہت بھوک لگ رہی ہے یہ کیا بنا رہی ہوں اتنی محنت سے ---

وہ اس کی آنکھوں میں آئی ہوئی نمی کو دیکھ کر موضوع بدلا گیا --

وہ جانے انجانے میں اس کو واپس ماضی کے اندھیروں میں لیے پہنچا تھا۔۔

اسرا نے اپنے ہاتھ کی پشت سے آنسو پونچھے اور پھر آہستہ سے بشر کو بتانے لگی۔۔

میٹھا بن رہا ہے وہ ماما نے کہا کہ رات میں گیسٹ آئینگے اور خانسامہ صاحب آج چھٹی پر ہے تو میں نے کہا کہ کھانا اور میٹھا میں بنا دوں گی۔۔

وہ پریشان ہو رہی تھی تو بس پھر میں کچن میں آ گئی اور اب تمہارے سامنے کوکنگ کر رہی ہوں۔۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اداسج اور آدھا جھوٹ ملاتے ہوئے بولی۔۔

جلدی بناؤ سب سے پہلے میں کھاؤں گا۔۔

وہ اپنی نظریں ٹریفل کے اوپر جما کے بولا جیسے یہ صرف اور صرف اس کا ہی ہو۔۔

ویسے یار ایک بات تو بتاؤ میرے لیے ہی منا رہی ہو یا پھر

وہ شرارتی لہجے میں بولتا اسرا کو ٹٹولتی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔

اسراء نے اس کے شانے پہ ایک زور دار تھپر رسید کیا اور کہا۔۔

چلو نکلو یہاں سے یہ میں تمہارے علاوہ باقی سب کے لئے
بنا رہی ہوں ---

خبردار تم اس کے قریب بھٹکے بھی پھٹکے یا اس کو
کھانے کی کوشش بھی کی تو ---

وہ انگلی کے اشارے سے دھمکاتے ہوئے بولی --
چلو چلو محنت کرو ویسے آج جو گیسٹ آ رہا تھا نہیں آئیگا
وہ کل آئیں گے آج وہ بہت مصروف ہے۔ ---
بشرنے جان کر گیسٹ کا لفظ استعمال کیا --
اور اپنی پوری بتیسی کی نمائش کرنے لگا --
گیسٹ نہیں آ رہے تو کیا ہوا تمہیں بھی نہیں کھانے دوں گی
میں ---

وہ دونوں کہہ لکھگا کر ہنس رہے تھے یہ دیکھے بغیر
کہ کوئی بڑی مشکل سے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو
بے دردی سے صاف کرتا خاموشی سے واپس پلٹ چکا ہے



اریج پورے گھر میں بولا بولائی ایزی پھر رہی تھی ---
رات کے دس بجے کا وقت تھا پورا گھر ابھی سے سناٹوں
کی زد میں تھا --

بوا عشاء کی نماز پڑھ کر سو چکی تھی اپنے کواٹر میں جا
کے --

اس نے پہلے سوچا کہ ان کو کہے کہ وہ یہی ادھر اس کے پاس ہی رک جائیں مگر پھر اس نے اپنے آرام کی خاطر ان کو پریشان کرنا مناسب نہ سمجھا اور اب وہ اپنے اس فیصلے پر پچھتا رہی تھی۔

پورا گھر سائیں سائیں کر رہا تھا۔
آریج کی آنکھوں سے نیند بھک سے اڑ چکی تھی۔
ایک کام کرتی ہوں کچن میں جا کے کافی بنا لیتی ہوں۔
پھر کوئی مووی لگا لو گی خود کو مصروف رکھوں گی تو وقت بھی جلدی گزرے گا۔

وہ خود سے باتیں کرتی ہوئی کچن میں آگئی۔
ابھی وہ کافی کوکپ میں نکال کر چینی کے ساتھ پھینٹ ہی رہی تھی جب کھٹکے کی آواز کے ساتھ لاؤنچ کا دروازہ کھلتا ہوا محسوس ہوا۔

لگتا ہے مجھے اب ہر وقت بس خوف سوار رہتا ہے۔
زوار تم نے مجھے بہت تکلیف پہنچائی ہے مگر میں تمہیں کوئی بددعا نہیں دونگی نہ ہی اپنی دربدری پر سو نگی۔
مگر میں نے اپنا معاملہ اپنے اللہ پر چھوڑ دیا ہے میں کیا تم سے کوئی انتقام لے سکتی ہوں مگر میرا اللہ تمہارے ساتھ میرے معاملے میں بہتر انصاف کرے گا۔
اور جب انسان اپنے رب کے آگے اپنا مقدمہ رکھتا ہے تو پھر اس کا رب بھی انصاف بہت کڑا کرتا ہے۔

جس میں پھر کوئی گنجائش نہیں نکلتی --
وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب کوئی حیرت سے کچن
کی لائٹ کھولی دیکھ کر وہ بھی رات کے اس پھر جب
گھڑی 11 بجا رہی تھی --

وہ کچن کی طرف بڑا خاموشی سے --
کہ آیا دیکھے تو سہی کے گھر میں اس وقت کون آیا ہے --
کیونکہ ملازموں کو صرف مہینے میں ایک دفعہ گھر کی
صفائی کرنے کی اجازت تھی --
باقی سب اپنے اپنے کوارٹر میں رہتے تھے --
اور رات کے اس پھر کوئی ملازم تو اتنا اچھا نہیں تھا جو
صفائیاں کرے گا --

حیرت کی زیادتی سے اس کی آنکھیں پھٹی رہ گئی سامنے
کھڑی اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ کر --

کاش بشر میں آپ پر مسلط نہ کی گئی ہوتی میں نے ♡
شاید آپ کی زندگی میں زبردستی اگر آپ سے آپ کی
خوشیاں چھین لی ---

جس کے آپ جائز حقدار تھے --
مگر اسراہ اب جو بھی ہے ---

- وہ میرا شوہر ہے اور میں اس کو مجھ سے تمہیں ہرگز
بھی چھیننے نہیں دوں گی ---

وہ صرف میرے ہیں اور ہمیشہ میرے ہی رہیں گے -----
وہ خود غرضی کی انتہاؤں کو چھو رہی تھی --

-- Page | 330

مجھے جلد از جلد تمہارے بارے میں کچھ سوچنا ہو گا میں
تمہیں بشر کی آنکھوں کے سامنے سے جلد از جلد دور
کردوں گی --

وہ اپنی عمر کے حساب سے ہی سوچ کے تانے بانے بن
رہی تھی --

یہ عمر کا وہ حصہ ہوتا ہے جب اکثر لڑکیاں جذباتیت سے
کام لے کر اپنا خود ہی کا ذاتی نقصان کر بیٹھتی ہیں۔ -
اور میں اب تمہاری وجہ سے اپنے بشر سے بالکل بھی
ناراض نہیں رہوں گی---

اس طرح تو وہ مجھ سے خفا ہو جائیں گے اور اریج کے
قریب تر ہوتے چلے جائیں گے ---

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر عورت شوہر کے پیار کا
جواب بار بار نفرت سے دے تو پھر آدمی ایک حد تک ہی
برداشت کرتا ہے---

پھر وہ اپنی خوشی کہیں اور تلاشنے میں لگ جاتا ہے اسی
لیے عورت کو مرد کی ناراضگی زیادہ دیر برقرار نہیں
رکھنی چاہیے ---

ابھی تک نہیں آئے کمرے میں بیٹھے ہونگے اسی چڑیل کے ساتھ گپیں ہانک رہے ہوں گے۔۔۔
وہ اوٹ پٹانگ باتیں سوچتی نہ جانے کب نیند کی وادی میں اتر چکی تھی۔۔۔۔

رات کا نہ جانے کونسا پہر تھا جب اس کی آنکھ خود پہ ہلکا سا دباؤ محسوس کر کے کھلی۔۔
بشر کو خود پہ جھکا دیکھ کر پہلے تو وہ کچھ سمجھ نہ پائی صورتحال کو۔۔۔
مگر جیسے ہی تھوڑا دماغ جاگا تو وہ بشر کو اتنا قریب دیکھ کر کنفیوز سی ہو گئی۔۔

وہ بولڈ ضرور تھی مگر بشر کی جسارتوں کے آگے اس کی ساری بولڈ نیس ہوا ہو جاتی تھی۔
ابھی بھی یہی ہوا تھا وہ بشر کی خود پہ جمیں نظریں دیکھ کر یکدم بوکھلا سی گئی تھی۔۔۔
مجھے سونے دیں پلیز میرے سر میں درد ہے۔۔

اوہ اچھا ویسے یہ درد کس وجہ سے ہے جو کم ہونے میں ہی نہیں آ رہا؟؟؟

بشر اس کے ماتھے سے گلابی لبوں تک شہادت کی انگلی کی مدد پیشانی سے لکیر کھینچتا لبوں پر انگلی ٹھراتے ہوئے بولا۔۔

وہ بس کچھ بھی تو نہیں ایسے ہی۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

وہ اس کی بڑھتی ہوئی جسارتوں پر جو بھی بن پڑا سکا اس لمحے بول گئی۔۔

کیا ایسے ہی؟؟؟؟؟

بشر کو اس کا کنفیوز ہونا مزید شرارتیں کرنے پر اکسا رہا تھا۔۔

مجھے پلیز تنگ نہ کریں مجھے سونا ہے۔۔
نہیں تو میں ابھی اور اسی وقت ماما کو جا کر سب بتا دوں گی۔۔

وہ روبانسی ہو کر بولی۔۔

اوہ اچھا ویسے کیا بتاؤ گی ماما کو وہ اس کے گلے میں ڈلے ہوئے پینڈنٹ کی چین کو اپنی انگلی میں لپیٹتے ہوئے گویا ہوا۔۔

انداز ایسا تھا کہ جیسے کہہ رہا ہو ہمت ہو تو بچ جاؤ۔۔
میں ماما کو بتاؤں گی کہ آپ مجھے رات میں تنگ کرتے ہیں اور سونے بھی نہیں دیتے۔۔

وہ جلد بازی میں بول تو گئی مگر بولنے کے بعد پچھتائی اور زبان دانتوں تلے دبا گئی اپنی۔۔
بشر کا ایک جاندار کہکا نکلا۔۔

بیٹا ماماں مجھے کہیں گی کوئی بات نہیں بیٹا اور تنگ کرو بس ہمیں جلدی سے چنو منو دے کر دادا دادی بنا دو پھر

یار کب سے کر رہا ہوں فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھیں؟؟؟؟
وہ بھنا کر بولا --
بزی تھی اس لیے۔۔۔ --
وہ منہ پھلا کر کہنے لگی --
!!کیا ہوا اس طرح کیوں بات کر رہی ہوں --؟
وہ اس کے اکھڑے اکھڑے لہجے پہ چوٹ کرتے ہوئے بولا
--
جیسے آپ بزی تھے آج --
ویسے ہی میں بھی ہوں ---
اؤ اب سمجھا----
تو محترمہ میرے نا آنے پر خفا ہیں ----
خوش فہمی ہے آپ کی وہ بر بڑھائی --
جناب خوش فہمی نہیں ہے یہ میری آپ کے لہجے میں بولتا
یقین اس بات کا مکمل طور پر گواہ ہے کہ آگ دونوں طرف
برابر کی لگی ہے--
اف یہ بندہ پھر شروع ہو گیا --
ارے ابھی تو میں شروع ہی نہیں ہوا ؟؟؟؟
تم ابھی سے گھبرا گئیں !!؟؟--
وہ نومعنی لہجے میں سگریٹ کا کش لگاتے ہوئے بولا --
اس پر آج ضرورت سے زیادہ شوخی سوار تھی --

کوئی بات کرنی ہے تو بولیں نہیں تو میں فون بند کر رہی ہوں۔۔۔

مجھے اور بھی بہت سے کام ہیں۔۔

ارے میری معصوم سی بیوی یار ناراض نہ ہو بڑی تھا اس لئے نہیں آسکا۔۔۔

کل آؤ نگا نا شام کو پھر میں تم اور تنہائی۔۔۔

اور اگر کہوں گی تو کل ہی رخصت کروا کے لے جاؤں گا۔۔۔

یار ویسے میں تمہیں دلہن کے روپ میں دیکھنا چاہتا ہوں تم میری سیج سجائے بیٹھو اور میرا انتظار کرو۔۔

اس کی آواز میں جذبات بول رہے تھے۔۔

وہ اس کی باتوں پہ کان کی لوہ تک سرخ ہو چکی تھی۔۔ میں فون بند کر رہی ہوں۔۔

اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا گویا اپنی دھڑکن حمدان کو سنا دینا چاہتا ہو۔۔

یار یہ شرما نہ بند کروں میں سامنے تھوڑی ہوں کوئی جو تم اس طرح کانپ رہی ہوں۔۔

اسراء حیران سی اسکو سن رہی تھی۔۔

وہ اس کی بالکل صحیح کیفیات بیان کر رہا تھا۔۔

اس نے نظر گھما کر آس پاس کا جائزہ لیا کہ کہیں وہ تو نہیں کمرے میں موجود --

مگر پھر اطمینان کر لینے کے بعد دوبارہ فون پر متوجہ ہوئی --

جی نہیں میں تو نہیں شرما رہی --

وہ بڑے مزے سے بولی --

اچھا کیا واقعی ایسا ہے --؟؟؟؟

چلو پھر دروازہ کھولو میں باہر کھڑا ہوں -

اسراء اسکی اگلی بات سن کر بے ہوش ہونے کو تھی ---



وہ کچن میں کھڑی کافی پھینٹ رہی تھی جب اس کو کچن میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا وہ یکدم ایڑھی کے بل الٹی گھومی -

اپنے سامنے موجود سمیر کو دیکھ کر کافی کا مگ اس کے ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا --

سمیر کی بھی حالت اسراء سے کچھ زیادہ مختلف نہ تھی --- وہ ننھی آرزو کو گود میں لئے حیران پریشان سا کچن کے بیچ و بیچ کھڑا تھا --

سمیر اور عریج کے سکتے کو آرزو کے زور زور سے
رونے نے توڑا --

اریج سمیر کے بولنے سے پہلے بول پڑی --

!!سمیر چاچو آپ یہاں کیسے؟؟

وہ گھبراہٹ میں اتنا ہی کہہ پائی --

ننھی سی گلگو تھنی کو دیکھ کر اس کا دل چاہا کہ اس اس
کو اپنی بانہوں میں بھر کر خود میں سمیٹ کے خوب
چومے --

بچے اس کی کمزوری تھے وہ اگر باہر بھی کوئی بچہ
چھوٹا سا دیکھتیں تو زور زور سے اس کو گالوں پہ چٹکی
بھرتی جس سے بچہ گھبرا کر گلا پہاڑ کے رونے لگتا --

آرزو زار و قطار رو رہی تھی اریج سے اس کا رونا مزید
برداشت نہیں ہوا اور اسنے بے ساختہ آگے بڑھ کر اس
ننھے وجود کو اپنی بازوؤں میں بھر لیا --

سمیر نے بھی چپ چاپ اس کو تھما دیا پورے راستے وہ
نہ جانے کیوں روتی ہوئی آئی تھی وہ شدید تھکن کا شکار
تھا --

مگر سامنے کھڑی اریج نیں اس کو برے طریقے سے
پریشان کر چھوڑا تھا --

وہ پانی پی کر خود کو ریلیکس کرنے کے بعد واپس پلٹا
آرزو کو سلاتی اریج پے ایک نظر ڈالی اور سامنے کرسی
گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔

البتہ آرزو اریج کی محبت بھری پناہوں میں آکر تھوڑی ہی
دیر میں نیند کی وادی میں اتر چکی تھی۔۔
لگتا ہے اب امتحان کا وقت نزدیک آچکا ہے۔۔
کہیں مجھے سمیر چاچو زبردستی واپس چھوڑ تو نہیں آئیں
گے؟؟؟؟۔۔

اس سوچ کے آتے ہی اریج کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔۔
خوف کے سائے واضح طور پر اس کے چہرے پر منڈلاتے
نظر آ رہے تھے۔۔

وہ دونوں بالکل آمنے سامنے بیٹھے تھے ایک دوسرے کے
اور بیچ میں ٹیبل پر وہ ننھی پری ہر قسم کی پریشانیوں
سے دور گہری نیند میں پریوں کے ساتھ اٹھکیلیاں کر رہی
تھی۔۔

بیٹا یہ سب کیا ہے اور تم مجھے ٹھیک سے بتاؤ تم یہاں
اکیلی اس وقت آخر کیا کر رہی ہو۔۔؟؟؟
سوال تو کئی اریج کے دماغ میں بھی دستک دے رہی تھے
کہ۔۔

سمیر چاچو بغیر اپنی وائف کے صرف اپنی بیٹی کو ساتھ
لیے یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟؟

اس کو دال میں کچھ کالا سا محسوس ہو رہا تھا ---

مگر وہ فی الحال اس پوزیشن میں نہیں تھی کہ کچھ بھی سوال کر سکتی اس لئے خاموشی رہی ---

اریج میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہومتو یہاں رات کے اس پہر کیا کر رہی ہو آخر ???

اب کی دفعہ سمیر کا لہجہ کافی سختی لیے ہوئے تھا --
وہ ڈر سی گئی اور خوف سے کچھ ہی سیکنڈ میں اپنے اوپر گزری تمام داستان حرف بہ حرف اس کے گوش گزار تی گئی --

سمیر خاموشی سے سنتا رہا اور پھر کچھ ہی لمحوں بعد جب وہ سب کچھ کہہ چکی تھی تب وہ تحمل سے عریج کی طرف دیکھتے ہوئے بولا ---

تم آج کی رات یہاں رہ سکتی ہو مگر تمہیں کل صبح ہی فوری میں حسن بھائی کے حوالے کر آؤں گا---

سمیر کے لہجے میں قطعیت تھی --
اس کو وحشت سی ہونے لگی تھی --

پلیز چاچو مجھے واپس نہ چھوڑیں وہ لوگ مجھے ختم کر دینگے زوار کسی نہ کسی طرح مجھے ----

اس سے آگے اسے بولا نہ گیا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر زار و قطار رو دیں --

سمیرا سکے اس طرح رونے سے گھبرا کر اس کے پاس آیا اور تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر وہیں کھڑا ہو گیا۔۔ دیکھو اریج اگر فرح میرے ساتھ ہوتی تو الگ بات تھی مگر وہ شاید کبھی میرے ساتھ یہاں ہوتی ہی نہیں۔۔۔ وہ نفرت سے بولا فرح کے نام پر اس کے منہ میں کڑواہٹ سیکھ گئی تھی۔۔

مگر تمہارا یہاں میرے ساتھ تنہا رہنا کسی طور بھی مناسب نہیں ہے۔۔ مگر چاچو۔۔

اگر مگر کچھ بھی نہیں تم بچی نہیں ہو خیر سے بڑی ہو چکی ہو اور ہرچیز کو بخوبی سمجھتی ہوں۔۔ اس لئے پلینز مزید کوئی آرگیو مت کرنا۔۔۔

وہ کہہ کر آرزو کو اٹھا کے واپس پلٹ ہی رہا تھا جب عریج کی آواز نے اس کے پاؤں کو جکڑ لیا۔۔ آپ مجھ سے نکاح کر لیں۔۔۔

اریج کو اپنی خود کی آواز کسی گہری کھائی میں سے آتی محسوس ہوئی۔۔۔۔



فرح نے زبردستی سمیرا سے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور وہاں کے قانون کے مطابق وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا

تھا وہاں عورتوں کے پاس مرد سے زیادہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں --

فرح نے اپنی بچی کی بھی پرواہ نہیں کی اور کاغذات بنوا کر بچی کی پوری کسٹڈی سمیر کے حوالے کر دی --- اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ سمیر نین آخری کوشش کے طور پر یہ کہا تھا کہ --

اگر تم بچی سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیتی ہوں آفیشیلی طریقے سے تو میں بھی اس رشتے کو ختم کرنے کے لئے تیار ہوں --

اس کو لگا تھا کہ شاید فرح اپنی بچی کی خاطر کمپرومائز کر لے مگر وہ یہ آخری بازی بھی ہار گیا ---- دوسری طرف بھی فرح تھی جس کو کاشف نے سبز باغ دکھائے ہوئے تھے ---

وہ اس کی پیش کی ہوئی تجویز پر فوری راضی ہو گئی-- اس کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ اس کو اتنی آسانی سے رہائی مل رہی ہے اس قیدبھرے تعلق سے --

پلیز آپ مجھ سے نکاح کر لیں"---

مم- مجھے آپ اپنا لیں مجھے اپنا نام دیں- "- --

وہ بے بسی سے رودی--

تمہارا دماغ ٹھیک ہے؟؟؟"---

وہ آرزو کو ڈائننگ ٹیبل پر لٹا کے واپس اریج کے پاس آیا
سمیر کو اریج کی دماغی حالت شبہ ہوا۔۔

اس کو اپنی سماعتوں پر دھوکا سا محسوس ہوا۔۔
وہ اس کی طرف بڑھا اور اس کو جھنجھوڑتے ہوئے
پوچھنے لگا کہ۔۔

"جانتی بھی ہو کیا کہا ہے ابھی؟؟؟"

--

ہاں بہت اچھی طرح سے۔۔"

وہ کچن کے بیچ و بیچ کھڑی تھی۔۔

اس کے بہ وجود بھی کہ میری شادی ہو چکی ہے؟؟۔۔"

ہاں ہاں اس کے بہ وجود بھی۔۔"

وہ اب ہزیانی انداز میں بولی۔۔

آہستہ بولو۔۔

وہ آرزو کو کلبلاتا دیکھ کر اس کو ٹوٹے ہوئے کہنے لگا۔۔

تم جانتی بھی ہو میرے اور تمہارے درمیان کیا رشتہ بنتا
ہے؟؟؟؟

"میں اس رشتے کو نہیں مانتی۔۔"

تو پھر میں بھی وہ نہیں کرسکتا جو تم چاہتی ہو۔

ٹھیک ہے آپ نہیں کرسکتے تو جو میں کرنے جارہی
"اسکو کرنے سے آپ بھی مجھے نہیں روک سکتے۔"

یہ کہتے ہی اسنے سامنے کٹری سے چھری اٹھا کر اپنے ہاتھ کی نبض پر رکھ دی۔

مجھے اپنا لیں بس مجھے اپنا نام دے دیں۔
وہ اپنے آپ میں نہیں تھی۔

سمیر تیزی سے اس کی طرف بڑھا کہ کہیں وہ پاگل لڑکی اپنا کوئی نقصان ہی نہ کر بیٹھے۔

اریج میری بات سنو گڑیا۔

نہیں ہوں میں آپ کی گڑیا۔

اس کو اپنے قریب آتا دیکھ کر الٹے قدموں پیچھے ہوتی چیخ کر بولی تھی۔

نہیں میں مزید ذلت کی زندگی نہیں گزار سکتی بہت در بدر ہو چکی ہو اب زوار کے ہاتھوں ہرگز بھی نہیں بکونگی۔

وہ اپنے حواسوں میں نہیں رہی تھی۔

کیا بیوقوفی کی باتیں کر رہی ہو۔

وہ چیخا۔

تو پھر عقلمندی کی باتیں آپ کر لیں اور مجھے اپنے نکاح میں لے لیں۔

وہ بھی اسی کے انداز میں داڑھی۔

ٹھیک ہے آپ یہ نکاح کچھ عرصے کے لئے کر لیں ایز آ
کونٹیک میرج کے طور پر جیسے ہی زوار سے میری جان

چھوٹے گی اور حالات بہتری کی طرف ہوجائیں گے تو
میں آپ سے خود علحیدگی لے لوں گی --

اریج شادی کوئی گڈے گڑیا کا کھیل نہیں ہے کہ جب دل
میں آئی ختم کر دی جب چاہا خوشی خوشی اس بندھن میں
بندھ گئے ---

وہ اس کا دھیان اپنی طرف دیکھ کر بہت آہستہ سے چھری
اس کے ہاتھ لے چکا تھا --

عریج بھی شاید اب تھک چکی تھی خود کو بچاتے بچاتے
وہ وہیں زمین پر ہی بیٹھتی چلی گئی اور گھٹنوں میں اپنا
چہرہ چھپاتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رو دی ---

ٹھیک ہے کل ہمارا نکاح ہے "----"

یہ کہہ کر وہ رکنا نہیں کہ چل سے باہر نکلتا چلا گیا ---
اسکو صحیح معنوں میں اپنا آپ بے بسی کی انتہا کو چھوتا
ہوا محسوس ہوا زندگی میں آج اس کو جتنی ذلت محسوس
ہوئی تھی اس سے پہلے کبھی اس نے خود کو اتنا بے بس
نہیں پایا تھا --

وقت نین اس کی انا کو کرچی کرچی کر کے رکھ دیا تھا ---
ٹوٹ کے بکھرنا کسے کہتے ہیں اس کو آج صحیح معنوں
میں پتہ چلا تھا ---



وہ لوگ شام میں سمیر کے گھر پر تھے --

حجاب کی تو خوشی کا یہ لٹکانا نہیں تھا جب اس کو پتہ چلا تھا کہ اریج کا نکاح اس کے بھائی سمیر سے ہو رہا ہے --

بشر نے ہمدان کو بھی اعتماد میں لے لیا تھا اور تمام صورتحال بتا کر گواہ بنانے کے لئے راضی کر لیا تھا --، وہ کسی بھی باہر کے بندے کو اس نکاح میں بالکل بھی انوالونہیں کرنا چاہتا تھا ---

ہمدان نے بہت خاموشی سے اس کی بات سنی اور حامی بھر لی --

اس نے ویسے بھی آج ہر صورت میں اسراء سے ملنا تھا -- وہ اس کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے قرار سا تھا --- رات میں بھی اس نے اس کے ساتھ مذاق میں کہا تھا کہ وہ باہر کھڑا ہے --

اسراء کی گھبراہٹ کو انجوائے کرنے کے لئے مگر ---- مگر اس پر اسراء کا ہجر کاٹنا بہت مشکل ہو رہا تھا --



نکاح کے وقت ماما بابا اور باقی سب بھی سمیر کے گھر موجود تھے حمدان بھی وقت سے بہت پہلے آ گیا تھا -- اسراء نے جو انتظامات حمدان کے لیے کیے تھے کھانے کے وہ پیک کروا کر وہیں لے آئی تھی -

اس کو اپنی طبیعت آج گری گری سی محسوس ہو رہی تھی
--

سر بری طرح سے چکرا رہا تھا ---

صبح سے مگر حمد ان کے آنے کی خوشی میں اپنا آپ
بھولائے اپنی طبیعت کو نظر انداز کئے طرح طرح کے
کھانے بنانے میں پورا دن مصروف رہی---

نکاح سے پہلے حجاب عریج کے پاس آئی وہ حجاب کے
کمرے میں ہی ٹھہری ہوئی تھی --

مجھے بہت خوشی ہے کہ تم میری بھابھی بن رہی ہو --
اور ابھی سمیر بھائی نے مجھے اپنی ڈیورس کے بارے
میں بھی بتایا ہے--

کیا مطلب میں کچھ سمجھ نہیں --

وہ اچھا نبی سے بولی --

وہ تو یہی سمجھ رہی تھی کہ سمیر کسی کام سے کچھ
عرصہ کے لئے پاکستان آیا ہے مگر حجاب کے منہ سے
ڈائیورس کا لفظ سن کر اس کو حیرت کا جھٹکا سا لگا ---

پھر حجاب نے اس کو سمیر کی بتائی ہوئی پوری بات
حرف با حرف گوش گزار کر دی ---

آریج کو معصوم آرزو کو دیکھ کر بہت افسوس ہوا اس میں
اس معصوم کا کیا قصور تھا آخر --

وہ اس کے پاس ہی تھی رات سے بہت پرسکون تھی جیسے ایک بچی۔۔۔ ماں کی ممتا سے ترسی ہوئی ہو۔ اور پھر اس کو اچانک ماں کا محبت بھرا لمس میٹر ہو جائے۔۔۔

سمیر نے حجاب کو گلے لگا کر اپنے تمام سابقہ رویے کی معافی مانگی وہ بہت شرمندہ تھا حجاب کو جیسے ایک نئی زندگی مل گئی تھی وہ دوبارہ سے جی اٹھی بھائی کی محبت کو دیکھ کر وہ اپنا میکہ دوبارہ سے آباد ہوتا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

بھائی بھابھی بھتیجی خوشی اس کے چہرے سے پھوٹی پڑ رہی تھی۔۔

وقت نے اس کو آہستہ آہستہ اس کے تمام رشتے لوٹا دیے تھے۔۔

وقت اگر ضرب لگاتا ہے تو مرہم بھی ضرور رکھتا ہے۔۔۔ وقت اسی کو کہتے ہیں۔۔۔

چلو میں تمہاری لئے یہ ڈریس اور جیولری لائی ہوں۔۔۔ بہار بیوٹیشن بھی ویٹ کر رہی ہے تم جلدی سے چینج کر کے اس کو پہن لو تاکہ میں بیوٹیشن کو اندر بلاؤں۔۔۔ مگر حجاب۔۔۔

وہ اس کو سب کچھ سچ سچ بتا دینا چاہتی تھی۔۔۔

مگر حجاب ٹھیک ہے کوئی بات بھی سننے کو تیار نہ تھی

ہاتھوں کو سرسوں جمانے کو تیار تھی۔ -

وہ اس کے چہرے پہ پھوٹی خوشی کے رنگوں کو دیکھ کر خاموشی سے ناچار سی ہو کر ڈریسنگ روم کی طرف حجاب کا لایا ہوا ڈریس اور جیولری اٹھا کر چل دی --- بعض اوقات ہمیں دوسروں کی خوشی کے لئے بہت کچھ سہنا پڑتا ہے ---

اریج کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر چکا تھا زندگی کی کوئی بھی رمق اس کو اپنے اندر ہوتی ہوئی محسوس نہیں ہو رہی تھی --

حجاب اپنا دوپٹہ سنبھال تی ہوئی باہر آئی جب کوریڈور میں جاتے ہوئے ٹھٹھ کے رک گئی ---

سامنے حال کمرے کا منظر دیکھ کر اس کو اپنی آنکھوں میں مرجیں بھرتی محسوس ہوئیں--

ڈائننگ ٹیبل پر اسرا پلیٹیں رکھ رہی تھی جب اس کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا وہ گرنے کو تھی جب وہاں سے گزرتے بھرنے اس کو ٹیبل کے پاس رکھی چئیر گھسیٹ کر سہارا دے کر بٹھایا ---

اسرا کیا ہوا ہے ٹھیک تو ہو وہ اس کو پانی پلاتے ہوئے بولا --

طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تمہاری۔۔۔
یہ تم اتنی سرد کیوں بڑھ رہی ہو کیا ہوا ہے ؟؟؟؟
ہاں۔۔۔ ہاں میں ٹھیک ہوں بس چکرا گئے تھے شاید بھوک
سے۔۔

یار یہ تو ہوگا ہی تم نے صبح ناشتہ بھی صحیح سے نہیں
کیا تھا اور مجھے پورا یقین ہے کہ دوپہر میں بھی کچھ
نہیں کھایا ہوگا۔۔۔

وہ خاموش رہی کیونکہ واقعی صبح سے وہ بھوکی تھی
حمدان کے لئے طرح طرح کے دسز بناتے بناتے وہ اپنا آپ
بھول بیٹھی تھی۔

اچھا چلو میں تمہارے لئے کھانے کو کچھ لاتا ہوں پہلے ذرا
سمیت کی بات سن لو

بشر سمیر کے بلانے پر جا چکا تھا۔۔۔
حجاب شک کی آگ میں بری طرح جھلس رہی تھی۔۔



قاضی صاحب کے ساتھ ہمدان بشر اور بابا بھی کمرے میں
داخل ہوئے۔۔۔

اریج کے پاس حجاب اور ماما پہلے سے موجود تھیں اسراء
البتہ ابھی آئی تھی تمام انتظامات سے فارغ ہو کر۔۔

اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ اریج حیدر سے اریج سمیر بن چکی تھی دل تھا کہ بے سکون سا ہو کر بند ہونے کو تیار تھا۔۔۔

دھڑکن بھی شاید تھک چکی تھی ---

وہ رونے کو پر تول رہی تھی جب ماما نے بہت پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا بیٹا اللہ تعالیٰ سب کے جوڑے آسمان پہ بناتا ہے اور تمہاری شادی اسی طرح ہونی تھی اور اتنے پیارے بندھن میں بندھنے کے بعد یہ اداسی اور رونا بہت بری بات ہے --

اللہ تعالیٰ ناراض ہو گا اس نے تمہیں دیکھو کتنی بڑی مشکلوں سے نکال کر ایک مضبوط سہارا عطا کر دیا ہے --

وہ اس کو بہت ساری چیزیں پیار سے سمجھاتی رہیں حجاب سمیر کے پاس جا چکی تھی کمرے میں بس وہ دونوں ہی تھی ماما بھی اس کو ماتھے پر بوسہ دے کر باہر چلی گئیں ---

سب لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے جب کچن سے ایک زور دار چھناکے کی آواز آئی ---

سمیر تیزی سے اٹھا اور کچن کی طرف بھاگا ---

کچن میں آسرا بے ہوش ہو کر زمین بوس ہو چکی تھی اور ہاتھ میں تھامے گلاس بھی فرش پہ ٹوٹ بکھر چکے تھے --

حمدان سمیر کے چلانے پر کسی کے بھی اٹھنے سے پہلے
کچن کی طرف بھاگا۔۔

مگر اس وقت سب بوکھلاہٹ کا شکار تھے کسی نے
محسوس کیا ہو یا نہ کیا ہو۔۔

بشر پرسوچ نظروں سے ہمدان کو جاتا دیکھ رہا تھا۔۔
ہمدان بیٹا لگتا ہے آج تیرا راز فاش ہو جائے گا۔۔۔۔۔
مگر اس طرح۔۔۔۔۔؟؟؟؟

حمدان نے فرش پر گری ہوئی اپنی متائے جان کو بازوؤں کی
مضبوط گرفت میں بھر کر کسی کی بھی پروا کیے بغیر۔۔
سیدھا لاؤنج میں اٹھا کر لایا اور صوفے پر لٹا کر اس کو
ہوش میں لانے کی انتھک کوشش کرنے لگا۔

--

اسرا اٹھو آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟
وہ اس کے گال کو بار بار سہلا رہا تھا۔۔
جب کہ سمیر میں فوری ڈاکٹر کو کال کر کے بلوا لیا تھا۔۔
ماما بوکھلائیں تو تھی مگر ان کو یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ
ہمدان اس طرح سے آسرا کو لے کر بیہیو کیوں کر رہا ہے
؟!؟۔۔

پانی لائیں پلیز۔۔

وہ دو زانو بیٹھ کر اسرا کے ہاتھ پاؤں سہلاتے ہوئے
سامنے پریشان سی کھڑی اریج سے گویا ہوا ---
جب کہ بابا نے بہت عجیب سی نظروں سے ہمدان کو دیکھا
--

ان کی نظروں میں کئی سوال تھے جو باقاعدہ طور پر ماما
کو نظر آ رہے تھے ---
وہ ان سے نظریں چرا گئیں۔ -
وہ خود پریشان تھیں ہمدان کے اس عجیب و غریب سے
رویے پر --

سمیر ڈاکٹر کو لے کر ہال کمرے میں سیدھا آیا ---
اسراء کو ہمدان کی کوششوں سے اب ہلکا ہلکا ہوش آچکا
تھا --
ڈاکٹر جمیل نے اس کو دیکھنے کے بعد پرسکریپشن لکھ
کے پرچہ سمیر کی طرف بڑھایا --
تھینکیو میں دیکھ لیتا ہوں --
جو سمیر کے لینے سے پہلے ہی ہمدان نے اچک لیا اور
ڈاکٹر سے بولا --

صورتحال مزید پیچیدہ ہوتی جا رہی تھی - -
ڈاکٹر صاحب سب خیریت ہے نا یہ اس طرح کیوں بیہوش
ہوئی ہے اچانک سے ???

ماما کے لہجے میں بہت سارے اندیشے بول رہے تھے جو بابا سمیت بشر نے بھی محسوس کر لیے ---

جی جی سب خیریت ہے اس کنڈیشن میں یہ سب ہونا معمولی سی باتیں ہیں پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے -- ڈاکٹر کی بات پر سوائے ہمدان کے باقی سب کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی تھی ---

ماما اور بابا حق دک کھڑے تھے -- ماما اچانک ملنے والی اس جان لیوا خبر کو سن کے ساتھ پڑھی کرسی پر ڈھ سی گئیں --

جب کہ بابا غصے سے مٹھیاں بھیجتے ہوئے خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گئے -- ڈاکٹر صاحب کس کنڈیشن میں ???

ماما کو اپنی آواز کسی گہرے کنویں سے آتی محسوس ہوئی --

ان کا دل اندر سے ڈوب سا رہا تھا انہوں نے ایک پرشکوہ نظر روتی ہوئی آسرا پر ڈالیں ---

کاش وہ جو سمجھ رہی ہیں وہ صرف ان کی خام خیالی ہو وہ ان کا وہم ٹھہرے ---

وہ اس امید کو لے کر ایک دفعہ پھر ڈاکٹر سے سوال کر گئی تھیں ---

او شاید آپ کو علم نہیں ہے شی از " ایکسپیکٹنگ "۔

میں کچھ ٹیسٹ لکھ کر دے رہا ہوں یہ کروا لیے گا اور ان کی خوراک کا خاص خیال رکھیں ان کو بالکل بھی ویکنس نہ ہونے پائے اور ہاں ان کو کسی بھی قسم کا اسٹریس اور ڈپریشن سے دور رکھے گا۔۔

یہ پریگننسی کے حساب سے کافی میں ہیں۔۔۔

اسراء ڈاکٹر کی بات سن کر پتھرا سی گئی اس کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

سمیر اس سب صورتحال کی باریکی کو محسوس کر کے خاموشی سے ڈاکٹر کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا۔۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر کو چھوڑ کر واپس آیا اور اریج سے کہا۔۔

اریج آرزو بہت رو رہی ہے شاید وہ پریشان ہو رہی ہے کہیں درد تو نہیں ہے ذرا دیکھ لینا پلیز۔۔

سمیر نے جان کر اس کو بھی منظر سے ہٹ آیا۔۔۔

وہ خود بھی وہاں سے جانا چاہ رہی تھی وہ اپنے آپ کو اس وقت اس صورتحال پر ان فٹ محسوس کر رہی تھی مگر سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کس طرح اس وقت وہ ادھر سے جائے۔۔۔

سمیر نے گویا اس کی مشکل آسان کر دی تھی۔۔۔

اب کمرے میں پانچ نفوس موجود تھے کمرے میں ماتم کا سا سماں بن چکا تھا۔۔

ماما صوفے پر اپنا سر تھام کر بیٹھی تھیں ان کے پاس بولنے کے لئے کچھ بچا ہی نہیں تھا --

کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا حجاب کو لگا جیسے وہ کسی ٹرانس میں سے نکلی ہو -

حمدان اسراء کی صفائی دینے کے لئے لب کھول ہی رہا تھا جب حجاب نے کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر بشر کا گریبان پکڑ کر ہزیانی انداز میں چیختے ہوئے بولی --

بشر حیران پریشان سا صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ حجاب کو ایسا کیا ہوا جو وہ اس طرح سے اس کا گریبان پکڑے چیخ چلا رہی تھی ---

ہمدان اور ماما کا بھی یہی حال تھا --

کیوں کیا تم نے ایسا کیوں دیا تم نے مجھے دھوکا بتائو کیا کمی رہ گئی تھی میری محبت میں ---

حجاب اپنے حواسوں میں نہیں تھی جو اس کے منہ میں آ رہا تھا وہ بس بول رہی تھی ---

وہ چیخ رہی تھی زار و قطار رو رہی تھی --

حجاب بس کرو کیا ہو گیا ہے تمہیں --

بشر ہمدان اور اسراء کے سامنے شرمندہ سا ہو کر حجاب کو جھنجوڑتے ہوئے بولا ---

اسرا خاموش تماشائی بنے اپنی موت کی دعائیں کر رہی تھی --

تم نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا میں نے تم سے کہا تھا نہ

کہ تم میرے لئے مزید مشکلات کھڑی کر دو گے مگر تم نہیں مانے اور آج دیکھ لو میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں۔۔۔

تم نے میرے چند ہی بچے کچھے رشتوں کے سامنے مجھے ان کی کیا اپنی ہی نظروں سے گرا دیا۔۔۔ وہ اپنے دل و دماغ سے جنگ لڑتی سسکیاں بھر رہی تھی۔۔۔

اس کا وجود زلزلوں کی زد میں تھا وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔۔

حجاب اور چیختے ہوئے بولی کہ۔۔۔
بتاؤ کیا تعلق ہے تمہارا اور اس کا؟؟!
جو ڈاکٹر ابھی انکشاف کر کے گیا ہے تم جانتے تھے نا
؟؟؟!

تم نے اس کے ساتھ ناجائز۔۔۔
ابھی وہ کچھ اور بھی بولتی اور بشر کا ہاتھ اٹھتا دیکھتے ہوئے۔۔۔

ہمدان کی نے آواز حجاب کے الفاظوں کو واپس حلق میں جانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔
بس میں اب کوئی بھی فضول بات نہیں سنوں گا۔۔۔
وہ سسکتی ہوئی اس راہ کے پاس بیٹھ کر اس کا یا بستہ ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے بولا۔۔۔
ما ماندھال سی ہو کر حجاب کو تو کبھی ہمدان کو دیکھنے

اور سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی ---
ان کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہونے لگا --
بشر نے ایک جھٹکے سے حجاب کو خود سے دور کرتے
ہوئے ایک نفرت بھری نظر اس پر ڈالی اور کہنے لگا --
ہمدان میں ڈیل کرتا ہوں نا تم پریشان مت ہو --
نہیں بشر تو کچھ نہیں جانتا بس اب وقت آ گیا ہے --
اسرانے کبوتر کی طرح سختی سے آنکھیں بند کر لیں ---
اف اتنی رسوائی اس دن کو دیکھنے سے پہلے میرے رب
تو نے مجھے اپنے پاس کیوں نہ بلا لیا میری سانسیں کیوں
چل رہی ہیں ابھی تک ---
اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ خود کو ختم کر دے یا کہیں
غائب ہو جائے جہاں کوئی بھی اس تک پہنچ نہ سکے ---
میں سب کچھ جانتا ہوں ---
مجھے بی اماں نے اپنے جانے سے ایک دن پہلے سب کچھ
بتا دیا تھا جب میں تجھ سے ملنے آیا تھا --
بشر نے ہمدان اور آسرا کے سر پر دھماکہ کیا --
!کیا جانتے ہو تم بشر --؟
ماما اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں۔ -
دیکھو جو بھی ہے مجھے سچ بتا دو میرے اندر اب مزید
برداشت نہیں ہے میرا دل ڈوب جائے گا میرے ساتھ مزید
یہ آنکھ مچولی مت کھیلو ---

حجاب بس خاموش تھی اس کو بس اپنا شوہر سرخرو
چاہیے تو اس کی نظروں میں بھی کئی سوال تھے --
میں بتاتا ہوں آنٹی --

حمدان اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور ان سے تھوڑا فاصلہ قائم
کرتے ہوئے کہنے لگا کہ -
دانی رک جامیں۔۔۔

بشر نے اس کو روکنے کے لئے لب کھولے ہی تھے جب

ہمدان نے ہاتھ کے اشارے سے اس کو خاموش رہنے کا کہا

اسرا میری بیوی ہے "---

حجاب اور ماما ہمدان کی اس بات کو سن کر ہکا بکا سی
رہ گئیں۔۔

ماما سکتے کی حالت میں تھیں اس انکشاف پر۔۔
جب کہ حجاب کو لگا جیسے حمدان نے کہا کچھ اور ہے
اور اس کو سنائی کچھ اور دیا گیا ہے۔۔

یہ کیسے ممکن ہے؟؟؟

ماما خود کو سکتے کی کیفیت سے بہت مشکل سے نکال
کر گویا ہوئیں۔۔

اسرا ابھی تک اپنی آنکھیں بند کئے رو رہی تھی آنسو تواتر
سے اس کی آنکھوں سے بہ رہے تھے۔۔

یہ حقیقت ہے کہ یہ میری بیوی ہے --
اور ساتھ ہی میری سگی چچازاد بھی --
وہ دھماکوں پہ دھماکے کر رہا تھا --
ہمارا نکاح آج سے بہت سال پہلے ہو گیا تھا --
حجاب ہمدان کی بات سن کر اپنا سر تھام کر بیٹھ گئی ---
جبکہ ماما کو اپنے دل میں تھوڑا سکون سا محسوس ہوا کہ
ان کی بھانجی نے کچھ غلط نہیں کیا ان کی بہن کی تربیت
میں کوئی کمی ہو ہی نہیں سکتی تھی ---
ان دونوں نے ایک جائز رشتے کے تحت تعلق قائم کیا ہے
مگر کچھ باتیں وہ ہمدان سے پھر بھی کرنا چاہتی تھیں۔ --
میں اسراہ کو لے کر جا رہا ہوں --
میرا نہیں خیال ہے کہ اب کسی کو اعتراض ہو گا اس کو
لے جانے پر میرے یہاں سے ---
وہ آسرا کے اوپر ایک جتاتی ہوئی نظر ڈال کر گویا ہوا --
حجاب بھابھی بشر صرف آپ کا ہی ہے اور آپکا ہی رہے
گا وہ حجاب کے سر پر ہاتھ رکھ کے بولا --
مگر آپ اپنے شریک سفر پہ اعتبار کریں کیونکہ یہ رشتہ
محبت کے علاوہ اعتماد اور اعتبار کا بھی ہے --
حجاب کو خود سے اس وقت قراہیت سی محسوس ہو رہی
تھی کہ وہ کیسے ایک پاکدامن لڑکی کے دامن پر کیچڑ
اچھال گئی؟؟؟
اور کیوں کر اس نے اپنے اتنے پیارے محبوب شوہر کو

شک کی نظروں سے دیکھا --
چلو اسراء تمہارے کہنے پر میں نے تمہیں تمام معاملات
ٹھیک کرنے کا وقت فراہم کیا تھا اب جب کہ تمام تر حالات
درست ہو چکے ہیں اب تمہیں میں تمہارے شوہر کی حیثیت
سے لے جا سکتا ہوں ---

حمدان کے لہجے میں کسی قسم کی لچک نہیں تھی ---
آج وہ آریا پار کرنے پر تلا ہوا تھا --
غصے اور ذلت سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی دماغ
کی رگیں تن سی گئی تھی ---

وہ آسرا کو اٹھا کر سہارا دیتے ہوئے گویا ہوا --
جب ایک دم حجاب کو ہوش آیا اور وہ آسرا کے پاس جا کر
اس کے سینے سے جا لگی ---

اسراء پلینز مجھے معاف کر دو مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا
ہے میں نے تمہارے پاک دامن پر ---

وہ بلاگ لکھ کر اس کے سینے سے لگی رو رہی تھی
اسراء بھی اس کے اسطرح بکھرنے پر ششدر سی رہ گئی --
اسراء میں معافی کے قابل تو نہیں ہوں مگر پلینز مجھے
معاف کر دو --

حمدان بشر کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تھا --
بشر لاتعلق سا ہوا وا تھا حجاب سے --
بشر حجاب بھابھی کا دل بالکل کورے کاغذ کی طرح بے
صاف شفاف --

ان کو جیسے ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا انہوں نے کسی کی بھی پرواہ کئے بغیر سب کے سامنے معافی مانگی۔۔ جس طرح سب کے سامنے تم سے سوال کیا تھا اسی طرح سب کے سامنے ہی معافی کی بھی طلب گار ہیں۔۔

وہ ان گنے چنے لوگوں میں سے ہیں جو غلطی کر کے اس سے سبق لے کر اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔۔۔

معافی مانگنا اور اپنا گناہ تسلیم کرنا بہت دل گردے کا کام ہوتا ہے ورنہ وہ چاہتیں تو اکیلے کمرے میں بھی اسراء سے معافی مانگ لیتی۔۔

یا نہیں بھی مانگتی اور یہ کہہ دیتی کہ جس طرح کے حالات تھے تو وہ یہی اخذ کر سکیں۔۔۔

اور یہ ان کا ری ایکشن اس بات کا گواہ ہے کہ وہ تمہیں ٹوٹ کے چاہتی ہیں۔ میں جانتا ہوں۔۔۔

بشر اس کی پوری بات سن کر بس اتنا ہی کہہ سکا اور اسراء کے پاس گلے شکوے دور کرتی حجاب کو الگ کرتے ہوئے اپنے بازو کے حصار میں لیتے ہوئے اسراء سے کہنے لگا کہ۔۔۔

کیا تم میری چھوٹی سی معصوم سی بیوی کو معاف کر سکتی ہو یہ لڑکی عقل سے پیدل ہے بالکل ہی۔۔۔ مگر یار جیسی بھی ہے اب تو تمہاری بہابھی ہے نا؟؟؟

وہ ماحول میں تاری غمگین فضا کو تھوڑا ہلکا پھلکا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا --

جب کہ حجاب حیران تھی بشر کے رویے پر اس کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا وہ تو یہ سمجھ رہی تھی کہ بشر اب اسکو بخشے گا نہیں --

مگر حجاب کو آج صحیح معنوں میں پتہ چلا تھا کہ ایک بہترین مرد وہی ہے جو عورت کی عزت کرے نہ کے اس پہ ہاتھ اٹھائے یا پھر بھری محفل میں اس کی بے عزتی کرے---

ایک عظیم مرد وہی ہے جو وقت پڑنے پر جب عورت کو اس کی ضرورت ہو اور عورت حق پے ہو -- تب وہ اس کی ڈھال بن کے کھڑا ہو جائے ایسے کہ کوئی اس کی طرف نظر تو کیا بڑ بھی نہ سکے ----

بلکہ اس کا غصہ اور ناراضگی اب ساری زندگی اس کے حصے میں آئے گی --

میں بشر تمہارے کہنے کے باوجود بھی اس کو معاف نہیں کروں گی اور تمہیں بھی --

تم نے اتنی بڑی بات جانتے پوچھتے بھی مجھ سے چھپائی --

وہ خفا خفا سی بشر سے گویا ہوئی --

ماما بہت خاموشی سے سب کو سن رہی تھی ان کا ذہن کچھ اور ہی لائحہ عمل تیار کرچکا تھا --

مگر آسرا ---

حمدان نے کہا --

بشرا سرا کا جواب سن کر مایوسی سے خاموش ہو گیا

جبکہ حجاب مزید زار و قطار رو پڑیں --

ٹھیک ہے میں تم دونوں کو معاف کرتی ہوں مگر میری

ایک شرط ہے --

وہ بشر اور حجاب کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے

ہوئے بولی اس کے پاس اب یہی تو کچھ رشتے باقی رہ گئے تھے اور وہ ان کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی

مخلص لوگ بہت کم ملتے ہیں اور جو ملتے ہیں ہمیں ان

کی قدر کرنی چاہیے ---

کیا پلیز تم جو کہو گی میں کروں گی لیکن تم ایک دفعہ بس

مجھے معاف کردو اور اپنا دل میری طرف سے صاف کرو

پلیز صرف ایک دفع ---

ٹھیک ہے میں نے تمہیں معاف کیا لیکن ---

پوری طرح معافی اسی وقت ملے گی جب تم دونوں مجھے

پھپو کے رتبے پر فائز کر دو گے --

اسراء کی بات پر بشر اور ہمدان نے بے ساختہ کہہ کا لگایا

جبکہ حجاب حياء سے لال ٹماٹر ہو کر بشر کے پیچھے

جاچھپی ---

چلیں اسراء--

وہ اسراہ کے قریب آ کر بولا --
خالہ ---

وہ دو زانوں سختی سے مٹھیاں بھیچیں خالہ کے پاس بیٹھ گئی --

آپ کو سب کچھ سچ بتانے ہی والی تھی مگر --
مگر کیا کیوں چھپایا سب تم نے --؟؟؟

ان کا لہجہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا --
چہرے پر غم و غصے کے واضح تاثرات تھے --

اسراء ان کو چند ہی منٹوں میں شروع سے لے کر آخر تک کی تمام روداد سنا گئی --

انہوں نے بڑے تحمل سے اس کی بات سنی اور پھر جب وہ بولی تو سب کو سانپ سونگھ گیا --

میں تمہیں اس کو لیجانے نہیں دوں گی جو کچھ بھی میری بہن کے ساتھ ہوا اسکے بعد میں اپنی بہن کی آخری نشانی کو جان بوجھ کر اندھی کھائی میں ہرگز بھی تھکی ل نہیں سکتی --

مگر خالہ --

تم خاموش رہو --

جو تم لوگوں نے کرنا تھا وہ تم لوگ کر چکے --
مزید کوئی حماقت میں تمہیں اب نہیں کرنے دوں گی اسرا --

حمدان ٹھیک ہے یہ تمہاری بیوی ہے اپنے سب بڑوں کو

دادی سمیت لے کر آؤ اور نکاح نامہ یا پھر گواہ ساتھ لاؤ اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو میں پھر دوبارہ سے تم دونوں کا نکاح کروائونگی --

وہ بھی اس صورت میں جب تمہاری دادی اس نے کام شریک ہوگی --

اپنے گھر والوں کو لاؤ طریقے سے ساری دنیا کے سامنے اس کو رخصت کروا کے لے کر جاؤ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے --

وہ سختی سے گویا ہوئیں --

اور ان سب کے لئے تمہارے ساتھ صرف پندرہ دن کا ٹائم ہے اور اگر ان پندرہ دنوں میں تم یہ سب نہیں کر سکتے تو پھر تم اس طرح کے ساتھ اپنے اس بچے کو بھی بھول جانا میں اس کا عبورٹ کروا دوں --- گی ---

ان کا لہجہ کسی بھی قسم کی رعایت سے عاری تھا -- مگر ماما یہ کیسے ممکن ہے -- بشر نے مداخلت کی --

وہ اس کی بیوی ہے ہم نہیں روک سکتے اس کو -- تمہارے پاس ثبوت ہے کہ یہ حملہ ان کی بیوی ہے لاؤ مجھے دکھاؤ میں ابھی اور اسی وقت اس کو عزت سے رخصت کر دیتی ہوں اور اپنی بہن کے آگے سرخرو ہو جاتی ہوں --

جب کہ عصر اور ہمدان بے بسی سے خالہ کو دیکھ رہے تھے ہمدان کی آنکھیں اسے کی زیادتی سے صرف ہو رہی تھی اس کو اسراء کی اوپر شدید غصہ آ رہا تھا یہ تمام تر حالات صرف اس کی بیوقوفیوں سے ہی پیدا ہوئے تھے -- جن کا سامنا آج ان دونوں کو ہی کرنا پڑا تھا -- وہ سمجھ رہا تھا کہ خالہ کی بات اپنی جگہ بالکل ٹھیک ہے --

بغیر کسی ثبوت کے اسراف و نہیں لے جاسکتا -- وہ خاموشی سے ہال کمرے کا دروازہ عبور کر کے جانے والا تھا جب ماما کی نے مزید کہا --- اور یاد رکھنا جب تک تمہاری دادی خوشی سے اس راگ کو رخصت کرانے نہیں آئے گی میں اس کو تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گی ---- ان کے رویے میں چٹانوں کی سی سختی اور چکی تھی --- *

عریج سب لوگوں کے جانے کے بعد آرزو کو اٹھا کر اپنے کمرے میں لے جا رہی تھی --- روکو اریج --

وہ ذرا سی مڑی اور حیران سی سمیر کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی ---

لاؤ اس کو مجھے دے دو --
سمیر کی آواز پر وہ ٹھٹک سی گئی --
آرزو کو اٹھانے کے لئے اس کے بڑھے ہاتھ و ہیں تھم گئے --
مگر یہ تو کل بھی میرے ساتھ ہی سوئی تھی --
آپ پریشان نہ ہوں میرے پاس بہت سکون سے آرام سے رہتی ہے ---
اس کو لگا شاید وہ اس کی پریشانی کی وجہ سے کہہ رہا ہے --
یہ میری بیٹی ہے میں اس کو بہت اچھے سے خیال رکھتا ہو تو اس کی ماں نہیں ہوں جو ---
وہ سفاکی سے گویا ہوا --
مگر چا ---
وہ چاچو بولنے والی تھی مگر پھر اپنی زبان کو دانتوں تلے دباه کر خاموش ہو گئی ---
میں اپنی بیٹی کو تمہارا عادی نہیں بنانا چاہتا ہوں --
وہ پہلے ہی اپنی ماں کے لمس کو ترسی ہوئی ہے --
میں اس کو ایک دفعہ پھر سے اس قرب سے نہیں گزار سکتا --
-
سمیر کے خود کے لہجے میں کئی کرب پنہاں تھے -
-

اریج کو لگا جیسے اس کو کسی نے بری طرح اسے دھتکار کے رکھ دیا ہو --

وہ کل سے آرزو کے ساتھ تھی اس کو ایک دفعہ بھی اس معصوم سے الجھن یہ بیزاری محسوس نہیں ہوئی تھی بلکہ سمیر سے نکاح کے بعد تو آرزو کے لئے اس کے جذبات بہت نئے اور انوکھے سے ہو گئے تھے --

اس کو وہ ننھی سی گلگوتھنی اپنے وجود کا ہی حصہ لگنے لگی تھی --

وہ کل سے آرزو کو خود میں سمیٹے اپنے تمام دکھ اور تکلیف بھول چکی تھی --

اس بات کو بالکل ہی فرا موش کر بیٹھی تھی کہ یہ نکاح محض مجبوری کا سودا ہے اس نکاح کا موئی مقام یا کوئی منزل نہیں ہے ---

اس رشتے کو ایک نہ ایک دن ختم ہو جانا ہے ---

سمیر نے اس کو بہت گہری نیند سے گویا جھنجوڑ کر اٹھا دیا تھا اور ایک ہی لمحے میں اس کو اس کی اوقات بہت اچھے سے یاد کرا دی تھی -

وہ تنہا سی سمیر کو اور آرزو کو لے جاتا دیکھتی رہ گئی --

اتنے دنوں سے رورو کر اب تو اس کے آنسو بھی خشک ہو چکے تھے ---



مجھے اریج کے ٹھکانے کا پتہ چل چکا ہے --
وہ دلاویز سے بولا --

پتہ چل گیا تو اٹھایا کیوں نہیں اس کو ابھی تک؟؟
اس کے باپ کے پہنچنے سے پہلے اس تک پہنچ جائو۔۔
اگر وہ حیدر کو پہلے مل گئی تو سمجھ لو پھر کچھ بھی ہاتھ
نہیں آسکے گا بلکہ ہم دونوں جیل کی سلاخوں کے پیچھے
چکی پیس رہے ہوں گے --

دلاویز کے لہجے میں لالچ اور خباثت بول رہی تھی --
کرے تو کیوں پریشان ہو رہی ہے میں ہوں نہ؟؟؟
جب اس چڑیاں کا پتہ کر لیا ہے تو بہت جلد وہ تیرے قدموں
میں ہو گی ---

حیدر کی غیرت اسو منہوس کے بھاگنے کے بعد سے جاگ
چکی ہے میرے لاکھ ورغلانے کے باوجود بھی وہ اپنی
بیٹی کے غم میں گھلا جا رہا ہے --

چاروں طرف اس نے اپنے جان پہچان اثر و رسوخ رکھنے
والے پولیس آفیسرز اریج کی کھوج میں لگا دیے ہیں --
ارے میری جان من تو کیوں پروا کرتی ہے تیرا یہ عاشق
ابھی زندہ ہے وہ دلعویز کو خود پر گراتے ہوئے بولا --
چپ کر جا آہستہ بول یہاں پر کسی کو بھی پتہ چل گیا کہ تو
میرا یار ہے بھائی نہیں تو تیرے ساتھ ساتھ میری بھی خیر
نہیں --

تو میری جان کی ٹوٹی توکیوں دیر کر رہی ہے جلد از جلد
مال سمیٹ اور نکل ---؟؟

میں تو خود بھی یہی چاہتی ہوں مگر بڑھے نے سوائے
ایک چھوٹے سے اپارٹمنٹ کے علاوہ کچھ بھی ابھی تک
میرے نام ہی نہیں کیا --

وہ زوار کے شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے خباست سے
بولی--

اچھا چل سب کچھ مجھ پر چھوڑ دے آج بڑے ہی دن بعد
موقع ملا ہے --

تو بڑی مشکل سے میرے ہتھے چڑھی ہے --

وہ دونوں گندگی کے ڈھیر شیطانی کھیل میں مصروف ہو
چکے تھے ---

اور یہ بھول بیٹھے تھے کہ ہمیں اپنے اعمال کا حساب اس
دنیا میں نہیں تو آخرت میں ضرور دینا ہے ---



حمدان ساری رات غصے کی بھٹی میں جھلستا رہا -

میری بیوی کو میں اپنے ساتھ ہی نہیں رکھ سکتا --

لعنت ہے مجھ جیسے شوہر پہ - -

زہریلی سوچیں اس کو سکون لینے نہیں دے رہی تھی وہ

سگریٹ پر سگریٹ سلگائے جا رہا تھا --

اتنی بڑی خبر کے میری اولاد اس دنیا میں آنے والی ہے اور میں کیسا بدنصیب باپ ہوں کہ --
اپنے باپ بننے کی خوشی بھی نہیں منا سکا ---
اس نے اپنی مٹھی کام کا بنا کر سامنے رکھیں کہ پل پر دے مارا --

خاموشی سے اس کا دل و دماغ بھی قابو ہو رہا تھا ---
ہمدان کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ پوری دنیا کو تباہ کر دے --
آگ لگا دے سب کچھ تہس نہس کر کے ختم کر دیے --
سب سے زیادہ افسوس اور خار اس کو اس بات پر چڑھی ہوئی تھی کہ خالہ نے ابارشن کی بات کیسے کی؟؟
وہ ہوتی کون ہیں اس کے بچے کے بارے میں اس طرح کا سوچنے والی ---؟؟؟
کتنی آسانی سے انہوں نے میری اولاد کو ختم کرنے کی بات کر دی ---

دن کا وقت دیا ہے نہ مجھے -- 15
میں ایک ہفتے میں اپنی بیوی کو پورے استحقاق سے لے کر آؤں گا وہ بھی پورے زمانے کی موجودگی میں ---
اس نے پاس پڑے گلدان کو اٹھا کر سامنے رکھی ڈریسنگ ٹیبل پر دے مارا ----
کانچ کے ٹکڑے کرچی کرچی ہو کر بکھر کر رہ گئے ہمدان کی وجود کی طرح ---



حجاب اسرا کیلئے دودھ گرم کر رہی تھی دواؤں کے ساتھ دینے کے لیے اس کے دل میں اسراء کا مقام سب سے اونچائی پر پہنچ چکا تھا --

احساسات بدلنے پر جذبات بھی بدل گئے تھے -- اسراء کی شکل میں اپنی ایک بڑی بہن نظر آنے لگی تھی --

وہ اپنے کیے کی تلافی کرنا چاہتی تھی -- اس لئے دل میں سوچ لیا تھا کہ وہ اسرہ کا زیادہ سے زیادہ ہر طریقے سے خیال رکھنے کی ممکن کوشش کرے گی -- وہ کچن میں اپنے لئے کافی بنانے کے لئے آیا تھا----

حجاب کو اس وقت خلاف توقع کے کچن میں دیکھ کر حیران ضرور ہوا پھر خاموشی سے اپنے لیے کافی بنانے کے لئے بڑھ گیا --

حجاب اس کو مگ میں خود سے کافی بیٹ کرتے دیکھ کر کہنے لگی--

لائیں میں بنا دیتی ہوں --

بشر ا سکو ایسی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے کہہ رہا ہو کہ--

تم صرف شک کرنا جانتی ہو اس کے علاوہ تمہیں آتا ہی کیا ہے ??? --

حجاب اپنا کافی کے لئے بڑھایا ہوا ہاتھ واپس کھینچ لیتی ہے۔۔

اس کے دل میں چھن سے بہت کچھ ٹوٹا تھا ۔۔۔



حجاب کمرے میں آتی ہے بشر کی اوپر ایک نظر ڈال کر ڈریسنگ روم میں چلی جاتی ہے ۔۔

بشر آنکھوں پہ بازو رکھے شاید سو رہا تھا ۔۔۔

ڈریسنگ روم میں جا کر وہ کچھ لمحے سوچتی ہے ۔۔

اف اللہ جی بشر تو بہت ہی زیادہ ناراض ہو گئے ۔۔۔

اس کے دماغ میں اسراء کا دیا ہوا ایڈیا چل رہا ہوتا ہے۔۔۔

وہ جب اس راگ کو دودھ کے ساتھ دوائی دینے گئی تھی تو

اس وقت اسراء اس کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ کر سمجھ گئی

۔۔۔

اور اس کے پوچھنے پر حجاب سنی معصومیت سے سب کچھ کہہ سنایا ۔۔

یار تو اس کو مناونا تم اس کے لئے تیار ہو اس کو یقین

دلاؤ اپنی محبت کا ۔۔

وہ وارڈروب میں سے اپنی نائٹی ۔۔۔

اور اب حجاب اس کو اپنی محبت کا یقین دلانے کے لیے

تیار کھڑی تھی ۔۔



حجاب ڈریسنگ روم سے خوشبو سے مہکتی بہار آئی ---
وہ بشر کو سوتا دیکھ کر سوچنے لگی کہ --
ایسے سو رہے ہیں جیسے زندگی میں پہلی بار نیند نصیب
ہوئی ہو ---
یہاں میری نیندیں اڑ گئی ہے --
اب کیا کروں اٹھاؤں یا نہ اٹھاؤں؟؟؟
ایک کام کرتی ہوں خود بھی سو جاتی ہو -
مگر مجھے ان کی ناراضگی سونے بھی تو نہیں دے گی --
وہ ماتھے پر ہاتھ مار کر بولی ---
کہاں پہنسا دیا اریج مجھے--
اس کو بشر کے پاس جانا ایسا لگ رہا تھا جیسے خود کو
جان بوجھ کر شیر کے منہ میں دھکیلنا ---
چلو اللہ کا نام لے کر ایس ہٹلر کے پاس چلی جاتی ہوں --
جو ہو گا دیکھا جائے گا ---
وہ اندر ہی اندر خوف زدہ بھی تھی کیونکہ بشر اس سے
اس طرح پہلی دفعہ ناراض ہوا تھا --
وہ ہمت کر کے بشر کے سرہانے پہنچ ہی جاتی ہے --
ہاتھ بڑھا کر اس کو جگانے کے لئے بڑھ ہی رہی ہوتی ہے
کہ --

بوکھلاہٹ میں بیڈ کے پاس رکھے میٹ اور بشر کی سلیپر
سے الجھ کر آوندھی بشر کے اوپر گر پڑتی ہے --

بشر اس اچانک گرنے والے خود پر بلڈوزر سے گھبرا کر
گہری نیند سے جاگتا ہے ---

حجاب کو ڈیپ مہرون نائٹی میں دیکھ کر وہ حواسوں میں
جلدی سے واپس آتا ہے --

اوف لوگ اس قسم کی صورتحال پر حواس کھو بیٹھتے ہیں
مگر میری اس چڑیل بیوی نے نیند میں میرے چودہ طبق
روشن کر کے رکھ دئے ہے ہیں --
وہ غصے سے بڑبڑاتا ہے --

کیا ہوا ہے ؟؟؟؟

رات کے اس پہر تو سکون لینے دو --
یا میرے خوابوں میں بھی جھانک کر ڈھونڈ رہی ہو کہ کس
لڑکی سے مل رہا ہوں اور عشق کی پینگیں بڑھا رہا ہوں --
وہ تپ کے چنگھاڑتے ہوئے بولا --

وہ میں آپ سے ناراض تھیں اس لئے آپ کے اوپر ہی گل
گئی ---

وہ بشر کے غصے سے خوف زدہ ہو کے الٹا ہی کہہ گئی
تھی --

یا الہی ---

تو کیا میرے اوپر گرنے سے ناراضگی ختم ہو گی تمہاری
؟؟؟؟---

وہ بھنا کر بولا --

اب کیا ساری رات ایسے ہی پڑے رہنے کا ارادہ ہے ؟؟؟

یا جب تک میں پورے طریقے سے اسٹیکر نہیں بن جاؤں گا
تب تک نہیں ہٹوگی؟؟؟

نن---نننن نہیں تو ---

Page | 376

وہ خود کو سنبھال کر اٹھنے کی کوشش کرتی ہے---
مگر جیسے ہی سر اٹھاتی ہے اس کے لمبے بال بشر کی
شرٹ کے بٹن میں الجھ جاتے ہیں---
اور وہ ایک دفعہ پھر اس کے چوڑے سینے سے الگ تی
ہے ---

رات کی فصوں خیزی --

خوبصورتی سے تراشا ہوا پیکر --

جائز رشتہ ---

استحقاق --

وہ کچھ لمحوں کے لئے اس کے سحر میں گرفتار سا ہو گیا
تھا ---

مگر جذبات پر ایک دم دوپہر والا حجاب کا کارنامہ کسی
فلم کے سین کی طرح دماغ کی سلیٹ پر چل گیا تھا ---
اس نے جھٹکے سے حجاب کو خود سے دور کیا --
اوج --

اس کے بے دردی سے جھٹکنے سے حجاب کے سر کے
کئی بال بشر کی شرٹ کے بٹن میں رہ گئے تھے --
جب کہ حجاب اپنے بال کھینچنے پر تکلیف سے کراہ اٹھی
تھی ---

یہ کیا میرے سامنے بیہودہ قسم کا لباس پہنا ہوا ہے؟؟
میں تو ایک دل پھینک اؤ باش قسم کا مرد ہو اس لباس میں
میں تمہاری ہی عزت نہ اتار۔۔

بشر حجاب کی آنکھوں میں چمکتے موتی دیکھ کر بڑی
مشکل سے خود کے غصے کو کنٹرول کر پایا تھا۔۔۔
حجاب سے مزید اس کی ناراضگی برداشت نہ ہوئی اور وہ
تیزی سے بھاگ کر بشر کے چوڑے سینے سے آ لگی۔۔
بشر پلینز مجھے معاف کر دیں۔۔
مگر میں نے آپ پر شک کیا مگر میں آپ کی محبت میں
ایسا سوچ میٹھی خود غرض ہو گئی تھی۔۔۔
آپ کو کسی اور کے ساتھ دیکھنے کا خیال ہی میرے لئے
جان لیوا تھا۔۔

وہ اب باقاعدہ زار و قطار رو رہی تھی۔۔
بشر نے اس کے چہرے پر آئے ہوئے بالوں کو اپنی
انگلیوں کے پوروں سے کان کے پیچھے کیا اور کہا۔۔۔
حجاب دیکھو میاں بیوی کا رشتہ جتنا مضبوط ہوتا ہے وہیں
کچھ جگہوں پر آکر یہ بالکل کچے دھاگے کی مانند ہو جاتا
ہے ذرا سا کینچا نہیں اور ٹوٹ گیا۔۔
وہ اس کی کمر سہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔
اور اگر شک کا بیج ایک دفعہ اس رشتے میں آجائے تو
پھر یہ رشتہ ختم ہونے کے در پہ آ جاتا ہے۔۔

لیکن مجھے بہت اچھا لگا کہ تم نے انا اور ضد کو بیچ میں لائے بغیر ناراضگی کو دور کرنے کی کوشش کی --- کیونکہ اسی طرح اس رشتے میں انا کو ایک طرف رکھ کر ایک دوسرے کی غلطی کے ہونے کے باوجود بھی درگزر کر دینا۔

اس رشتے کو بالکل ایسا کر دیتا ہے جیسے سچے موتی --- بشر میرا وعدہ ہے میں کبھی بھی آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی ---

بشر اس کے حسین سراپے کو اپنے بازوؤں میں اٹھا کر پیار بھری شرارت کر بیٹھتا ہے --

رات کے چار بجے کے قریب عریج کی آنکھ آرزو کے رونے کی آواز سے کھلی --

وہ پریشان سی ہو کر اٹھ بیٹھی -- کیا ہوا ہو گا آرزو کو ???

کیوں اس طرح رو رہی ہے ???

وہ پریشانی سے اپنی نازک انگلیاں مروڑنے لگی -- مجھے جانا چاہیے --

پتا نہیں کہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہے ؟؟

وہ خود ہی سے سوال جواب کر رہی تھی -- لیکن اگر --

میں گئی اور انہونے پھر مجھے رات کی طرح باتیں سنائیں اور میری عزت افزائی کرتی تو پھر ؟؟ ---

اریج الجہن کا شکار تھی --
سمیر کے غصے سے بھی اس کو ڈر سا لگ رہا تھا --
دوسری طرف آرزو کے رونے میں مزید شدت آ رہی تھی
وہ بہت زور سے رو رہی تھی --
اریج سے مزید صبر نہ ہوا اور وہ اپنے کمرے کا دروازہ
کھول کر بھاگنے کے سے انداز میں سمیر کے کمرے کے
سامنے پہنچی۔
- دروازہ ناک کرنے کی اس کو ضرورت نہ پڑی وہ پہلے
سے ہی وا تھا --
وہ پھر بھی ہلکا سا ناک کر کے ہمت مجتمع کر کے کمرے
میں ذرا اندر داخل ہو ہی گئی تھی -
وہ ننھی گڑیا کو گود میں لیے ٹہل رہا تھا مگر وہ کسی
صورت بھی چپ ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی اور اس کی
گود میں مچل رہی تھی بری طرح --
سمیر اس کے کھٹکا کرنے پر پلٹا تھا۔ -
عریج کو سامنے دیکھ کر اس کے چہرے پر واضح سکون
نمودار ہوا تھا --
جس کو وہ تیزی سے سردمہری کے تاثرات میں چھپا گیا --
اریج اس کے سخت اثرات کو دیکھ کر آہستہ سے گویا ہوئی

یہ بہت رو رہی تھی اس لئے میں یہاں آئی تھی --
یہی وجہ تھی جو میں اس کو تمہیں نہیں دے رہا تھا یہ

تمہاری عادی نہ ہو جائے --
اب دیکھ لو نتیجہ تمہارے سامنے ہے --
کس طرح محض دو دن میں ہی یہ ضد کرنے لگ گئی ہے --

وہ چڑھ کر بولا --
مگر بچے تو معصوم ہوتے ہیں --
انہیں تو بس تھوڑی سی محبت اور توجہ چاہیے ہوتی ہے --
ان کو ضد پہ آنے سے پہلے ہی ہمیں کسی نہ کسی طریقے
سے پر سکون کر دینا چاہیے --
آرزو کے رونے نے اس کو یہ سب کہنے پر مجبور کر دیا
تھا --

ہاں توں میں بھگت تو رہا ہوں تمہاری تھوڑی سی محبت
اور توجہ کا نتیجہ آدھی رات کو -
وہ غصے میں آرزو کو زور سے دھپ لگانے کے انداز میں
تھپک نے لگا --

اریج نے آرزو کو یکدم سمیر کی گود سے جھپٹنے کے
سے انداز میں لے لیا تھا --
آپ نے آج تو اس معصوم بچی پر یہ ظلم کر دیا ہے ---
مگر اب جب تک میں یہاں ہوں یہ میری ذمہ داری ہے --
وہ شہادت کی انگلی سمیر کی طرف اٹھاتے ہوئے وارننگ
دینے کے انداز میں بولی --
اریج کی برداشت بس یہیں تک کی تھی --

وہ آرزو کو لیے اپنے کمرے کی طرف تیزی سے بڑھ چکی تھی۔۔۔

سمیرہ کا بکا سا اس کو اپنی ہی بچی چھین کر لے جاتے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

وہ ابھی تک حیران تھا اس کے اس طرح وارننگ دینے کے انداز پر

صبح فجر کی کی اذانوں کی آوازیں سنتے ہی ہمدان نماز پڑھنے کے بعد اپنی جیب کی چابی اٹھا کر سیدھا گاؤں کے لئے روانہ ہو گیا۔۔۔

گاؤں کا بارہ گھنٹے کا طویل سفر ہمدان نے ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے آٹھ گھنٹے میں مکمل کر لیا تھا۔

ڈرائیو کرتا اپنے گاؤں کی حدود میں داخل non stop ہو چکا تھا۔۔۔

سلام صاحب۔۔۔

راستے میں ملنے والے کئی لوگوں کا جواب وہ بس محض سر ہلا کر ہی دیتے ہوئے اپنی جیب کو اڑاتا ہوا جا رہا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ حویلی کے اندر داخل ہو چکا تھا۔۔۔

اس کی واپسی اور برہمی کے تاثرات دیکھ کر تمام ملازمین کی روح اندر تک فنا ہو چکی تھی۔۔۔

وہ وہ جیب سیدھا حویلی کے کشادہ لون کے سامنے بنے حویلی کے دروازے پر ٹکر مارنے کے انداز میں کھڑی

کر کے چھلانگ لگا کر نیچے اُترا ---
کہاں ہیں سب لوگ ???

وہ ملازم سے گویا ہوا جو اس کو اندر آتا دیکھ کر فوراً اس کی طرف لپک کے آیا تھا --

وہ شدید طیش کے عالم میں دندناتا ہوا سیدھا راہ داری سے گزرتے ہوئے ڈائننگ ایریا میں ملازم کے بتانے پر وحی آ گیا تھا --

وہ تینوں اطمینان سے دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے جب -- بابا کی نظر اس کے غیض و غضب سے بھرے انداز پر پڑھی --

اماں (ہمدان کی ماں) اسکا چہرے پر جھلکتا تناؤ اور قدموں میں پائی جانے والی دہشت دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ --- کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور ہے جو وہ اس طرح سب کے سامنے شدید طیش کے عالم میں مٹیہاں بھیجے کھڑا ہوا ہے --

تو گویا اطمینان کی گھڑی آن پہنچی ہے --- بابا نے آہستہ سے کہا --

اماں نے ناسمجھی سے اپنے شوہر کی طرف دیکھا ---- وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی تمام تر صورتحال کو ---

وہ سلام کر کے دھاڑنے کے انداز میں ٹیبل پر بیٹھے تینوں نفوس سے گویا ہوا --

دادی کا اس کے چہرے کا تناؤ دیکھ کر سارا اطمینان

رخصت ہو چکا تھا ۔۔
مجھے بتائیں کہ چاچی کا کیا قصور تھا ؟؟؟
جو اس گھر سے ان کو آدھی رات میں دھکے دے کر
بے رہمی کا ثبوت دیتے ہوئے نکال دیا گیا تھا ۔؟؟؟
دادی جونکہ پوتے کا غصہ دیکھ کر لاڈ کرنے کے لئے
اپنی لاٹھی پکڑ کے اٹھنے کو تھیں اس کی چھنگھاڑتی آواز
سن کر واپس بیٹھ گئیں ۔۔
بیٹا یہ کس انداز میں تم اپنی دادی سے بات کر رہے ہو ؟؟
اماں آپ کو کچھ نہیں پتا کہ انہوں نے کس طرح دو
معصوم زندگیوں کے ساتھ کھیلا ہے ۔۔۔
کس طرح ان کو رات کے اندھیرے میں بے یار و مددگار اس
بھیڑیوں سے بھری دنیا میں دھکے دے کر نکالا تھا ۔۔۔
ہمدان کی ماں کافی عرصے سے فالج کے اٹیک کی وجہ
سے پیروں سے پیرالائز ہو چکی تھیں ۔۔
وہ ویل چیر اس کے پاس گھسیٹتی ہوئی لائیں اور اپنے
بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر گویا ہوئیں ۔۔۔
بیٹا عزت اور احترام کا دامن اپنے ہاتھ سے مت چھوڑو جو
بھی بات ہے سکون سے کرو ۔۔
آپ ابھی بھی مجھے عزت و احترام کی بات کہہ رہی ہیں
؟؟؟
دادی مجھ سے اتنا بتا دیں کہ چلیں آپ کی دشمنی چاچی
سے تھی نہ ۔۔

لیکن ان کی اولاد تو آپ کے بیٹے کا ہی خون تھی نہ؟؟
ذرا سا رحم نہیں آیا اس 7 سالہ معصوم بچی کو گھر سے
نکالتے ہوئے؟؟..
کیا آپ کے خود کے جگر میں اس چیز کی اجازت دے دی
؟؟؟..

وہ آپ کے بیٹے کی اکلوتی آخری نشانی تھی --
آپ کس طرح اسے اپنی خود غرض ہو گئیں؟؟
حیرت ہوتی ہے مجھے --
شاید اسی چیز کو ہی خون سفید ہونا کہتے ہیں ---
وہ آج ہر قسم کا لحاظ بالائے طاق رکھ کر ان کو حقیقت کا
آئینہ دکھا رہا تھا --
حمدان بس اب میں ایک بات بھی نہ سنوں تمہارے منہ سے
--

اماں نے تنبیہ کی -
جب کہ بابا خاموش تھے --
وہ جانتے تھے کہ وقت کبھی نہ کبھی کسی کے بھی
ذریعے انصاف کر لیتا ہے --
ہمدان کی ماں ایک سمجھدار خاتون تھی اپنی دیورانی سے
بھی وہ بہت پیار محبت سے رہتی تھیں --
ان کو آج تک اس بات کا یقین نہ آیا تھا کہ قدسیہ اس گھر
سے کسی کے ساتھ فرار ہوئی ہے ---
*

حجاب صبح کے وقت شاور لے کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی بال سلجھا رہی تھی ۔
بن بتوڑی ذرا مجھے اٹھا کر واش روم تک پہنچا دو یار ---
وہ منڈی منڈی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے جمائی لے کر بولا --

کیوں کیا آپ کی بنائی رخصت ہوگئی ہے ؟؟؟
رات میں تو آپ کو ہر چیز بہت وعزہ نظر آتی ہے --
بلکہ رات میں تو آپ کی آنکھیں چار ہو جاتی ہے ---
وہ چڑھ کر بولی --
حجاب اس کی شرارت اچھی طرح سمجھ رہی تھی اس لئے
لہجے میں مصنوعی غصہ سمو کر بولی --
یار اندھا تو میں اسی دن ہو گیا تھا۔
کس دن۔ ؟

حجاب اچھنبے سے بولی۔ --
جس دن تمہارا خوفناک چہرہ پہلی دفعہ دلہن کے روپ میں
بیڈ کے اوپر گلی ڈنڈا کھیلتے دیکھا تھا ---
ہییننننننن۔ -

کیا کہا میرا خوفناک چہرہ ؟؟؟؟؟
حجاب غصے سے چڑھ کر ہاتھ میں پکڑا برش اٹھا
کراسکی کٹ لگانے دوڑھی --
بشر نے اپنی باتوں کی نمائش کی وہ حجاب ہوں تب آنے

میں جو کامیاب ہو چکا تھا --
حجاب اس کے سر پر کھڑی تھی اور غصے سے گول
.. طیارہ لگ رہی تھی 16 - f گپے کی طرح پھولی پورا
Have you ever seen yourself???
look exactly like Strawberry...

او واقعی میں اسابری جیسا ہوں ???
وہ ابرو اچکا کر بولا --
ہاھاھا..

جاو آئینے میں کبھی سہی سے اپنا چہرہ تو دیکھو ----
حجاب فخریہ بولی جیسے بشر کو واقعی حیرانی ہو --
ویسے غالباً تمہیں اسٹابری ملک شیک بہت پسند ہے --
ہیں نا صحیح کہہ رہا ہونا ???
وہ حجاب کو کچھ بھی بولنے کا موقع دیئے بغیر بیڈ پر
دھکیلتے ہوئے بولا ---
ہاں ہے مجھے پسند لیکن شیک۔ -
وہ آپ کے چہرے میں سے نکلنے سے رہا ---
حجاب میں بھی حساب برابر کرنا چاہا اور خود کو چھڑا کر
اٹھنے کی کوشش کرنے لگی --
مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ بغیر سوچے سمجھے کیا
بھول گئی ہے --

ہو یعنی تمہیں ابھی ملک شیک پینا ہے ???
وہ معنی خیزی سے حجاب کے لبوں کو فوکس کرتے ہوئے

بولا --

اور کہتے کے ساتھ ہی حجاب کے اوپر جھک کر اس نرم و گداز گلابی ہونٹوں پر اپنے لب رکھ دیئے --

حجاب غصے میں اپنے ناخنوں سے اسکی پوری کمر خہرچ ڈالتی ہے ---

جنگلی بلی ---

ظالم شیرنی --

بشر نے بلبلا کر دور ہٹ کے اپنا چہرہ صاف کرنے لگتا ہے اور پھر پوچھتا ہے اس سے کہ۔ --

!ہاں تو ظالم حسینہ کیسا لگا نیچرل اسٹابری کا جوس؟؟
حجاب اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ بشر کو دوبارہ خود پر جھکتا دیکھ کر اندر اندر ہی کھول ہی رہی ہوتی ہے۔ --
جب دروازہ ناک ہونے پر وہ بشر کو زور دار جھٹکا دے کر بیڈ سے جمپ لگانے کے انداز میں اترتی ہے --
اور بھاگتے ہوئے اس کو ٹھینگا دکھاتی دروازہ کھولنے کے لئے بڑھ جاتی ہے ---



حجاب جیسے ہی دروازہ کھولتی ہے اسراء کو کمرے کے باہر کھڑا دیکھ کر وہ اس کو اندر آنے کے لئے کہنے ہی والی تھی کہ --

!یار کون ہے؟؟

جلدی دیکھو اور واپس آؤ میرے پاس آؤ۔ --

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

سارا ٹیمپو ٹوڑ کے رکھ دیا ہے۔۔۔
وہ جھنجھلاتے ہوئے بولا۔۔
بشر کو لگا کہ کوئی ملازمہ جگانے کے لئے آئی ہوگی۔۔
کیونکہ صبح کے وقت کوئی نہیں آتا تھا ان دونوں کو
ڈسٹرب کرنے۔۔۔
باہر کھڑی اسراء اور کمرے کے اندر کھڑی حجاب دونوں
ہی بشر کی بات پر سٹیٹا گئیں۔۔
حجاب سے تو خفت کے مارے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا
۔۔۔
اسراء بھی اس وقت آکر پچھتائی۔۔
آواز نہیں آ رہی کب سے بلا رہا ہوں؟؟
مزید انتظار نہیں۔۔۔۔
وہ آنکھیں رگڑتا ہوا باہر آ رہا تھا جب سامنے کھڑی
سٹیٹائی سی اسراء اور حياء اور خفت سے سرخ پڑھیں
حجاب کو دیکھ کر اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔
جی آپ کیا کہہ رہے تھے؟؟؟
حجاب کو تو گویا حساب برابر کرنے کا موقع مل چکا تھا
۔۔۔
وہ بشر کو شرم دلانے کو بولی۔۔
ہاں تو یہ اسراء کی غلطی ہے کہ وہ غلط وقت پر آئی۔۔
خوامخواہ ہمارا رومانس خراب کیا۔۔
وہ ڈھٹائی سے کہتا اپنی جھنپ مٹانے لگا۔۔

نہیں مجھے تو کچھ بات کرنا تھی --
اسرا اپنی شرمندگی چھپاتے ہوئے بولی --
ہمدان سے یہ بھی نہیں سیکھا تم نے کہ --
وہ حجاب کو اس کی غصے سے گرتی ہوئی آنکھوں کی
پرواہ کیے بغیر بولا ---
اسرہ کا تو ماں نو بشر کی باتوں پر خون خشک ہونے لگا تھا

--
وو بے وقت اکر پچتائی تھی بری طرح -
میں بعد میں آجائونگی --
یہ کہے کر وہ سر پٹ ڈور لگا گئی --
پیچھے حجاب نے بشر کو با تھروم میں بھگ کر لوک
لگاتے دیکھ کر اپنے دانت پیسے تھے -

*

*

سمیر فریش ہو کے صبح کے وقت ناشتے کے لئے ڈائننگ
ٹیبل پر آ کر بیٹھا --
بوا اس کے لئے ٹیبل پر ناشتہ لگا رہی تھیں --
جب وہ اریج اور آرزو کی کمی کو محسوس کر کے بوا سے
پوچھ بیٹھا نہ چاہتے ہوئے بھی -

-
بوا آرزو کہاں ہے اور اریج نے کر لیا ناشتہ ؟؟
اس نے بادل ناخواستہ کہا --

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

جی سمیر بابا چھوٹی بی بی آپ کے اٹھنے سے ایک گھنٹہ پہلے ہی سوئی ہیں۔ -

- Page | 390

میں جب اپنے کوارٹر سے صبح آئی تھی تب اریج بی بی آرزو بیٹی کو گود میں لیے لانچ میں ٹہلا رہی تھیں۔ -
آرزو کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟؟؟
کو ناشتے سے ہاتھ روک کر بولا ---
جی بابا طبیعت تو ٹھیک ہے۔ -
مگر گڑیا کے شاید پیٹ میں درد تھا اس لئے بہت رورو کر سوئی ہے۔ -
سمیر سے بیٹی کا حال جان کر اس کو دیکھے بغیر رہا نہ گیا۔ -

وہ اٹھ کر سیدھا اریج کے کمرے کی طرف آیا۔ -
پہلے اس کے دل میں آئی کے نوک کرے۔ -
مگر پھر آرزو کی نیند کے خیال سے آہستہ سے یہ سوچ کر ہینڈل پر ہاتھ رکھا کہ اگر کھلا ہوا تو آرزو کو ایک جھلک دیکھ لوں گا اور اگر لاکھ ہوا تو پھر آہستہ سے ناک کر لونگا۔ -

وہ ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر گھماتا ہے۔ -
کمرہ اندر سے لاک نہیں تھا ہینڈل گھمانے سے دروازہ کھلتا چلا گیا۔ -

اس کو تھوڑا آکوٹ تو فیل ہوا تھا اس طرح اریج کی بغیر اجازت کے کمرے میں جانا مگر پھر اپنی بیٹی کی محبت غالب آ گئی --

وہ اندر داخل ہو کر جیسے ہی آرزو کو دیکھتا ہے اس کے سونے کے انداز پر سمیر کے لب بے ساختہ مسکرا اٹھتے ہیں --

وہ بڑے مزے سے اریج کے سینے پر الٹی لیٹی بڑے پرسکون انداز میں سو رہی تھی --

اریج نے اس کو دونوں ہاتھوں سے اپنے -- خود میں چھپایا ہوا تھا --

سمیر کو یہ منظر بہت حسین لگا تھا کتنا مکمل لگ رہے تھے وہ دونوں ایک ساتھ --

سمیر نے بلینکٹ کھول کر دونوں پر ڈھانپ دیا اور لائٹ آف کر کے باہر آ گیا --

اس کو اپنا بہت پرسکون لگا بہت تویل عرصے کے بعد --

*

*

حمدان سب کے ساتھ حویلی کے بڑے ہال کمرے میں بیٹھا تھا --

دادی اپنے تخت پر اور اماں حمد ان کے پاس رکھے
صوفے تک اپنی ویل چیئر لے آئی تھیں۔۔
جبکہ بابا بہت خاموش تھے آج وہ ہمدان کو اپنی اپنی عمر
سے مزید کئی سال بوڑھے لگ رہے تھے۔۔
ارے یہ دیکھو ہمارے ہاتھوں کا لڑکا ہم پر ہی زبان درازی
پر اتر آیا ہے۔۔
ہم پر یعنی اپنی دادی پر الزام لگا رہا ہے شرم نہیں آئی اس
کو؟؟؟؟۔۔

میرے پوتے اس میں تیرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔
اس میں قصور اس ڈائن کی ہی بیٹی کا ہے اسی نے
تجھے ورغلا آیا ہے۔۔
نا گن کی بیٹی جو ٹھہری۔۔۔
بس۔۔۔۔

دادی میں اب آپ کا احترام کر رہا ہوں میرے ضبط کو مزید
نہ آزمائیں۔۔

آپ کو اپنی ہی پوتی جو کہ آپ کے بیٹے کا خون ہے۔۔۔
اسی سے نفرت ہے چڑھ ہے۔۔
خیر حیرت ہے کس طرح کا دل ہے آپ کا۔۔۔؟؟
مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کسی کی۔۔۔
سچے دل سے میری شادی میں شرکت ہونا ہے تو ٹھیک
ہے۔۔

نہیں ہونا تو آپ کی مرضی ہے --
میں ویسے بھی اپنی بیوی کو اس حویلی سے دور رکھوں
گا اور میں آج خود ابھی اور اسی وقت آخری دفعہ آپ کو
یہاں نظر آ رہا ہو اس کے بعد میں آپ کو حویلی تو کیا اس
گاؤں میں بھی نظر نہیں آؤں گا --

اے میرا پترا تو کیسے اتنی بڑی بات پر سکتا ہے --؟؟
تو جیسا کہے گا--

جو کہے گا--

بالکل ویسا ہی ہو گا--

دادی کا طنطنہ منٹوں میں ہمدان نے مٹی میں ملایا تھا --
ہاں--

اس طرح راضی نہیں ہوئیے گا جس طرح چاچا کی شادی
کے وقت ہوئی تھیں -

اور پھر اس بے بس عورت کو نکال باہر کھڑا کیا تھا ---
ہمدان سے آج مزید قسمت نہیں ہو پا رہا تھا -

آج وہ صحیح معنوں میں دادی کو چھوٹا ہو کر بھی بہت
کچھ سمجھا گیا تھا --

اسی طرح کیا گیارنٹی ہے کہ میری بیوی کو بھی میرے
کچھ ہو جانے کے بعد --

اماں ایک دم سے ہمدان کے منہ پر ہاتھ رکھ گئیں---

بیٹے کی بات پر ان کا کلیجہ منہ کو کھنچا چلا آیا تھا ۔
نہیں میرے پتر جو ہوا وہ ماضی تھا ۔
اسے بھول جا بتا کب چلنا ہے تیری ووہٹی کو لینے ۔؟؟؟

ہمدان نے ایک نظر وہاں موجود تمام نفوسو پر ڈالی اور
پھر بہت ٹھہر کر بولا ابھی اور اسی وقت ۔۔



حمدان سب کے ساتھ حویلی کے بڑے ہال کمرے میں بیٹھا
تھا ۔۔

دادی اپنے تخت پر اور اماں حمدان کے پاس رکھے
صوفے تک اپنی ویل چیئر لے آئی تھیں۔۔

جبکہ بابا بہت خاموش تھے آج وہ ہمدان کو اپنی اپنی عمر
سے مزید کئی سال بوڑھے لگ رہے تھے ۔۔

ارے یہ دیکھو ہمارے ہاتھوں کا لڑکا ہم پر ہی زبان درازی
پر اتر آیا ہے ۔۔

ہم پر یعنی اپنی دادی پر الزام لگا رہا ہے شرم نہیں آئی اس
کو؟؟؟؟ ۔۔۔

میرے پوتے اس میں تیرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔
اس میں قصور اس ڈائن کی ہی بیٹی کا ہے اسی نے
تجھے ورغلا آیا ہے۔۔
نا گن کی بیٹی جو ٹھہری ۔۔۔

بس۔۔۔۔
دادی میں اب آپ کا احترام کر رہا ہوں میرے ضبط کو مزید
نہ آزمائیں۔۔۔

آپ کو اپنی ہی پوتی جو کہ آپ کے بیٹے کا خون ہے۔۔۔
اسی سے نفرت ہے چڑھ ہے۔۔

خیر حیرت ہے کس طرح کا دل ہے آپ کا۔۔۔؟؟؟

مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کسی کی۔۔۔
سچے دل سے میری شادی میں شرکت ہونا ہے تو ٹھیک
ہے۔۔

نہیں ہونا تو آپ کی مرضی ہے۔۔
میں ویسے بھی اپنی بیوی کو اس حویلی سے دور رکھوں
گا اور میں آج خود ابھی اور اسی وقت آخری دفعہ آپ کو
یہاں نظر آ رہا ہو اس کے بعد میں آپ کو حویلی تو کیا اس
گاؤں میں بھی نظر نہیں آؤں گا۔۔

اے میرا پترا تو کیسے اتنی بڑی بات پر سکتا ہے۔۔۔؟؟
تو جیسا کہے گا۔۔

جو کہے گا۔۔

بالکل ویسا ہی ہو گا۔۔

دادی کا طنطنہ منٹوں میں ہمدان نے مٹی میں ملایا تھا۔۔
ہاں۔۔

اس طرح راضی نہیں ہوئیے گا جس طرح چاچا کی شادی

کے وقت ہوئی تھیں ۔
اور پھر اس بے بس عورت کو نکال باہر کھڑا کیا تھا ---
ہمدان سے آج مزید قسمت نہیں ہو پا رہا تھا ۔
آج وہ صحیح معنوں میں دادی کو چھوٹا ہو کر بھی بہت
کچھ سمجھا گیا تھا ۔

اسی طرح کیا گیارنٹی ہے کہ میری بیوی کو بھی میرے
کچھ ہو جانے کے بعد ۔

اماں ایک دم سے ہمدان کے منہ پر ہاتھ رکھ گئیں۔۔۔
بیٹے کی بات پر ان کا کلیجہ منہ کو کھنچا چلا آیا تھا ۔
نہیں میرے پتر جو ہوا وہ ماضی تھا ۔
اسے بھول جا بتا کب چلنا ہے تیری ووہٹی کو لینے۔۔۔؟؟

ہمدان نے ایک نظر وہاں موجود تمام نفوسو پر ڈالی اور
پھر بہت ٹھہر کر بولا ابھی اور اسی وقت ۔



مگر میں اسراہ کے ساتھ شہر میں ہی رہوں گا اس حویلی
میں اس کو کبھی بھی نہیں لاؤں گا ---
اور دادی آپ کی جب تک زندگی ہے اماں بابا آپ کے ساتھ
ہے۔۔

میں ان کو اپنے ساتھ جانے پر مجبور نہیں کر رہا ۔
اس کے بعد میں اپنے ماں باپ کو بھی اس زندان میں نہیں

رہنے دوں گا ---
وقت کسی کا نہیں ہوتا اور آج وقت نے بہت بڑا انصاف خود
بخود کر دیا تھا --

آج وہ اس ہزاروں مربعوں کی مالکان --
زندگیوں پر حکمرانی کرنے والی خود کو حاکم سمجھنے
والی دوسروں کو مظلوم جاننے والی ---
اپنے اکلوتے پوتے کے ہاتھوں بہت بری طرح سے عرش
سے فرش پر اونڈھے منہ گریں تھی ---
حمدان اپنا فیصلہ سنا کر اٹھ گیا تھا ---
اس کو اٹھتا دیکھ ماما نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا --
بیٹا کیا اپنی ماں کو ادھر ہی چھوڑ کے چلے جاؤ گے ???
وہ ماں کو جھک کر ماتھے پر بوسہ دے کے ویلچئر احتیاط
سے گھسیٹتے ہوئے ہونے حویلی کے خارجی دروازے کی
طرف بڑھ گیا تھا ---

○ مکیم صاحب --

اپنے شہانہ تخت پر بیٹھی دیوار سے سر ٹکائے غم کی
تصویر بنی ---
اپنی ماں پہ ترہم بھری نظر ڈال کر بڑے افسوس سے کہنے
لگے کہ --

اللہ جب تک اپنے نافرمان بندوں کی رسی دراز رکھتا ہے
جب تک وہ مکمل طور پر نافرمانی کے دلدل میں اتر نہیں

جاتے ---
مگر جب وہ اپنی دراز کی ہوئی رسی کھینچتے ہے تب
انسان برباد ہو جاتا ہے۔۔
کہیں کا نہیں رہتا۔۔
وہ پھر اس دلدل میں اپنے ہی گناہوں کی بدولت بری طرح
دھنس کر رہ جاتا ہے ---
میرے رب کو معصوم اور کمزور بندوں پر ظلم پسند نہیں
ہے ---
یہ کہہ کر مقیم صاحب بھی بیٹے اور بیوی کی طرف بڑھ
چکے تھے۔۔
انہوں نے ایک آخری نظر اپنی ماں اور اس حویلی کو
دیکھا تھا اور جاتے جاتے رک کے اپنی ماں سے گویا
ہوئے تھے۔۔
سنبھالیے اپنی جاگیر۔۔
اب آپ کے ملازم آپ کی جائیداد اور آپ کی حویلی آپ کے
حوالے ہے ---
یہ کہہ کر وہ باہر تیزی سے ہمدان کی جیپ کی طرف بڑھ
چکے تھے ---



ڈرائنگ روم میں ہمدان اپنے والدین کے ساتھ تشریف فرما
تھا ---

حجاب ہمدان کی پیرنٹس کو دیکھ کر اپنی طرف سے ہر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

ممکن کوشش کر رہی تھی مہمان نوازی کی ---
بشر کو بہت خوشگوار حیرت کا جھٹکا اپنے گھیرے میں
لئے ہوئے تھا ---

میں آپ سے ان تمام مظالم کی ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا
ہوں جو قدسیہ بھر جائی کے ساتھ ہوئے ---
وہ خالہ کے سامنے ہاتھ جوڑ کو تھے --
جب بشر نے بڑھ کر ان کے ہاتھ تھام لئے --
ماما بھی حیران تھیں کہ ہمدان اتنی جلدی اپنے ماں باپ کو
کیسے لے کر آ گیا تھا۔؟؟؟

بھائی صاحب آپ کی امی کی اس رشتے کو دل سے مانے
گی --

کیا وہ اس رشتے قبول کریں گی ؟؟؟
میں آسرا کو اپنی بہن کی پرچھائیں نہیں بننے دینا چاہتی ---
وہ بہت تڑپی ہے ---
وہ پوری زندگی دکھوں کی پاداش میں گزری ہے اسکی۔ -
اور اسی سسکیوں سمیت وہ قبر میں جا سوئی ہے --
میں اپنی بھانجی کو جانتے بوجھتے کھائی میں نہیں دیکھی
نہ جاتی --

بس بہن وہ معنے یا نہ ما نیں میں ہمدان کی ماں ہوں --
آپ کے سامنے بڑی محبت سے اپنے بیٹے کی خوشیاں
مانگنے آئی ہوں۔ --

میں آپ سے بہت محبت سے آسرا کا ہاتھ اپنے بیٹے کیلئے

مانگتی ہوں ---
وہ پورے خلوص کے ساتھ گویا ہوئیں --
ان کے لہجے میں بولتی سچائی اور اپنی بات کی پختگی کو
محسوس کر کے خالا پھر کچھ نہ کہہ سکیں --
اور رہی بات نکاح نامے کی تو --
تو اب یہ شادی پورے دھوم دھام سے ہوگی --
حکیم صاحب خالہ اور خالو کو نیم رضامند دیکھ کر گویا
ہوئے تھے -- --
ہمدان نے ڈرائنگ روم کے باہر ایک سنہری آنچل لہراتا ہوا
دیکھا تھا --
اس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ سیا کر معدوم ہو گئی --
وہ سمجھ گیا تھا کہ اسراء دروازے کے پیچھے گھڑی ہی
چھپکے ---
بشر مجھے اسموکنگ کرنی ہے --
وہ اپنے برابر میں بیٹھے بشر سے آہستہ سے بولا --
ہاں ہاں مجھے پتا ہے تجھے کس اسموکنگ کی کریونگ ہو
رہی ہے --
بشر بھی اسی کا دوست تھا نومعنی لہجے میں بولا ---
زیادہ بکواس نہ کر اور مجھے باہر لے کر جا --
ہمدان نے بشر کو دھمکایا --
ویسے میں تجھے بات بتا دو تو اب اپنی بیگم سے کبھی
ملے گا جب میری بیگم کی اجازت ہوگی --

اور میری بیگم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تیری اور اسراء صاحبہ کی ملاقات اب ڈائریکٹ حجلہ عروسی پر ہی ہوگی

--- Page | 401

کہو تو حجاب سے پچھوا دیتا ہوں --
بشر ڈھٹائی سے بولا ---
خیر مجھے پتا ہے مجھے کس طرح سے اپنی بیوی سے ملنا ہے --

وہ میں مل ہی لونگا تو بس اپنی خیر منا اب ---
وہ اس کے کندھے پر دھمو کا جڑ کے بھولا ---



شام کے وقت اسرا اپنے سسرال والوں کے جانے کے بعد خالہ کے پاس ہمت کر کے ان کے کمرے میں آ ہی گئی تھی --

اس کو خالہ کے سامنے جانے سے ایک عجیب سی گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی --
جھجک سی اڑے آ رہی تھی --
اف---

اللہ تعالیٰ کیا سوچتی ہونگی خالہ میرے بارے میں؟؟؟
اوپر سے ہمدان سے بھی بات نہیں کر پا رہی --
حجاب اور بشر سے تو میں بعد میں نمٹونگی --
بشر نے بڑی خاموشی سے اسرا کا فون چھپا دیا تھا اور الزام حجاب کے اوپر ڈال دیا تھا --

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

کہ فون چاہیے تو اس سے لے لو میں تو باز آیا شہد کی
مکھی کو چھیڑنے سے --
وہ صاف مقرر کیا تھا ---
اسرا خاموشی سے دل مسوس کر رہ گئی --
خالہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی حجاب سے معلوم ہوا تھا --
بی پی صبح سے ہی کافی بڈھا ہوا تھا --
وہ کمرہ اندھیرا کئے آنکھوں پر ہاتھ رکھے شاید سونے کی
کوشش کر رہی تھی -
پیروں کی استرا بیت بتا رہی تھی کہ ان کے اندر ایک سرد
جنگ چھڑی ہوئی ہے --
وہ ان کے پاس بیٹھ کر ان کے پیر دبائے لگی اس کے
پیروں پر ہاتھ رکھنے پر انہوں نے آنکھوں پر سے بازو ہٹا
کر دیکھا --
اسراء کو اپنے سامنے دیکھ کر انہوں نے اپنے پیر اس کے
ہاتھوں سے تھوڑے دور کر لیے ---
گویا ناراضگی کا اظہار تھا ---
خالا مجھے معاف کر دیں پلیز ---
وہ دوبارہ سے ان کے پاؤں کو اپنے ہاتھوں سے آہستہ آہستہ
دبائے ہوئے بولی ---
میرا مطلب آپ کو تکلیف دینا ہرگز بھی نہیں تھا --
تو پھر کیا مطلب تھا --؟؟
وہ تھوڑی توقف کے بعد گویا ہوئیں --

مجھ سے کیوں چھپایا اپنے اور ہمدان کے نکاح کا؟؟؟
شاید میں تمہیں ماں جیسی محبت نہ دے پائی تھی جو تم
مجھ سے اپنا دکھ سکھ شیئر کرتیں؟؟؟۔۔۔
خالہ میں آپ کو سب کچھ بتانا چاہتی تھی مگر سب کچھ اس
طرح سے ہو جائے گا۔۔

میں اس سچویشن سے بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی اس
وقت۔۔۔

وہاب خالہ کے ہاتھ پکڑ کر زارو قطار رو دی تھی۔۔۔
پلیز خالہ ایک دفعہ معاف کر دے مجھے۔۔۔
ماں ہیں نہ۔۔۔

اپنی اس نالائق بیٹی کی غلطی کو صرف ایک دفعہ درگزر
کردیں۔۔

وہ آسرا کو گلے لگا کر خود بھی زارو قطار رو دی تھیں۔۔
♡♡♡

وہ کئی دنوں سے نوٹ کر رہا تھا کہ اریج کے پاس کپڑوں
کے نام پر صرف ایک ہی سوٹ ہے جو شاید وہ بھی حجاب
نیں اس کو دیا تھا وہ نکاح کے بعد سے اسی ایک ہی
جوڑے میں نظر آ رہی تھی۔۔۔

وہ لاؤنج میں بیٹھا اپنے آفس کے مینجر سے تمام ایک سال
کی پروگریس کے بارے میں معلومات حاصل کر کے آفس
کے متعلق فون بند کر چکا تھا۔۔۔

وہ موبائل سائیڈ میں رکھ کے لاؤنج میں ہی ٹی وی چلا کر بیٹھ گیا ۔۔

وہی تھوڑے فاصلے پر اریج آرزو سے اٹھکیلیاں کر رہی تھی اس کو شدت سے محسوس ہوا کہ وہ جب سے آئی ہے بس اسی ایک ہی لباس میں ہے ۔۔

وہ خود پر افسوس کرتا ہے ۔۔

اور پھر اس کے دل میں ایک خیال سا آیا تھا کہ ۔۔

اریج شب تک میرے نکاح میں ہے مجھے اس کی ضروریات کا پورا پورا خیال رکھنا چاہیے ۔

وہ میری بیٹی کی کتنی توجہ اور محبت سے دیکھ بھال کر رہی ہے۔۔

کیا میں اس معصوم لڑکی کے لئے اتنا بھی نہیں کر سکتا
۔۔۔؟؟؟

وہ کافی دیر سے اریج کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔
اس کے لاکھ نہ چاہنے کے باوجود بھی وہ اس کے دل و
دماغ میں خود بخود جگہ بناتی جا رہی تھی ۔۔

یہ میں کیا سوچ رہا ہوں؟؟؟؟

کیا ایک دفعہ پھر میں عورت کے ہاتھوں خوار اور رسوا
ہو نگا؟؟؟

کیا ایک دفعہ پھر میری بیوی مجھ سے طلاق کا مطالبہ
کرے گی؟؟؟

نہیں بالکل نہیں ---

بس اب اور نہیں --
شادی پیا کوئی تماشا یا کھیل نہیں ہے ---
وہ ایک فیصلہ کر کے اٹھ کھڑا ہوا تھا ---
طائرانہ نظر وہاں موجود اپنی بیوی اور بیٹی پہ ڈال کر
بغیر کچھ کیے کہے گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا تھا
--



ہیں---

بڑے ہی عجیب ہیں یہ تو ---
بیت ہی کوئی کھڑوس ٹائپ کے بندے ہیں---
تھوڑا سا بات چیت ہی کر لیتا ہے انسان ---
ایسا لگتا ہے یہاں دیواروں کے ساتھ باتیں کرنی پڑے گی
کچھ ہی دنوں میں ---
مگر خیر مجھے کیا میرے پاس تو میری چھوٹی سی گڑیا
آرزو ہے نہ --
وہ آرزوؤں کے گالوں پر چٹاچٹ پیار کرتے ہوئے بولی ---
شکر ہے یہ شادی ساری زندگی کے لئے نہیں ہے --
کنٹریکٹ کے مطابق کی گئی ہے نہیں تو پوری زندگی بس
ایسی ہی گزرنی تھی کہ ---
تم کہاں اور ہم کہاں ---
کے مطابق -
شکر ہو گیا یہ تو --

چلو بس جلدی سے زوار کا قصہ کسی طرح ختم ہو تو میں بھی سکون کا سانس لو۔۔

کسی کے اوپر زبردستی بوجھ بننا اریج کو بہت عجیب سا لگ رہا تھا۔۔

اوپر سے سمیر کا رویہ اس کو بہت زیادہ دلبرداشتہ کر رہا تھا۔۔

مگر کیا میں اس ننھی سی گڑیا کو اپنی محبت اور شفقت سے بھرپور لمس کا احساس دلا کر تنہا کر کے مطمئن رہ سکونگی؟؟

اس سوچ کے آتے ہیں وہ بے کل سی ہو گئی تھی۔۔



سمیر کافی ٹائم بعد اریج اور آرزو کے لیے شاپنگ کر کے گھر واپس آیا تھا۔۔

گھڑی رات کے ساڑھے دس بج رہی تھی۔۔

بو ابھی دس بجے اپنے کواٹر میں جا چکی تھی۔

اریج آرزو کو لے کر سب چیزیں اس کی سمیٹ کر اپنے کمرے میں ہی جانے کو تھی۔۔۔

سمیر کا انتظار بھی تھا کیونکہ کافی دیر ہو چکی تھی اس کو گھر سے نکلے ہوئے مگر اتنی ہمت نہ ہوئی کہ فون کر کے پوچھ لیتی۔۔۔

سمیر کی گاڑی کار پورچ میں آتے دیکھ کر اسنے سکون کا سانس لیا تھا اور آرزو کو لے کر کمرے میں جانے لگی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

تھی --
اریج ٹھہرو --
سمیر کی آواز نے اس کے بڑھتے ہوئے قدم روک دیے
تھے ---
جی چاچو ---
وہ بے ساختگی میں کہہ گئی تھی --
سمیر نے اس کو گھور کر دیکھا اور پھر ملامتی انداز میں
بولا --
شوہر کو تمہارا بہتر ہے کہ اسی رشتہ سے پکارا کرو ----
!بیننننننن۔۔۔ مگر ---
سمیر نے تیز نظر ایک عریج پر ڈالی تھی ---
اریج اس کی سخت نظروں سے خائف تھی ہو کر خاموش
ہو گئی تھی ---
مبادا اگر اور کچھ کہتی تو سمیر اس کو ہاتھ سے کھینچتا
ہوا گھر سے ہی نہ نکال باہر کرتا ---
جی بہتر ---
وہ نظروں کا زاویہ آرزو کی طرف پھیر کر گویا ہوئی ---
کھانا لگاؤ ۔؟؟

اس کے دل میں آیا کہ سمیر کے سامنے سے بھاگ کر غائب
ہو جائے---

مگر پھر اس کو خود پر کیا گیا سمیر کا احسان یاد آ گیا۔۔۔
اسی احساس کے تحت اس نے زمین سے کھانے کی بابت

دریافت کیا تھا --
بہت جلدی خیال آگیا میری بھوک کا "؟؟"
اس کے لہجے میں ایسا کچھ ضرور تھا کہ ایک دم اریج
سٹپٹائی تھی --
مگر پھر اپنا وہم جان کر سر جھٹک گئی تھی --
خیر میں کھا کر آیا ہوں --
وہ اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر مولا --
وہ اس کا جواب سن کر پلٹنے والی تھی --
جب ایک دفعہ پھر سے سمیر کی آواز پر اس کو روکنا
پڑا --
یہ میں تمہاری اور آرزو کے لئے کچھ چیزیں لایا ہوں --
وہ چوکیدار سے رکھواتے ہوئے لاونج میں ڈھیر سارے
شاپنگ بیگ کی طرف اریج کو اشارہ کرتے ہوئے بولا --
عریج نے شکر کا سانس لیا اور سوچا کاش اس میں میرے
کپڑے ہوں ---
وہ کپڑے نہ ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہو گئی تھی --
کئی دفعہ سوچا کہ حجاب سے بولے مگر پھر کیا بولتی کہ
--

سمیر کیوں نہیں دلارہا ؟؟؟
یا حجاب کے پوچھنے پر کیا جواب دے دیتی کہ --
سمیر سے کیوں نہیں کہا کپڑے دلانے کے لئے ؟؟
بس یہی سوچ کے ہر دفعہ خاموش ہو جاتی تھی --

وہ شاپنگ بیگز اٹھا کر اپنے اور آرزو کے مشترکہ کمرے میں لے جانے لگی تھی جب سمیر کی آواز کسی ہتھوڑے کی طرح اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی --

یہاں نہیں اوپر ہمارے پیٹروم میں چلو اور یہ شو پرز " مجھے دو میں لے کر آتا ہوں تم آرزو کو لے کر جاو اوپر ---"

اس نے حکم صادر کیا --
اریج نے سہم کر سمیر کو دیکھا تھا --
شاپر کے لیے بڑھتے ہوئے عریج کو اپنے ہاتھوں میں کپکپاہٹ سی محسوس ہوئی --
اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی ---



وہ دونوں شام کے وقت ٹیرس میں بیٹھے خوشگوار ماحول میں خوش گپیوں میں مصروف تھے --
جب بشر حجاب کو چھیڑتے ہوئے کہا کہ --
محترمہ سات دن بعد ہماری اینیورسری ہے ---
جی ہاں مجھے یاد ہے اس عظیم دن کے بارے میں --
حجاب بھی جتاتے ہوئے بولی --
اچھا بتاؤ کیا پریزنٹ ہوگی مجھے؟؟
وہ حجاب کے چہرے کو اپنی وارفٹگی لٹاتی نظروں سے فوکس کر کے کہنے لگا --
جو آپ کہیں گے --

وہ بشر کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر سیریس ہو کر بولی۔۔
حجاب مجھ سے کبھی دور نہ جانا پلیز ۔۔۔
بشر کو نہ جانے کیوں بس حجاب کی بچکانہ حرکتوں سے
بہت خوف آتا تھا کہ کہیں اس کی بیوقوفیاں اس کو کوئی
بڑے نقصان سے ہمکنار نہ کر بیٹھے ۔۔
میں آپ سے دور کہاں جاؤں گی بھلا ؟؟؟
میری تو تمام صبحیں اور تمام شامیں آپ سے شروع ہو کر
آپ پر ہی ختم ہو جاتی ہیں ۔۔
وہ ایک جذب کے عالم میں بولی ۔۔
اور بشر کے ہاتھوں پہ اپنے نرم و گداز ہاتھوں کا دباؤ ڈال
کر جھک کے اس کے ہاتھوں کا بوسہ لیا ۔۔
حجاب کئی دنوں سے میں تمہیں خواب میں بہت عجیب سے
انداز میں دیکھ رہا ہوں ۔۔
کہ تم بہت زیادہ رو رہی ہو اور تمہارا پورا وجود بے جان
سا زمین بوس ہوا ہے ۔۔
آف بشر ۔۔
آپ بھی نہ ہر وقت میرے بارے میں سوچتے رہتے ہیں ۔۔
اسی لیے بہت زیادہ پوزیسو ہو کر اس طرح کے خواب آپ
کو آتے ہیں ۔۔
اس نے بشر کی بات کو چٹکیوں میں اڑایا تھا ۔۔
بے فکر رہیں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانے والی اپنی
سانسیں چلنے تک تو بالکل بھی نہیں ۔۔۔

بشر خاموش نظروں سے کھویا کھویا سا اس کو دیکھتا رہا
لیکن حجاب کی آخری بات میں اس کو اندر تک ہلا کر رکھ
دیا --

وہ الگ بات ہے کہ میری سانسیں تھم جائیں --"
حجاب نے شرارتی انداز میں بشر کو تنگ کرنے کے لئے
کہا --

مگر کیا واقعی انسان کی کبھی کبھار بے ساختگی میں "
بولی گئی بات سیدھا عرش پر جاکر قبولیت کی سند حاصل
"کر لیتی ہے ؟



میں سمجھی نہیں آپ کی بات کو؟؟
اریج حیران پریشان تھی سمیر کو دیکھتے ہوئے بولی--
اوپر چلو سب سمجھاتا ہوں --
وہ کچھ بھی سننے کے موڈ میں نہیں تھا ج--
جو بھی بات کرنی ہے یہی کریں --
اریج کو سمی رکا رویہ کچھ مختلف سا محسوس ہو رہا تھا
--

سمیرا سکی نا نا کی تکرار پر چڑھ سہ گیا تھا --
وہ اب کچھ بھی کہے بغیر اریج کی طرف بڑھا اور آرزو
کو اسکی گود لیا۔ -
اور پھر اریج کا بازو تھام کر کھینچنے کے انداز میں اوپر

کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔
اریج کو اپنے حواس معطل ہوتے محسوس ہونے لگے تھے
وہ کھلی ہوئی سمیر کے ساتھ حواس باختہ سی اس کے
کمرے میں پہنچ چکی تھی۔۔۔
ہاں اب بولو۔۔
رکیا کہنا چاہتی ہو؟؟؟
وہ آرزو کو بیڈ پر احتیاط سے لیٹا کر واپس اریج کی طرف
متوجہ ہوا۔۔
ساتھ ہی فون ملا کر کسی ملازم کو شاید اوپر شو پر زلانے
کا آرڈر بھی دے رہا تھا۔
یہ سب کچھ کیا ہے؟؟؟
اریج کا ضبط جواب دے چکا تھا وہ کچھ بھی لگی لیٹی
رکھے بغیر گویا ہوئی۔۔۔
اپنے لہجے کو زہرہ دھیمہ رکھو اور یہ مت بھولو کہ تم
اپنے شوہر سے مخاطب ہوں۔۔
سمیر اس کو وارن کرنے والے انداز میں بولا تھا۔۔۔
شوہر۔؟؟
وہ آنکھیں پھاڑے اسکا الفاظ دہرا کر بولی۔۔۔
ہاں بالکل ٹھیک سنا شوہر۔۔
اور جتنی جلدی تم اس حقیقت کو ایکسپٹ کروں گی تمہارے
لئے ہی بہتر ہے۔۔۔
آر یوان یور سینسس؟؟؟

آپ شاید بھول رہے ہیں کہ یہ شادی ایز آ کانٹریکٹ میرج کے تحت کی گئی تھی۔۔

وہ اس کو باور کراتے ہوئے بولی
وہ ہوئی تھی۔۔

مگر اب تم میری بیوی ہو۔۔

وہ اس کی طرف بڑھتے ہوئے مزیدبولا۔۔

اور تھی اور ہے میں بہت فرق ہوتا ہے۔۔۔

اریج اس کے بدلتے ہوئے انداز دیکھ کر کچھ خوفزدہ ہوئی
تھی۔۔

اور الٹے قدموں پیچھے ہوتی دیوار سے جا لگی تھی۔۔

وہ نہ فہم نظروں سے سمیر کو گھبرا کر دیکھ رہی تھی۔۔

وہ اس کو دیوار سے لگا دیکھ کر اس کے قریب ہوا اور

ایک ہاتھ سے اس کی کمر کے گرد حصار بانہ کر دوسرے

ہاتھ سے اس کے بالوں کو کیچر سے آزاد کرتے ہوئے گویا

ہوا۔۔

شادی تمہاری مرضی سے ہوئی تھی مگر یہ ضروری نہیں

کہ ہر دفعہ تمہاری ہی مرضی چلے۔۔

وہ تیز ہوتی دھڑکنوں اور سمیر کی حددرجہ قربت سے

خائف ہو کر۔۔

اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھوں کا دباؤ ڈال کر اس کو

دور ہٹانے کی بھرپور کوشش کرنے لگی۔۔

مگر سمیر اس کو مزاحمت کرتا دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔

اور پھر اس کو خود میں جکڑ کر بولا۔۔
ابھی تو چھوڑ رہا ہوں مگر تو چار دن سے زیادہ نہیں بس کوگی۔۔

جو بھی خرافات ہے ذہن سے نکال باہر کرو۔۔
عریج اس کی قید سے رہائی پا کر فوراً کمرے سے باہر جانے لگی تھی جب سمیر نے اس کا ہاتھ کھینچ کر دوبارہ خود سے قریب کیا۔۔
وہ اس افتاد سے سنبھل نہ سکی اور سمیر کے سینے سے دوبارہ آ لگی۔۔

اور کمرے سے باہر جانے کا تو آپ بالکل بھی نہیں سوچنا۔۔۔

میرے ساتھ اس کمرے میں رہوں گی اب سے تم۔۔
وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔
یہ ممکن نہیں ہے۔۔

اریج نے ایک دفعہ پھر سے ہمت مجتمع کر کے کہا۔
اور اگر میں ابھی اور اسی وقت ممکن بنا دو تو؟؟؟
اریج کو اس کی آنکھوں میں چیلنج سا نظر آیا تھا۔۔
ٹھیک ہے یہی ہو۔۔

کہیں نہیں جاؤں گی۔۔
آس نے تھک ہار کر آخر کار ہتھیار ڈال ہی دیے تھے۔۔

گڈ گرل --

اچھی بات ہے ابھی سے فرما بردار بیویوں کی طرح بات ماننا جانتی ہو --

وہ اس کے گال پر اپنی شہادت کی انگلی پھیر کے پیچھے ہٹ چکا تھا ---

وہ کچھ ہی فاصلے پر رکھا صوفہ دیکھ کر اس پہ ڈھے سی گئی تھی --

کیا یہ کوئی خواب ہے؟؟

کیا اللہ پاک اس طرح دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔؟؟

وہ کل تک جو یہ سوچ کر پریشان تھی کہ۔ --

سمیر کسی بھی لمحے اس کو آزادی کا پروانہ سنا سکتا ہے---

مگر اب اس کے بدلے بدلے انداز پر اندر تک مطمئن سی ہو چکی تھی --

وہ نکاح کے بعد سے اپنے اندر آنے والی تبدیلی سمیر کے لئے نرم جذبات اور آرزو سے محبت کو محسوس کر چکی تھی --

وہ خود بھی اب اس رشتے کو ختم کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی --

اور سمیر نے تو آج جیسے اس کو نئی زندگی بخشی تھی۔۔۔ طلاق کا داغ ایک پاکدامن لڑکی کے لیے بہت ازیت باک

قسم کا دھبا ہوتا ہے --
اور وہ اپنے پاک دامن پہ کسی بھی قسم کا داغ لگتے نہیں
دیکھنا چاہتی تھی --

اس وقت تو وہ سمیر سے کہہ گئی تھی کہ یہ شادی کچھ
عرصے کے لئے کر لیں --
مگر بعد میں وہ بار بار اذیت کا شکار ہو رہی تھی یہ سوچ
سوچ کر کیسے اب وہ اپنے ماتھے پر طلاق کا داغ لے کر
جائے گی --

تو کیا اس وقت وہ وہی عریج ہوگی جو اپنے باپ کے گھر
سے عزت بچا کر بھاگی تھی ---؟؟؟
اور اپنے دامن میں مزید کیچر لگا کر واپس لوٹی تھی ---
اس کو سمیر سے محبت نہیں تھی مگر سمیر اس کو بہت
اپنا اپنا سا لگنے لگا تھا ۔
کریں محبت تو اس کو اتنا یقین تھا کہ نکاح کے تین بولو
میں اتنی طاقت ضرور ہے کہ --
دو دلوں میں محبت پیدا کر سکیے ۔ --



صبح کے وقت سب لوگ ناشتے سے فارغ ہو کر لاؤنج میں
ہیں برجمان تھے چھٹی کا دن تھا --
بھئی ہماری بیٹیاں پر بتائینگی کہ کے برات کے ڈنر مینیو
کیا ہونا چاہیے ؟؟؟

شادی کے موضوع پہ ہی ڈسکشن ہو رہا تھا جب بات پر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

برات کے کھانے پر آئی تو بابا نے مسکرا کر حجاب اور اسرا کی طرف دیکھ کر کہا تھا ---
ارے واہ کیا بات ہوئی---
انتظامات سب میں کرو سارے اور آخر میں میں چیز یہ دونوں ڈیسائیڈ کریں ---
بشر منہ بنا کر بولا --
ارے بھئی تم کیوں بے کر رہے ہو ???
تم اور تمہاری ما ما مہندی کے فنکشن کو میں نے ڈیسائیڈ کرلو ---
بابا نے فوری بشر کو منانے کے لئے حل نکالا اور مسکرا کر اس کو دیکھنے لگے --
اسراء شرمائی شرمائی سی نظریں جھکائے بیٹھی تھی --
عمامہ اس کو بہت پیار بھری نظروں سے دیکھتی سوچ رہی تھی کہ --
اللہ نے ان کی سن لی تھی۔ -
ان کو قدسیہ کے آگے سرخرو کر دیا تھا۔ -
ان کی بھانجی عزت سے اپنے گھر کو ہونے کو تھی اس کو اپنی خوشیاں ملنے والی تھی۔-
وہ آج خود کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھیں۔ -
ارے دیکھو بس اب میں ڈی کے فنکشن میں پانچ دن رہ گئے ہیں باقی --
تم لوگ کب شاپنگ شروع کرو گے کب مکمل ہو گی ماما

نے تینوں کو کہا --
اور نہیں تو کیا --

ویسے میں کیا پہنوں بارات میں اور باقی فنکشنز میں ???
حجاب نیں بھی ٹکڑا لگایا وہ بہت خوش اور ایک سائٹ بھی
اس راہ کی شادی کو لے کر --
اسراء کی بارات والے دن اس کی اینیورسری بھی تھی پہلی
شادی کی --

کچھ بھی پہن لو چوڑیل کبھی ہور نہیں بن سکتی ---
بشیر نے حجاب کو تنگ کرنے کے لئے چھیڑا --
میں نے آپ سے نہیں پوچھا آپ تو جلتے ہیں میرے حسن
سے --

حجاب نے ایک ادا سے اپنے کھلے سارے بال سمیٹ کر
ایک شانے پر ڈال کے کہا --
خوش فہمی تو چیک کریں ذرا میڈم کی --
بشر نے ہاتھ کے اشارے سے حجاب کی طرف اسراء کو
مخاطب کرتے ہوئے کہا --

حجاب ان دونوں کی لڑائی میں بچاری تھائی کا بیگن بن
کے کبھی ادھر لڑکتی تھی تو کبھی ادھر لڑکتی تھی --
بس اب لڑائی جھگڑا نہیں شروع کر دینا تم لوگ ---
اور بس آج ہی سے اپنی شاپنگ اسٹارٹ کرو --
بابا ما سکول تا دیکھ کر جلدی سے بولے اور حجاب جو دل
چاہے خرید لینا تمہاری نیند کی شادی ہے --

حجاب کا چہرہ بابا کی اس بات سن کے کھل اٹھا تھا۔۔
او میرے پیارے بابا آپ دنیا کے سب سے پیارے بابا ہے
وہ اٹھی اور اٹھ کے بابا کے گلے لگ کے بولی تھی بڑے
لاڈ سے ۔۔

اور اسراء تمہارے لئے بھی میں نے چیک بنا دیا ہے ہر
چیز بہتر سے بہترین لینا ۔۔
میں اپنی پیاری بیٹی کی شادی میں کسی بھی چیز میں
کمپرومائز نہیں دیکھنا چاہتا ۔۔
وہ اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھ کے گویا ہوئے تھے
۔۔

حجاب اور اسراء دونوں کے چہرے خوشی سے دمکنے
لگے تھے
♡♡♡♡

ادھر ہمدان کے گھر میں تیاریاں بھی زور و شور سے
شروع ہوچکی تھیں ہر طرف خوشیوں کا راج تھا ۔۔
بیٹا تم اسراء کو لے جاؤ اور جا کے برات اور ولیمے کا
ڈریس لے اور جو بھی شاپنگ تم دونوں نے کرنی ہے وہ
کر لو ۔۔

میرا بہت ارمان تھا کہ میں خود جاکر تمہاری بڑی تیار
کرتی مگر میرے پیر وں نے میرا ساتھ نہ دیا ۔۔

وہ اداسی سے بولی ان کا ایک ہی تو بیٹا تھا وہ ہر طریقے سے شادی کی تیاریاں کرنا چاہتی تھیں --

ارے میری اماں آپ کی اداس ہوتی ہے میں ہوں نہ--

اسی طرح آپ کی بہو کے دیدار بھی ہو جائیں گے --

وہ ان کو اداس دیکھ کر بات کو مذاق رنگ دے گیا تھا --

جیتا رہے آباد رہے میرا پتر سدا خوش رہے تو --

زندگی کی ہر خوشی نصیب ہو --

وہ اس کو دعائیں دیتیں واپس اسراء کے دوپٹے میں کرن

لگانے میں مصروف ہو گئی تھی --

وہ بشر کو فون ملا نے لگاتا کہ اسراء کو لے کر شاپنگ پر

آج ہی چلا جائے --

بشر کے فون اٹھانے پر اس نے سلام دعا کے بعد بے تابی

سے کہا کہ --

یارا سرا کا فون بند جا رہا ہے --

تو پھر --؟؟

بشر لہجے میں رکھائی سمو کر بولا --

تو پھر کیا مجھے اس سے بات کرنی ہے --

حمدان نیں بھی کڑک آواز میں کہا --

جو بھی بات کرنی ہے مجھے کہہ دو میں بتادوں گا اس کو

--

تم سے ضائع ہو جائے گا دیکھ بات کرا میری بیوی سے --

ہمدان نے بشر کو دھمکایا --

او اچھا واقعی میں ---
بشر نے گویا ناک پہ مکھی لڑائی --
صبر کر رک ایک منٹ --
وہ سامنے سے گزرتی آسرا کو بلاتے ہوئے بولا --
کس کا فون ہے؟؟
اسراء نے فون تھامتے ہوئے پوچھا تھا بشر سے --
تمہارے سرتاج کا --
وہ آسرا کو فون دینے سے پہلے اسپیکر اون کرنا نہیں
بھولا تھا --
اسراء اسکی شرارت پر گھور کے رہ گئی بشر کو ---
جی --
اس نے موبائل کان سے لگا کر کہا --
اس کو بشر کے سامنے بات کرنے سے ویسے ہی جھجک
محسوس ہو رہی تھی --
اس پر تضاد وہ سامنے ہی بظاہر آنکھیں اور کان بند کر کے
کھڑا مسکرا رہا تھا ---
کہاں غائب ہو تم لگتا ہے اپائنمنٹ لینا ہو گئی تم سے ---
وہ جتاتے ہوئے بولا --
کوئی کام تھا ???
یہ پوچھو کیا کیا کام نہیں ہے تم کہو تو ابھی بتا دو سارے
??? ---
نہیں نہیں ابھی نہیں --

وہ اس کو پٹری سے اترتا دیکھ کر جلدی سے بولی ---
اچھا وہ کل چلیں گے بارات کا ڈریس لینے ---
جی وہ آپ لے لیں اپنی پسند سے جو بھی لینا چاہیں۔ --
بشر نے اسپیکر کھولا ہوا ہے --
وہ جلدی سے بولی تھی اور فون زبردستی بشر کے ہاتھ
میں رکھ کر یہ جا وہ جا --
بشر کے بچے نہ تجھے حجاب سے پٹوایا تو میرا نام بھی
ہمدان نہیں ---
وہ سلگ ہی تو گیا تھا --
ہاھاہا --

جو کرنا ہے کر لے میں نے بھی ہاتھوں میں چوڑیاں نہیں
پہن رکھیں ---
بشر کو اس کو تپانے میں بہت مزہ آ رہا تھا --
اور ویسے بھی ابھی تو لڑکی بھائی کے گھر ہے ---
بشر نے مزید لقمہ لگایا ---
♡♡♡

حجاب اور آسرا شاپنگ کر کے پارکنگ سے ذرا فاصلے پر
ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی۔--
یار حجاب مجھے وہ ڈریس بہت اچھا لگا تھا مگر تم نے
اتنی جلد بازی کی کہ میں لے ہی نہیں پائی --
اسراء کو ایک کام دار سوٹ بہت اچھا لگا تھا مگر حجاب
کے بھوک بھوک ککا شور مچانے کی وجہ سے وہ خرید نہ

پائی تھی --
ابھی ابھی وہ حجاب کو برگڑ سے انصاف کرتے دیکھ کر
بولی -

ارے تو کیا ہوا؟؟

ابھی تو ہم یہی ہیں جو لے لو جاکر ---

چلو پھر چلتے ہیں --

اسرانے جھٹ کہا --

ہینننن؟؟؟؟

میں نہیں جا رہی--

تو پھر میں کس کے ساتھ جاؤنگی؟؟؟

وہ دیکھو ڈرائیور چاچا گاڑی لے کر آگئے ہیں --

وہ اب گاڑی میں بیٹھ چکی تھی --

کیسے جاؤں کیا؟؟

میں گاڑی میں ہوں تم ڈرائیور چاچا کو ساتھ لے جاؤ ---

مگر تم ادھر اکیلے ---؟؟

ارے یار تم جاؤ میں جب تک یہ برگڑ سکون سے کھا لوں

پیٹ میں شدید چوبے دنگل مچا رہے ہیں ---

چلو ٹھیک ہے --

اندر سے گاڑی لاک کرلو --

اسراء نے کہا اور ڈرائیور کے ساتھ مال میں چلی گئی --

ان دونوں کو گئے ہوئے دس منٹ بھی پورے نہیں ہوئے

تھے کہ کسی نے گاڑی کا شیشہ توڑ کر لو کھولا تھا --

حجاب نے خوفزدہ ہو کر چیخنا چاہا ہی تھا کہ 1 دیوبیکل سے آدمی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی چیخوں کا گلا گھونٹا تھا اور دوسرے اسی کے جیسے لمبے تڑنگے آدمی نے اس کے بازو میں تیزی سے انجیکشن لگایا تھا ---

وہ کراہ کر رہ گئی تھی --
خوف سے اس کی آنکھیں پھٹی پڑ رہی تھی --
اور پھر ان دونوں آدمیوں نے حجاب کو ساتھ موجود گاڑی میں جلدی سے منتقل کیا ---
اور کچھ ہی دیر میں وہ گاڑی اپنی منزل کو روانہ ہو چکی تھی --

حجاب کے ہاتھوں سے بشر کے لئے چھوٹا سا اینیورسری کے لئے پیک کرایا ہوا گفٹ اور چھوٹا سا ہی کارڈ اس گفٹ پر لگایا تھا --

اس تمام کارروائی میں وہ حجاب کے ہاتھ سے اسی کی گاڑی میں کہیں لڑھک کر گر چکا تھا ---



اسراء جیسے ہی سوٹ خرید کر واپس آئی تھی --
سامنے گاڑی کا شیشہ ٹوٹا دیکھ کر تیزی سے ڈرائیور اور وہ بھاگتے ہوئے گاڑی کی طرف آئے تھے ---
اندر حجاب کو نہ پا کر اسراء شدید پریشانی کے عالم میں بشر کو فون ملا نے لگی --

ہاتھ میں اس کے وہ خط بھی تھا جو وہ دو غنڈے سیٹ پر رکھ کے چلے گئے تھے پچھلی ---

السلام علیکم --

ہوگی شاپنگ تم لوگوں کی --؟؟

بشر نے فون اٹھاتے ہی آسرا کا نمبر دیکھ کر خوشگوار موڈ میں دریافت کیا --

بشر وہ ---

اسراء اتنا ہی کہہ پائی کی باقی کے الفاظ اس کے حلق میں ہی رہ گئے تھے وہ بے تحاشہ رو رہی تھی --

کیا ہوا تم کیوں رو رہی ہو سب خیریت تو ہے نا ؟؟؟؟

حجاب سے میری بات کروائو کیا ہوا ہے؟؟؟

جو اس طرح سے تم رو رہی رہی ہو؟؟؟

حجاب --- بشر ---

وہ بڑی مشکل سے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں یہ دو نام کہہ پائی تھی --

کیا ہوا حجاب کو ٹھیک تو ہے نہ وہ؟؟؟

وہ بیٹھے سے اٹھ گیا تھا --

اور چیخ کے اس سے دریافت کر رہا تھا --

وہ آسرا کے اس طرح سے رونے سے گھبرا گیا تھا --

حجاب نہیں ہیں گاڑی میں --

وہ مرد بڑی ہمت مجتمع کر کے یہ کہہ پائی ---

تھی ---

!کیا ہوا ہے حجاب کو؟؟

کہا ہے حجاب۔۔۔؟؟؟

لاؤ ڈرائیور کو فون دو۔۔۔

وہ چیخا تھا۔۔۔

اسر آنے سامنے کھڑے سہمے ہوئے ڈرائیور چچا کو فون
تھمایا تھا۔۔

وہ بھی حجاب کو نہ پا کر شدید پریشانی کے عالم میں
گھرے ہوئے تھے۔

ان کے بھی چہرے کی ہوائیاں اڑھی ہوئی تھی۔۔
کیا ہوا ہے چاچا؟؟؟

اسراء اس طرح کیوں رو رہی ہے؟؟؟
جواب کہاں ہے؟؟؟

وہ سختی سے دھاڑا تھا۔۔

جی بشر بابا میں اسرا بی بی کے ساتھ مال میں گیا تھا
حجاب بی بی ضد کر کے یہی گاڑی میں ہی رک گئی تھیں۔

اور جب ہم واپس آئے تو گاڑی کا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا اور
اندر سے ایک خط ملا ہے۔۔

ڈرائیور نے پوری تفصیل بشر کو کہہ سنائی تھی۔۔



وہ خالی خالی ذہن کے ساتھ پورے کمرے کا جائزہ لے رہی
تھی اس کو چند منٹوں پہلے ہی خوش آیا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

کمرے کی حالت بہت بری تھی پورے کمرے میں ایک عجیب طرح کی اسمیل تھی --

حجاب کو اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اس کا سر بری طرح سے اس انجیکشن کی وجہ سے چکرا رہا تھا -- کچھ ہی دیر میں اس کو خود کے ساتھ ہوئی واردات مکمل طور پر یاد آ چکی تھی --

کیوں لائے ہو مجھے یہاں ???

وہ پوری طرح سے روتے ہوئے چیخ رہی تھی --

فریاد کر رہی تھی -

مگر وہاں سننے والا کوئی نہیں تھا اس کی فریاد و کو - نکالو مجھے یہاں سے --

بشر کہاں ہوں دیکھو تمہاری زندگی کے ساتھ کیا ہوا ہے -- وہ بالکل تنہا ہے --

اس کے دھاڑنے اور چیخنے چلانے سے کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھلا تھا اور ایک فریبی سیاہ رنگت کی عورت اندر داخل ہوئی تھی --

حجاب اس کو دیکھ کر اور زور سے چیخنے لگی تھی --

کون ہو تم کیوں لائی ہوں مجھے یہاں ???

کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا بولو ???

وہ اپنے آپے میں نہیں رہی تھی --

کون ہوں میں ???

ہاہاہا ----

میں تیرے نہ ہونے والی شوہر کی رکھیل ہوں ---
وہ سفاکی سے بے ہنگم کہ کا لگا کر بولی تھی --
اور ساتھ ہی حجاب کے بالوں کو پکڑ کر اس کا سر دیوار
میں زور سے دے مارا تھا --
حجاب کو شدید تکلیف کا احساس ہوا تھا --
ماتھے سے خون رسنا شروع ہو گیا تھا --
مجھ پر رحم کرو -
مجھ پر رحم کرو ---
میں تم سے رحم کی بھیک مانگتی ہوں --
حجاب گرگڑا رہی تھی مگر اس عورت کے دل میں شاید
رحم تو کیا ہمدردی بھی مر چکی تھی --
وہ عورت اب حجاب کو چھوڑ کر واپس جا رہی تھی جب
حجاب نے ہمت کر کے واپس آ سورج کی طرف خود کو
گھسیٹا تھا --
میرا کیا قصور ہے ???
تم بھی تو ایک عورت ہوں ???
پھر تم کیسے اس طرح ایک عورت کے ساتھ اتنی بہ رحم
ہو سکتی ہو --- ???
حجاب اس کے پاؤں کے تھوڑا قریب زمین پر بیٹھی تھی -
تیرا کیا قصور ہے واہ کیا بات کی ہے تونے جیسے تو تو
نہیں دودھ پیتی بچی ہے --- ??
اے گا تیرا منگیترا اسی سے پوچھ ليو --

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

ویسے مانگئی زوار کو بڑی اونچی جگہ ہاتھ مارا ہے اس دفعہ تو --

زوار کا نام سن کر ہی جواب پورہ ماجرا سمجھ گئی تھی --
تو گویا اس کو اریج سمجھ کے اغوا کر لیا گیا ہے --
مگر اب کیا کہتی اب تو وہ پوری طرح پھنس چکی تھی --
اریج کا بتا کر وہ عروج کو بھی مصیبت میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی --

دیکھو تم جو کہو گی جو مانگو گی میرے گھر والے تمہیں دے دیں گے بس تم مجھے چھوڑ دو میرے شوہر اور میرے ماں باپ میرے نئے بہت پریشان ہو رہے ہوں گے -- وہ گڑ گڑائی تھی --

اے لڑکی جب لڑکی اغوا ہو جاتی ہے نہ کوئی تو ---
کچھ دن گھر والے ماتم کرتے ہیں اس کا --
گھر سے اغوا ہوئی لڑکیوں کو واپس کوئی بھی اپنے گھر کی زینت نہیں بناتا --

وہ کہتے ہوئے ٹھٹھہ لگا کر ہنسی تھی ---
کیسی سفاک عورت تھی --

کتنے آرام سے ہو یہ بات کہہ کہہ گئی تھی --
حجاب بے جان سی ہو کر اس کے آگے اپنے ہاتھ جوڑ رہی تھی جب اس عورت نے زور سے اس کے منہ پر اپنی لات رسید کی تھی ---

حجاب کا سر پہلے ہی چوٹ لگنے کی وجہ سے درد سے

پھٹ رہا تھا --
اب اس پر تضاد اس عورت کا منہ پر مارنا اس کے ہونٹ
پہ سے خون نکلنا شروع ہو چکا تھا --
حجاب بے ہوش ہونے کو تھی --
وہ بے جان سی ہو کر وہیں سر فرش پر ڈھے گئی تھی --
تھوڑی دیر بعد وہی عورت دوبارہ واپس آئی تھی --
مگر اب وہ اکیلی نہ تھی اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی
آدمی اندر داخل ہوا تھا --
خوفناک سا لمبا ترنگا وہ شخص حجاب کو کسی بھیڑے کی
طرح دیکھ رہا تھا انتہائی گندی نظروں سے --
اس آدمی کے چہرے پر درندگی ٹپک رہی تھی --
حجاب اپنی بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس شخص کو دھندلا
سا دیکھ پائی تھی اس کا زہن ان دونوں کی باتوں کو
سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے ---
وہ عورت کہہ رہی تھی اس آدمی سے کہ --
دیکھ میری بات غور سے سن اس لڑکی کو کل صبح --
باہر بیٹھی لڑکیوں کے ساتھ روانہ کرنا ہے --
زوار کا حکم ہے کہ اس کا وہ حال کرو کہ ---
اس کے ساتھ ساتھ باہر بیٹھی تمام لڑکیوں کی روح تک
کانپ جائے اور وہ بغاوت کرنے کا انجام اچھی طرح سے
دیکھ اور سمجھ لیں ----

بے فکر ہو جا چنڊا بائی میں ر وح تو کیا اس کا پورا جسم
تک نچوڑ لوں گا --

وہ اپنی ناپاک نظریں حجاب کے مقدس وجود پہ گاڑتے
ہوئے بولا --

اے بات سن پہلے میری پوری --

وہ اس کی طرف ایک ترے بڑھاتے ہوئے بولی جس کے
اندر چھوری، چابک، سگریٹ، ماچس اور اس طرح کی
کئی چیزیں تھیں جس سے تشدد کیا جاسکے --

اس کے ساتھ اپنی ہوس نہیں مٹانے کو کہاں ہے تجھ سے --
یہ لڑکی بالکل کھنچا جائے گی سے کے پاس --

زوار کا حکم ہے اس نے سیٹ سے اس کے بڑے پیسے
اٹھائے ہیں --

دھت تیری --

وہ اپنے غلیظ ارادوں پہ پانی پھرتا دیکھ اس سے سے
ٹری میں رکھا چابک اٹھا کر حجاب کی کمر پر مار کر بولا
تھا --

حجاب کے بے جان ہوتے دھان پان سے وجود پر جب وہ
چابک پڑا تھا اس کو لگا جیسے اس کی روح قبض ہو چکی
ہے --



وہ آدمی حجاب کی طرف بڑھتا گیا --

اور جگہ جگہ اس کے جسم پر پہلے چھری سے بری طرح

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

کٹ مارتا گیا ۔۔

اس کے بعد چابوک سے اس کو پوری طرح دھون ڈالا تھا

--- Page | 432

حجاب کی اتنی بھی ہمت باقی نہ رہی تھی کہ وہ زبان سے ایک خوش بھی نکال پاتی وہ بس بے جان سی فرش کے پڑھی خون سے لت پت کر رہی تھی ۔۔

وہ آدمی واپس ٹرے کی طرف موڑا اور سگریٹ کو لائیٹر سے جلا کر جگہ جگہ حجاب کے پورے جسم پر نقش ونگار بناتا چلا گیا ۔۔

ہر اس چیز سے اس کے جسم پہ ضرب لگائے گئے تھے جن سے وہ تڑپے اور چیخے ۔۔

حجاب کی چیخیں باہر بیٹھی لڑکیاں سنکر سہم رہی تھی ۔۔ ہر لڑکی کے لفظ بے بس ایک ہی دعا تھی کہ یا اللہ ہمیں عزت کی موت دے دے ۔۔

ادھر جاب شاید تڑپ تڑپ کے مردہ ہو چکی تھی ۔۔ اس کی چیخ نے جلنا نے اور رونے کی آوازیں اب بند ہو گئی تھی ۔۔

ہاں بھائی دیکھ لیا تم لوگوں نے انجام ؟؟؟ وہ حجاب کو رسی سے باندھ کر بہار کھینچتہ ہوا لایا تھا ۔۔ بار بیٹھی تمام لڑکیاں چینخھیں مار مار کر حجاب کا حال دیکھ کر خوف سے رو رہی تھی ۔۔

اس کو ہوش آئے گا اس کی دوبارہ اس سے بدتر حالت

کریں گے --

وہ تمام لڑکیوں کو جتاتے ہوئے بولا تھا --

دیکھ لو یہ ہوتا ہے ضد کا انجام ---

وہ عورت بولی تھی --



وہ سب لوگ پریشان حال ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے اریج سمیر اور ہمدان بھی انن فائنن آچکے تھے

--

ماما کا رو رو کر برا حال تھا--

اریج اور آسرا کا حال بھی ماں سے مختلف نہ تھا --

مجھے پتہ ہے یہ سب زوار کا کیا دھرا ہے --

اریج روتے ہوئے بولی --

اس نے میری جگہ حجاب کو افواہ کیا ہے ---

-

یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے --

اریج خود کو الزام ٹھہراتے ہوئے ہچکیوں سے زار و قطار رو رہی تھی اس کی پیاری دوست آج اس کی وجہ سے اتنی

بڑی مشکل میں پھنس چکی تھی ---

بشر گھر میں نہیں تھا وہ اپنے دوست آئی جی کے ساتھ

حجاب کو مارا مارا ڈھونڈ رہا تھا ---

حمدان اپنے ذرائع سے حجاب کو ڈھونڈنے کی پوری

کوشش کر رہا تھا اس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا ---
اس طرح سے کچھ نہیں ہو گا عربج تم آنٹی انکل کو لے کر
اؤ گاڑی میں --

ہمدان بشر اور اپنے آفیسر دوست کو بلاؤ --
مگر کہاں؟؟

ہمدان نے سمیر کو دیکھتے ہوئے استفسار کیا --
اریج کے باپ کے گھر --
ہم سب کو ہی جا رہے ہیں --



وہ سب لوگ اریج کے گھر پہنچ چکے تھے۔
پوری پولیس فورس ان کے ساتھ تھی --
حیدر صاحب نوکر کے بلانے پر گھبرا کر نیچے آئے تھے
--

سامنے کھڑی پولیس اور باقی سب لوگوں کو دیکھ کر ان
کو کسی بہت بڑی گڑبڑ کا احساس ہوا تھا ---

کیوں آئے ہیں آپ لوگ یہاں؟؟؟
اور آپ لوگوں کی اس طرح میرے گھر میں گھسنے کی
ہمت بھی کیسے ہوئی؟؟؟

وہ آواز کو تھوڑا دباتے ہوئے مگر شعلہ وار لہجے میں
بولے --

میں بتاتی ہوں ڈیڈی کے یہ کیوں آئے ہیں سب؟؟
اریج سمیر کی پشت کے پیچھے سے نکلتے ہوئے بولی --
اریج تم؟؟؟

البتہ بشر ہمدان پولیس کے ساتھ پورے گھر میں دلاویز کو
گھس کر ڈھونڈ رہے تھے --

حیدر صاحب بیٹی کو دیکھ کر داڑھے تھے --

کیوں آئے ہو اپنی منہوس شکل لے کر میری عزت کو
تازیانے لگانے؟؟؟

وہ ایج کو مارنے کے لئے بڑے تھے ---

جب سمیر نے آگے بڑھ کر اپنے مضبوط ہاتھ سے ان کا
بڑا ہوا ہاتھ دبوچا تھا ---

خبردار اگر اس کو چھوا بھی تو --

تم کون ہوتے ہو؟؟؟

میں اپنی بیٹی سے کسی بھی طرح پیش او میری مرضی ---
میں کون ہوتا ہوں؟؟؟

ابھی بتاتا ہوں میں کون ہوں ---

میں آپ کی بیٹی کا شوہر ہوں ---

سمیر نے ان کا ہاتھ بری طرح سے جھٹکتے ہوئے کہا تھا
--

وہ عریج کو اپنے بازو کے گھیرے میں لے کر خونخوار

نظروں سے حیدر صاحب کو دیکھتے ہوئے بولا تھا ---

یہ میری بیوی ہے ---

آپ اس کے سائے تک بھی نہیں پہنچ سکتے ---
وہ اپنی شہادت کی انگلی اٹھا کر حیدر صاحب کی طرف
کرکے بولا ---

حیدر صاحب اس انکشاف پر دنگ رہ گئے تھے ---
آریج اس کی مضبوط پناہوں میں آ کر پرسکون ہو چکی تھی
کوئی ڈر کوئی خوف باقی نہ رہا تھا -
اب سمیر دندناتا ہوا حیدر صاحب کے گھر میں گھس رہا تھا
--

ارے یہ تم کہاں میرے گھر میں گھسے چلے جا رہے ہو --
حیدر صاحب غصے سے بے قابو ہو کر بولے تھے --
وہ پلٹا اور حیدر صاحب کا گریبان پکڑ کے بولا --
اگر میری بہن حجاب نہیں ملی تو یاد رکھنا میں تجھ سمیت
تیرے گھر کو آگ لگا دوں گا ---
وہ ان کی شرٹ کو کھینچتے ہوئے بولا ---

آپ چپ رہے اور ہمیں اپنی کاروائی کرنے دیں --
ایک پولیس آفیسر مداخلت کرتا ہوا ان دونوں کو الگ کرتے
ہوئے سختی سے بولا ---

بابا کو آج زندگی میں اپنا آپ جتنا بھی بس لگا تھا---
اس سے پہلے کبھی نہیں اتنی بے بسی انہوں نے محسوس
کی تھی ---

وہ گم سم سے بس خاموش ایک کونے میں کھڑے تھے --

ان کو حجاب کا ہنستا مسکراتا چہرہ آنکھوں میں گھومتا
محسوس ہو رہا تھا بار بار ---

یا اللہ میرے بیٹی کی حفاظت کرنا --
میں نے اگر زندگی میں کوئی ایسا کام کیا ہو جو تجھے
اچھا لگاہو۔ --

تو تو میری حجاب کو دے دے واپس --
میرے رب میرے حبیب کے صدقے میں تو میری بچی کو
با حفاظت ہم تک پہنچا دے۔ --
وہ اپنے رب کے حضور گرگڑا رہے تھے --
بول بتا میری حجاب کہاں ہے ???

بشر دلاویز کور تہ خانے میں سے کھینچتا ہوا باہر لا رہا
تھا --

مجھے نہیں پتا میں کچھ نہیں جانتی وہ بلبلا کر بولی تھی ---
وہ اس کی طرف مارنے کو بڑا تھا ---
بشر کو اسکو لیڈی کانسٹیبل کو ہینڈل کرنے دو ---

حمدان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو روکا تھا
--



یہ کیا حال کیا ہے تم لوگوں نے اس کا ???
زوار وہاں موجود عورت اور مرد پر دھارا تھا ---

اس کی تو نفس بھی بہت ہلکی چل رہی ہے --
لیکن سر جی مجھے بائی نے یہی کہا تھا کرنے کو ----
ہاں میں نے کہا تھا بائی سے مگر اتنا بھی نہیں اب کل یہ
بھیجنے کے قابل بھی نہیں رہی ہے ---
یہ زندہ بھی شاید کل تک نہ رہ پائے --
وہ حجاب کا چہرہ پلٹ کر دیکھنے لگا --
یہ دیکھو اس کے چہرے سے بھی خون رس رہا ہے --
اب کیا سیٹھ اس کا اچار ڈالے گا ؟؟
مگر سر جی میں نے اس کے ساتھ کوئی ریپ تھوڑی کیا
ہے --

ریپ نہیں کیا لیکن اس کا حال دیکھو اس کو موت کے
قریب پہنچا دیا ہے --
کون جواب دے گا ؟؟
سیٹھ کو تو بھکتے گا ؟؟؟
کون لائے گا اتنی رقم جو میں نے اس سے لے لی تھی
پہلے ہی ؟؟؟

وہ جارحانہ انداز میں اس آدمی کی طرح بڑا تھا اور
گھونسوں اور لاتوں کی بوچھاڑ کر ڈالی تھی --
حجاب کے اوپر اتنا تشدد کیا گیا تھا کہ زواریہ تک نہیں
پہچان پایا تھا کہ یہ اریج نہیں بلکہ کوئی اور لڑکی ہے --
ایک دم دھڑام سے باہر کا دروازہ کھلا تھا ---

خبردار کسی نے بھی ہلنے یا کسی کی بھی قسم کی ہوشیاری کرنے کی کوشش کی تو ادھر ہی گاڑھ دوں گا --- پولیس آفیسر از جلد اور ان کے اہلکار اپنی پوزیشن سنبھال چکے تھے اور پورے فارم ہاؤس کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا --

بشر ہمدان اور سمیر تیزی سے آفیسر کی پوزیشن سنبھالتے ہیں اندر داخل ہو چکے تھے --
باقی سب لوگ وہی عریج کے گھر پر ہی تھے --
بتا کون ہے اس میں سے کون ہے تیرا وہ یار ---
پولیس افسر بولا تھا --

دلاویز نے بڑی مشکل سے زوار کی طرف اشارہ کر کے بتایا تھا ---

زوار کو دیکھ کر بشر اس کے اوپر بھوکے شیر کی طرح ٹوٹ پڑا تھا --

بتا کہا ہے میری حجاب؟؟؟
وہ اس کے منہ پر مکوں کی برسات کرتے ہوئے بولا تھا --
میرے پاس کوئی حجاب نہیں ہے --
وہ تڑپتے ہوئے بولا تھا --
تو اس طرح منہ نہیں کھولے گا ---
بشر نے اپنی بیلٹ اتار کر ---
اس کے کئی ضرب ایک ساتھ لگا ڈالے تھے --
بشر اس وقت جنونی سا ہو رہا تھا --

بشر چھوڑو اس کو ---

سمیر نے بڑی مشکل سے اس کو چھڑواتے ہوئے کہا تھا

--- Page | 440

بہار شور سن کر کمرے میں بند لڑکیوں نے فوراً دروازہ
پیٹنا شروع کر دیا تھا --

اہلکار نے بڑھ کر دروازہ کھولا تھا بھاگ کے --

مگر اندر لڑکیوں کو دیکھ کر وہ فوری پیچھے ہٹا تھا اور
لیڈی کانسٹیبل اندر داخل ہو گئی تھی ---

اور پھر دوسری اپنی ساتھی کانسٹیبل کو اشارہ کیا تھا گاڑی
میں سے چادریں لانے کا ---

دلاویز جب زب زبان کھولی تھی تو سب بتا دیا تھا --

لیڈی کانسٹیبل پوری تیاری سے آئی تھی --

تم لوگوں کو پتہ ہے کسی کو حجاب کے بارے میں ???

لیڈی کانسٹیبل نے وہاں باندی بنی معصوم لڑکیوں سے
نرمی سے پوچھا تھا --

سب نے ڈر کر نفی میں سر ہلا یا تھا مگر ان میں سے ایک
لڑکی ہمت کر کے بولی تھی --

کہیں آپ اس لڑکی کی تو بات نہیں کر رہی جس کو ابھی
ابھی ان لوگوں کا ساتھی دفنانے لے کر گیا ہے ???

کیا مطلب ??

وہ تمام حجاب کے ساتھ ہوئی جارہیت کے بارے بتاتی چلی
گئی ---

اندر آتے بچھڑنے دروازے کو تھام کر بڑی مشکل سے
خود کو گرنے سے روکا تھا ---
اس نے سب سن کر زوار کی طرف لائیٹر سے آگ لگانا
شروع کی تھی ---
بتا کہاں ہے میری حجاب کہاں لے کر گیا ہے تیرا آدمی اس
کو ؟؟؟
بول نہیں تو تجھے ایسی جگہ تکلیف دوں گا کہ تو نہ
زندوں میں شمار ہوگا نہ مردوں میں بول جلدی ----
بتاتا ہوں ---
اور پھر اس کو لے کر بشر اور پولیس اس تک پہنچ چکے
تھے --
وہ فارم ہاؤس کے پچھلی طرف موجود گارڈن میں قبر کھود
کر حجاب کو اندر لٹا چکا تھا اور اب اس کے اوپر مٹی ڈال
رہا تھا--
تمام لڑکیوں کو با حفاظت پولیس کی گاڑیوں میں بٹھا دیا گیا
تھا --
اور اب وہ لوگ حجاب کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس تک پہنچ
چکے تھے --
بشر نے آگے بڑھ کر اس کو دھکا دیا اور خود جھک کر
حجاب کے اوپر سے مٹی ہٹانے لگا تھا --
وہ رو رہا تھا چیخ رہا تھا مسلسل ---
ہمدان اور سمیر نے اس درندے آدمی کو پکڑ کر اتنا دھونا

تھا کہ بس سانس بند ہونے کی کمی باقی رہ گئی تھی --
سمیر اور ہمدان بھاری قدموں سے بشر کی طرف بڑھے
تھے دونوں کے دل غم سے نڈھال تھے --
بشر اس کو سینے سے لگائے بیٹھا تھا --
یار اس کی نبض ابھی چل رہی ہے جلدی کرو ہاسپٹل لے
کر اس کو چلو --

ہمدان نے حجاب کہ ہاتھ کو واپس چھوڑ کر کہا --
وہ بھی اس کی حالت دیکھ کر اس سے سے بے قابو ہو رہا
تھا --

بشر اس کو بازوؤں میں بھر کر ہوسپٹل کے لئے نکل چکا
تھا وہ پچھلی سیٹ پر اپنی گود میں لئے اس کو بیٹھا تھا ---
♡♡♡

ڈاکٹر کیسی ہے میری وائف ???
ڈاکٹر کو آئی سی یو سے باہر نکلتے دیکھ کر وہ ڈوڑتا ہوا
ان کی طرف پہنچا تھا --
دیکھے آپ کی وائف کی حالت ٹھیک نہیں ہے اوپر سے وہ
ایکسپیکٹ بھی کر رہی ہیں --
یہ اللہ کا کوئی معجزہ ہی ہے کہ ان کے حمل کو کوئی
نقصان نہیں ہوا ہے اتنے تشدد کے باوجود --
اگلے 24 گھنٹے بہت اہم ہیں --
آپ لوگ دعا کریں --

میں آپ کو کوئی امید نہیں دلانا چاہتا پشینٹ کی حالت بہت

خطرناک تھا خراب ہو چکی ہے ---



Page | 443

سب لوگ ائی سی یو کے باہر بیٹھے تھے حجاب کے لئے
زندگی کی دعائیں کر رہے تھے --
باب امام حجاب کی پٹیوں سے جکڑے وجود کو دیکھ کر گم
سم سے ہو گئے تھے ---

اسرا اور اریج کو جیسے ہی سمیر اندر لے کر گیا تھا
اسراہ حجاب کی حالت دیکھ کر بے ہوش ہوتے ہوتے بچی
تھی --

اریج زار و قطار اپنی دوست کی حالت پر خون کے آنسو رو
رہی تھی --

-وہ اس سب کا قصور وار بار بار خود کو ٹھہرا رہی تھی ---
جب کہ سمیر اپنی بہن کی اس حالت پر رونا چاہ کر بھی
رو نہیں پا رہا تھا غم کی شدت سے اس کا دل بھٹ رہا تھا
اندر سے --

بشر کی حالت ایسی ہو گئی تھی کہ اگر حجاب کی زندگی
نہ بچتی تو جیسے وہ خود بھی زندہ نہیں رہ سکتا تھا --
وقت میں اس پر بہت بڑا کاری وار کیا تھا --

سے باہر آیا تھا سب کے دلوں کی C U | ڈاکٹر جیسے ہی
دھڑکنیں تیز ہو گی تھی ---

بشر کے پیروں سے جان نکل چکی تھی --
وہ اس بار وہی ائی سی یو کے دروازے کے باہر کھڑا رہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

تھا اس کی اتنی ہمت نہ بن پڑی تھی کہ ڈاکٹر سے جاکر اپنی حیات کا پوچھ سکتا۔۔۔

ڈاکٹر صاحب اب میری بیٹی کیسی ہے اب؟؟؟

ڈاکٹر اور سمیع دیوانے سے ڈاکٹر کی طرف لپکے تھے۔۔۔ دونوں کی آنکھوں میں موبوم سی امید جاگی تھی ڈاکٹر کو دیکھ کر۔

آپ کی پیشینٹ کی حالت ابھی بھی خطرے سے باہر نہیں ہوئی ہے۔۔

صرف اور صرف 20 فیصد چانسز ہیں ان کی زندگی کے۔

اگلے دو گھنٹے بہت اہم ہے ان کے لیے۔۔۔

ہم پیشینٹ کو ہوش میں لانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔۔۔

آپ لوگ دعا کریں۔۔

زندگی دینے والا رب اوپر بیٹھا ہے ہم لوگ تو وسیلہ ہے بس۔۔

ڈاکٹر نے بابا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر گویا تسلی دی تھی۔۔

بشر ڈاکٹر کی بات پوری بھی نہیں سن سکا تھا اور بھاگا ہوا ائی سی یو کے اندر بھاگا تھا۔

باہر کھڑے گارڈ نے دیوانہ وار بشر کو اندر بھاگتا دیکھ کر روکنا چاہا تھا۔۔۔

ارے ارے سر آپ اس طرح نہیں جاسکتے ابھی --
وہ اس کو روکنے کے لئے آگے بڑھ رہا تھا جب ڈاکٹر نے
اس کو روکتے ہوئے کہا --

جانے دو ان کی وائف شاید سر وائو نہ کر سکے آگے --
حجاب کے اٹینڈنٹ ڈاکٹر نے گارڈ کو روکتے ہوئے بہت
آہستہ سے کہا تھا جو صرف وہی گارڈ سن سکا تھا ---



حمدان یہ سب تمہارے سامنے ہیں بتاؤ کیا حشر کرنا ہے ان
لوگوں کا ???

ازجد سامنے بیٹھے ہمدان سے گوا گویا ہوا تھا --

حمدان اسجد کے کال کرنے پر پولیس سٹیشن آیا تھا ---
ہمدان نے ایک نظر دلاویز اور زوار کو دیکھنے کے بعد
باقی سب درندوں پر ڈال کر اسجد کی طرف متوجہ ہو کر
کہا ---

تم کیا چاہتے ہو ??

حمدان کے لہجے میں چٹانوں سے سختی تھی وہ اسجد سے
دریافت کر رہا تھا --

دیکھو ہمدان یہ تم لوگوں کے اوپر انحصار کرتا ہے کہ ان
کو سزائے موت دی جائے یا پھر عرقید ---

میں ان لوگوں کو اس سے بھی عبرتناک سزا دینا چاہتا ہوں

ہمدان نے میز پر اپنی مٹھی کو زور سے مارا تھا --
میں تیرا پورا پورا فیور کروں گا جو تو کہے گا --

ٹھیک ہے تو پھر سن ---
وہ اسجد کو بولا --



نوار اور اس کے تمام گروہ کو فوٹ پاتھ پر موجود درختوں
پر ایک ایک کو علیحدہ علیحدہ درخت پر الٹا لٹکا دیا گیا تھا
--

اور پولیس کی بھاری نفری وہاں تعینات تھی ہمدان نے سزا
کے طور پر یہ لفظ تجویز کی تھی کہ تمام درندے اسی
درخت پر دن رات لٹکی رہے گے --

جب تک یہ خود سے موت کی بھیک مانگ کر گرگڑا
گرگڑا کر خود نہیں مرجاتے لٹکے لٹکے --

یہ ان لوگوں کے لیے عبرت ہے جو اس طرح کے کالے
دھندوں میں ملوث ہیں ---

ہم دا نہیں جانتا تھا اس نے کس طرح کن کن لوگوں سے
نمٹ کر آخر کار یہ سزا منتخب کروا نی میں کامیاب ہوا تھا
--

اس نے کس کس طرح بڑے بڑے لوگوں سے تعلقات نکال
کر یہ سب کروانے میں کامیاب ہوا تھا یہ صرف وہی جانتا

تھا۔۔

کیونکہ زوار کا گروپ کوئی معمولی گروپ نہ تھا۔۔
افسر نے مار مار کر ان کے تمام اڈوں اور ایک ایک اس
کام میں ملوث شخص کے بارے میں اگلو الیاتھا اور ایک
ایک چن چن کر گرفتار کیا جا رہا تھا۔۔
دیکھنے والوں کی روحیں تک کانپ کر رہ گئے جاتی تھی
جب۔۔

فٹ پاتھ پر لٹکے ایک ایک درندے پر مائنس 2 ٹیمپریچر
میں برف کا ٹھنڈا پانی انڈیلا جاتا تھا۔
دردناک قسم کی چیخیں نکل 3 تھی سب کی۔۔
اور پھر ان کو زنجیروں سے مارا جاتا تھا۔۔۔
اتنا ہی نہیں وہ تمام مظالم ان پر کیے گئے تھے جو ان
وحشیوں نے معصوم لڑکیوں پر بے دردی سے ڈھائے تھے
۔۔۔

اور جب تک کیے گئے تھے۔۔
جب تک ایک ایک بندہ جانور کی موت نہیں مرا تھا۔۔۔
فرح کو بھی کاشی کے ساتھ بدترین انجام تک پہنچایا گیا تھا
۔۔۔



بشر حجاب کے پاس اس کا ہاتھ تھام کر زار و قطار پر بچوں
کی طرح رو رہا تھا۔۔

وہ مرد تھا کسی کے سامنے رو نہیں سکا تھا۔۔۔
ابھی تک مگر اب وہ اور حجاب تنہا تھے وہ حجاب کے
ہاتھ تھامے ہوئے پاس بیٹھا تھا۔۔۔

حجاب تم میری زندگی ہو۔۔۔
تم نے وعدہ کیا تھا تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی۔۔۔
حجاب پلیز اٹھو۔۔۔

پلیز ہمارے اس بچے کی خاطر ہوش میں آؤ۔۔۔
حجاب میں تمہارے ساتھ اپنے اس بچے کو بھی نہیں
کھونا چاہتا۔۔۔

تم دونوں میری زندگی ہو۔۔۔
میری سانسیں ہو پلیز مجھ سے میری سانسیں مت چھینو ہو
واپس لوٹ آؤ۔۔۔

وہ اس کے ہاتھوں کو سختی سے تھام کر بول رہا تھا۔۔۔
میں جانتا ہوں تم مجھے تنہا نہیں چھوڑ کر جا سکتی ہوں۔۔۔
ابھی تو کتنے سارے بدلے باقی ہیں تمہارے لینے کے لئے
۔۔۔

حجاب زور زور سے سانسیں لے رہی تھی اس کی حالت
بگڑتی دیکھ کر بشر نے جلدی سے باہر جاکر ڈاکٹر کو
بلایا تھا۔۔۔

ڈاکٹر کو تیزی سے اندر جاتا دیکھ کر وہ بھی ڈاکٹر کے
ساتھ واپس اندر جا رہا تھا جب ڈاکٹر نے سمیر کو اشارہ
کر کے اس کو روکنے کا کہا۔۔۔

سمیر نے اپنے ٹوٹے پھوٹے وجود کو بڑی مشکل سے
دھکیلا تھا اور بشر کے پاس آیا تھا --
بشر صبر کر ڈاکٹر کو اپنا کام کرنے دیں -
یار دیکھے مجھے میری حجاب کے پاس جانے سے روک
رہے ہیں۔
بشر ہوش میں آؤ ابھی تھوڑی دیر بعد چلے جانا --
بابا بھی آگے بڑھے تھے اور بہت مشکل سے بشر کو
روک پائے تھے ---
پندرہ منٹ کے بعد ڈاکٹر واپس باہر آیا تھا --
کیا ہوا میری حجاب کی سی ہے ???
بشر ڈاکٹر کو باہر آتا دیکھ کر اس کی طرف پاگلوں کی
طرح لپکا تھا۔ --
ہم آپ کی ---
♡♡♡
♡♡ ماہ بعد --- 2

جی نہیں جب تک حمدان بھائی آپ میری ڈیمانڈ پوری نہیں
کریں گے تب تک آپ کو اندر نہیں جانے دیا جائے گا --
حجاب محرون اور وائٹ کے امتزاج کا گھاگرا چولی پہنی
بشر کے ساتھ دلہن کی طرح پور پور سچی کھڑی تھی --
بشر بار بار اس کے وجود میں گم ہو رہا تھا اور حجاب بار

بار اس کی بیتابیوں پر برف انیڈیل رہی تھی ---
پیار تمہاری ڈیمانڈ بہت زیادہ ہے --
حمدان بشر کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے
بولا --
یار میں کچھ نہیں کرسکتا تم اور تمہاری عزیز جان بہن خو
دبی منٹو --
بشیر نے صاف ہری جھنڈی دکھائی دی --
یہ میرا والٹ ہے --
یہ لو چیک بک جو بھی کرنا ہے کرلو بس میری جان
چھوڑو ---
ہاں حجاب بس اب چلتے ہیں ویسے ہی دو مہینے کے قریب
تمہاری وجہ سے سولی پر لٹکا رہا ہے میرا چہیتا دوست ---
سمیر کو ہمدان کی حالت پر رحم آنا شروع ہو گیا تھا ---
ہاں بھائی بس اب تم لوگ میری جان بخشو --
حمدان سمیت کا فیور پا کر فوراً معصومیت طاری کرکے
بولا خود پر ---
میری بیچاری دلہن اب تک تو بے ہوش ہو چکی ہو گی میرا
انتظار کرتے کرتے ---
وہ بیچارگی سے مزید گویا ہوا --
ہاں بس ٹھیک ہے ڈن ---
ہم خود لے لیں گے جو لینا ہو گا چیک بک تو ہمارے پاس
ہے نا حجاب -

اریج نے بھی ہمدان کی بیچارگی دیکھ کر حجاب کو ٹالنا چاہا ---

نانا بالکل بھی نہیں۔۔

مجھے یہ سب کچھ بالکل بھی نہیں چاہیے ---
مجھے تو آپ دونوں کے ساتھ اریج اور سمیر بھائی کو بھی لے کر ہنی مون پر جانا ہے۔۔

ہاں ہاں اور نہیں تو کہا کیا ہمیں بھی تو اپنا ہنی مون منانا ہے جو ابھی تک نہیں منسکا۔۔
بشر دوبارہ چوڑا ہوا۔۔

اور جھٹ سے حجاب کی ہاں میں ہاں ملا کر بولا۔۔
ہمدان نے ان چاروں کا باب میں بڑے والی ہڈیوں کو دیکھا اور بے بسی سے ہاں میں سر ہلایا ---
اوہو چلو گڈ ہو گیا یہ تو ---

حجاب نے خوشی سے بچوں کی طرح تالیاں بجائی۔۔
وہ چاروں جھٹ سے راستہ چھوڑ کر ہرٹ چکے تھے۔۔۔



حمدان کمرے میں جلدی سے گھسا تھا اور کمرے کا دروازہ اندر سے فوری لاک کیا تھا۔
مبادا کہیں پھر سے وہ چاروں دھاوا نہ بولیں اور واپس اندر کودہی نا پڑیں۔ -
اسرار حمد ان کو اندر آتا دیکھ کر سمٹ سی گئیں تھی۔۔

حمدان اس کو اس طرح سے خود میں سمٹتا دیکھ کر اس کے پاس آ کر بیٹھا تھا --
اسراء اس کو خود سے قریب بیٹھتا دیکھ کر گھبرا کر تھوڑا کھسک گئی تھی ---

ہمدان نے اس کا ہاتھ تھام کر گویا اب مزید اس کو دور ہونے سے روکا تھا ---

بس اب میں تمہیں اس کمرے سے تو کیا ان بیڈ سے بھی ٹس سے مس نہیں ہونے دوں گا ---

وہ اس کی ناک میں پہنی خوبصورت سی نتھنی کو آہستہ سے کھول کر ناک سے جدا کرتے ہوئے بولا ---

اسراء اس کے لمس کی حدت محسوس کر کے گھبرا سی گئی اور بیاء سے بوجھل پلکیں اٹھا نا پائی تھی ---

تم نہیں جانتیں میں نے تمہیں اسروپ میں دیکھنے کے لئے کتنا صبر کیا ہے --

سب سے میں پہلے تمہیں شکریہ کہنا چاہتا ہوں --
کس بات کا؟؟

وہ آہستہ سے نہ سمجھیں سے بولی --

دیکھو ہم لوگ تمہارے ایکسپیکٹ کرنے کی خوشی بھی ٹھیک طرح سے منع نہیں سکے تھے --

اور میں چاہ کر بھی تمہارا شکریہ ادا نہیں کر پایا تھا --
تم نے مجھے اتنی بڑی خوشی سے نوازا ہے --

تم نہیں جانتیں باپ بننے کی خبر میرے لئے کیا تھی --
کتنا پیارا احساس تھا جو میرے دل میں میری اولاد کو لے
کر جاگا تھا ---

وہ آج اپنا دل کھول کے آسرا کے سامنے رکھ چکا تھا --
میں تم سے کسی بھی قسم کی محبت کا دعویٰ نہیں کروں
گا --

ہاں بس اتنا ضرور کہوں گا کہ وقت ضرور تمہیں میری
محبت کا یقین دلائے گا --
وہ اسراء کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے بولا
--

وقت نے مجھے یقین دلادیا ہے آپ کی محبت کا --
اسراء نے بڑی محبت سے پیار بھرے لہجے میں اقرار کیا
تھا ---

آج تم دلہن کے اس روپ میں سچی سنوری آخر کان مینری
سیج سجائے بیٹھی ہو ---
وہ اسراء کو بیڈ پر کر اس پر جھک کے سرگوشیاں انداز
میں بولا --

ہمدان ---
اسراء نے بڑی مشکل سے کپکپاتے ہوئے لبوں سے یہ
اپنے محبوب شوہر کانام ادا کیا تھا --
جی جا نے ہمدان ---

ہمدان میں بھی آپ کی محبت میں پور پور بھی چکی ہوں ---

وہ خود پہ جھکے ہمدان کی شرٹ کو کو اپنی مٹھیوں میں
قید کرتے ہوئے حیا سے چور کپکپاتے لہجے میں کہہ رہی
تھی ---

اور بہت ہی پیارے انداز میں اپنے ریڈلیسٹک سے سجے
ہونٹ اس کے چوڑے سینے پر رکھے تھے ---
مگر میں تم سے محبت نہیں کرتا ---
ہمدان نے اس کے دوپٹے کی پنوں کو سر سے نکالتے ہوئے
کہا ---

اور آہستہ سے اس کی بندیا بالوں میں سے جدا کرنے لگا --
اسراء سہم کر ہمدان کو دیکھا تھا --
حمدان اس کی آنکھوں میں خوف دیکھ کر جلدی سے بولا
مبادہ وہ پھر سے رونا ہی نہ شروع کر دیتی ---
میں تم سے میری جان عشق کرتا ہوں ---
یہ کہ کر ہمدان نے اس پر اپنی محبت کی بوند بوند پر سات
کرکے وجود کو صندل کر دیا ---



حجاب کو اللہ تعالیٰ نے نئی زندگی عطا کی تھی وہ اور اس
کی پریگنسی دونوں خطرے سے باہر تھیں --
ڈاکٹر نے کچھ عرصے میں جسم پر آنے والے تمام زخموں
کو بھی وقت کے ساتھ ساتھ ٹھیک ہونے کا کہا تھا ---
ان دو ماہ میں بشر نے حجاب کو گویا اپنی ہتھیلی کا چھالا

بنا کر رکھا ہوا تھا ---

وہ بشر اور ماما بابا سمیت اسراء، سمیر، اریج اور ہمدان سب کی محبت اور توجہ پا کر جلد ریکور کر رہی تھی ---



اریج نے اپنے باپ سے تمام تر تعلقات ختم کر لئے تھے۔۔ سمیر کے لاکھ سمجھانے کے باوجود بھی وہ اپنے باپ سے ہر قسم کا تعلق ختم کر بیٹھی تھی ---

حجاب کے گھرانے کے بعد سے وہ ابھی تک اسی کے پاس تھی کسی سائے کی طرح اس کی دیکھ بھال کر رہی تھی --- آرزو کو اس نے اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا بشر کے گھر میں۔۔

حجاب اور بشر سمیت گھر کے باقی لوگ بھی آرزو سے اٹکھیلیاں کرتے نظر آتے تھے --

آرزو بھی بہت جلدی سب کی محبتیں پا کر سب سے مانوس ہو گئی تھی --

پنجاب کا دل اپنی بھتیجی کی ننھی ننھی کلکاریوں سے بہت خوش ہوتا تھا ---

اس حادثے کو اپنی میموری میں سے بالکل بلاک اور ڈیلیٹ کر چکی تھی ---

ایک بھیانک اور درد ناک خواب سمجھ کر ---



اریج مو آج دو مہینے بعد ہمدان اور اسرار کی شادی کے دوسرے سمیر لینے آیا تھا --

ویسے تو وہ روز ہی شام میں آفس سے فارغ ہو کر سیدھا وہی آرزو کے پاس آجاتا تھا --

مگر کل بارات کے فنکشن میں حجاب نے سمیر کا اترا اترا سہ چہرہ دیکھ کر زبردستی اریج کو اس کے ساتھ جانے کے لئے کہا تھا --

حجاب میری بات سمجھ نہیے کوشش کرو ---

میرا ابھی تمہیں چھوڑ کر جانے کا دل نہیں ہے تم ٹھیک ہو جاؤ میں پھر آرام سے چلی جاؤں گی ---

میں اب بہت بہتر ہو بلکہ یہ سمجھو کہ اب میں بالکل ٹھیک ہو چکی ہوں ---

بس اب تم اپنا شوہر بچی اور گھر سنبھالو --

حجاب نے تھوڑا رعب ڈالتے ہوئے کہا تھا --

ارے بھئی رہی حجاب کا خیال رکھنے کی بات تو سالی صاحبہ ہم ہے نہ آپ کی ننھی منی دوست کا خیال رکھنے کے لیے ---

وہ حجاب کے پاس اریج کی وجہ سے تھوڑا فاصلہ قائم کر کے بیٹھتے ہوئے بولا --

بس دیکھ لیا میرے میاں صاحب نے ابھی صاف کہہ دیا ہے کہ میں ہوں آپ کی اب ضرورت نہیں ہے ---

حجاب نے بشر کی ٹانگ کھینچنے کو بولی ---

نہیں نہیں اریج میرا یہ مطلب تو بالکل بھی نہیں تھا بشر
سٹیٹاکر کہنے لگا۔۔۔

حجاب پلینز مجھے معاف کر دو ۔۔

اریج قریب ہو کر ایجاب کے ہاتھ پکڑ کر بولی تھی ۔۔
میری وجہ سے تمہیں اس قدر تکلیف اٹھانی پڑی ہے ۔۔
وہ حجاب کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی ۔۔
بشر خاموشی سے ان دونوں کو تنہائی بخشنے کے خیال
سے باہر نکل گیا تھا کمرے سے ۔۔۔

کریں اس طرح کیوں رو رہی ہو پاگل لڑکی ؟؟

وہ عریج کی کمر سہلاتے ہوئے بولی ۔۔۔

حجاب تمہیں یا تمہاری بچے کو اگر کچھ ہو جاتا تو میں
خود کو کبھی معاف نہیں کر سکتی تھی ۔۔۔

نہ میں تمہارے گھر آتی اور نہ ہی یہ سب کچھ ہوتا۔۔۔

ادھر دیکھو میری طرف ۔۔

حجاب نے روتی ہوئی اریج کی تھوڑی اپنے ہاتھ سے اونچی
کی اور پھر خود بھی آنکھوں میں آئی نمیں کو واپس دھکیل
کر اریج سے گویا ہوئی ۔۔

میرے ساتھ جو بھی ہوا وہ اسی طرح کاتب تقدیر میں لکھا

تھا اس میں تمہارا یا میرا کوئی دخل نہیں تھا ۔۔

تمہاری جگہ مجھے اس تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور میرے
بچانے کے لئے بشر کو بھیجا گیا ۔۔

اور یہ میرے نزدیک دیکھا جائے تو بشر کی محبت کا

امتحان بھی تھا --
اور وہ واقعی اپنی محبت کے اس کٹھن امتحان میں سرخرو
ہوئے ہیں --

ورنہ ایک اغوا شدہ لڑکی کو واپس اپنی عزت بنانا بہت
بڑے بڑے ظرف والے بھی نہیں کر سکتے --
اور تم خود کو الزام ٹھہرانا بند کرو تمہیں اللہ نے میرے
معصوم بھائی کی دلہن اور میری بھتیجی کی ماما بنانے
کے لئے چنا تھا --



اریج سمیر کے ساتھ گھر آ چکی تھی --
پورا راستہ خاموشی سے کٹا تھا --
آرزو کو زبردستی نہ جانے کیوں حجاب نے رکھ لیا تھا ---
پورے راستے وہ بس آرزو کے متعلق ہی سوچتی رہی تھی
--

گھر آکر وہ اپنے اور آرزو کے مشترکہ کمرے میں جانے
کو تھی جب سمیر اس کا بازو کھینچ کر اسکو اپنی طرف
گھمایا تھا --

کہاں جا رہی ہو ??

کمرے میں ---

وہ گھڑی کی طرف ٹائم دیکھ کر بولی تھی جو رات کے
ساڑھے نو بج رہی تھی -

ان کو کھانا کھاتے اور سب سے الوداع لیتے لیتے آنے میں

دیر ہو گئی تھی --
تمہارا کمرہ کہاں ہے ???
سمیر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا --
وہ سامنے --
اریج بوکھلاہٹ میں یہ یہ بالکل ہی بھول گئی تھی کہ اس کا
روم اب وہ نہیں بلکہ سمیر کا بیڈروم ہی ہے --
کیا واقعی ???
سمیر اس کو خود سے قریب کر کے بولا --
جججج۔۔۔ ججج۔۔۔ جی۔۔۔
وہ سمیر کی قربت اور اس کی ساہرانہ پرسنلیٹی سے خائف
سی ہو کر گویا ہوئی۔۔۔
شادی کے بعد ویسے بیوی کا کمرہ کہاں ہوتا ہے ??
میرا مطلب ہے کہ کس کے ساتھ ہوتا ہے ؟
وہ اس کی کمر کے گرد حصار تنگ کرتے ہوئے اس کو
سینے سے لگا کر پوچھ رہا تھا --
کی۔۔۔ کی۔۔۔ کیا مطلب ??
وہ میں کھڑے تلفظ کے ساتھ ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بول
پائی تھی --
ہاں یہی تو پوچھ رہا ہوں کہ -
چلو اچھا شاعر تمہیں ایسے نہیں سمجھ رہا ہوگا --
میں تمہارے لئے آسان لفظوں میں پوچھتا ہوں تم سے --
وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا --

اریج نے اس کی باتیں کرتی آنکھوں سے گھبرا کر پلکیں جھکا لی تھیں۔ --

یونہ چلو یہ بتاؤ شادی کی پہلی رات لڑکی کس کی سے سجاتی ہے؟؟
اریج کو اس قسم کی بولڈ گفتگو کی امید نہیں تھی وہ کانوں کی لو تک سرخ پڑ گئی تھی --
بتاؤ نہ ???
؟؟؟

یہ میں بتاؤ؟؟
وہ اس کے ماتھے پر آئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے بولا ---
شوہر کی --
وہ جلدی سے بولی اس خیال کے تحت کے شاید اب سمیر اس کو چھوڑ دے گا --
ماشاء اللہ جب سب کچھ جانتی ہو تو پھر ادھر ادھر کیوں جا رہی تھیں؟
وہ مممممم۔ -- میں بھول گئی تھی --
اب میں جاؤ؟؟

وہ اس کی گھبراہٹ دیکھ کر محضوض ہوا۔
اس نے پہلی دفعہ اتنی گھبرائی ہوئی لڑکی دیکھی تھی جو اس کے لمس سے ہی سرخ پڑ گئی تھی۔
وہ فرح کو بھی دیکھ چکا تو وہ انتہائی درجے کی بورڈ قسم کی عورت تھی۔

وہ اس کے پہلی دفعہ قریب آنے پر شرما نہ تو دور کی بات گھبرائی تک نہیں تھی --

سمیر نے اس کی گردن پہ اپنے دہکتے ہوئے لب رکھ کر بوسہ دیا اور پھر اس کو آہستہ سے اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا ---

جاؤ تم ہمارے بیڈروم میں جاؤ۔۔
میرا انتظار کرو میں تھوڑی دیر میں آیا ایک کام سے جا رہا ہوں --

وہ اپنی دھڑکنوں کے شور سے گھبرا کر سمیر کی کسی بھی بات کا جواب نہیں دے سکتی تھی --
اور ہاں میرا انتظار کرنا سونا نہیں --

وہ جاتے ہوئے کچھ یاد آنے پر واپس پلٹا اور اریج کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا --



اریج اپنا سہما ہوا وجود لے کر بھاری بھاری قدموں سے اوپر کمرے میں آئی تھی --

کمرے میں قدم رکھتے ہی اس کی پہلی نظر ان شاپنگ بیگز پر پڑی تھی --

وہ شاپنگ بیگز ابھی تک وہیں صوفے پر رکھے تھے جہاں وہ چھوڑ کر گئی تھی --
وہ شاپرز کی طرف بڑھی تھی۔۔

وہ اس دن حجاب کی پریشانی میں اس کے لیے کی گئی سمجھ کی شاپنگ کھولنا تو دور کی بات ایک نظر دیکھ بھی نہیں پائی تھی۔۔

وہ ایک ایک شا پر کھول کر اس میں سے ساری چیزیں نکال رہی تھی جب سمیت دروازے پر بغیر دستک دیے کمرے میں آیا تھا ۔۔

اریج اسکو ایک دفعہ پھر سامنے دیکھ کر گھبرا سی گئی تھی۔۔

سمیر نے اس کے لئے ڈھیر ساری شاپنگ کی تھی جس میں جیولری سینڈلز ہینڈ بیگ ڈیزائنر سوٹ اور انتہائی ضرورت کی اشیاء سب ہی کچھ موجود تھا ۔۔

سب چیزیں پوری ہیں یا کوئی چیز کم ہے تو بتا دو؟؟؟
وہ ہاتھ میں تھامے شاپر میں سے شیمپونکال رہی تھی جب اس میں موجود انتہائی پرسنل یوز کی چیزیں دیکھ کر شرم سے پسینے میں شرابور ہو گئی تھی اس پر تضاد سمیر کا پوچھنا اور اس کی پرتپش نظریں ---
کیا ہوا کچھ کمی ہے کیا؟؟

اس کے چہرے پر اپنی نظریں فوکس کر کے بولا ۔۔
سمیر کو لگا کی شاید کسی چیز کی کمی رہ گئی ہے اس لئے وہ خاموش ہے ۔۔
نہیں۔۔نہیں۔۔

وہ بڑی مشکل سے یہ بول پائی تھی ۔۔

سمیر اس کے پاس اٹھ کر آیا اور اک شوپرمیں سے کچھ ڈھونڈنے کے بعد اس کو اپنی مطلوبہ چیز مل گئی تھی۔۔۔
سمیر نے شاپر میں سے ایک ریڈ کلر کی نائیٹی نکال کر اریج کی طرف بڑھائی۔۔۔

یہ چینج کر کے آ جاؤ۔۔

وہ جذبات سے چور لہجے میں بولا۔۔
وہ اس کی کہی بات اور نائیٹی کو دیکھ کر سٹپٹا سی گئی
دل کی دھڑکن معمول سے زیادہ تیز ہو چکی تھی۔۔
وہ حیران تھی کہ سمیر اس کو واقعی ایک بیوی کا درجہ
دینے کے لئے تیار ہے۔۔

ممم۔ ممم۔ میں کیسے یہ؟؟

کیسے کیا مطلب تمہاری لیے نہ آیا ہو تم ہی پہنوں گی۔۔۔
وہ لہجے میں مصنوعی سختی سمو کر بولا۔۔
سمیر کو اس کے چہرے پر بکھرے ہیا کے رنگ بہت
خوبصورت اور انوکھے لگ رہے تھے۔۔
اریج چار و ناچار سمیر کے ہاتھ سے نائیٹی لے کر واش
روم کی طرف بڑھ چکی تھی۔۔

سمیر اس کو جاتا دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا اور پھر کمرے
میں موجود ہوم ٹھیٹر کی طرف بڑھ گیا۔۔

پندرہ منٹ تک جب اریج واش روم سے باہر نہ نکلی تو
سمیر دروازہ کے باہر جا کر زور سے بولا۔۔۔

اگر تم ابھی اور اسی وقت واش روم سے باہر نہیں آئی تو

میں ڈوپلیکیٹ کی سے دروازہ کھول دوں گا۔۔۔
میں جانتا ہوں تم باہر کیوں نہیں آ رہی ہو۔۔
سمیر کی دھمکی کارگر ثابت ہوئی اور ایک منٹ بعد اس
نے دروازہ کھول دیا۔۔۔
سمیر کے سامنے اس انداز میں آنا اس کے لئے ایک نئی
دنیا دریافت کرنے کے برابر تھا۔۔
سمیر کی اس کو دیکھ کر ہنسی نکل گئی تھی۔۔
وہ اپنا دوپٹہ نائیٹی کے اوپر خود پہ اچھی طرح پھیلائے
اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔
اس کے باوجود بھی اس کی شرم سے پلکیں نہیں اٹھا رہی
تھی۔۔۔
اریج اسکو ہنستہ دیکھ کر مزید کنفیوز ہو گئی تھی۔۔
اور کچھ ماحول کا بھی اثر تھا جو اس کو بوکھلاہٹ کا
شکار کر رہا تھا۔۔۔
کمرے میں ہلکی سی لیمپ کی لائٹ روشن تھی اور ہوم
تھیٹر پر لگا سونگ اس کے حواسوں کو مزید اپنی لپیٹ
میں لے رہا تھا۔۔
ابھی مجھ میں کہیں باقی تھوڑی سی ہے زندگی۔۔
جگی دھڑکن نئی جانا زندہ ہوں میں تو ابھی۔۔۔
کچھ ایسی لگن اس لمحے میں ہے یہ لمحہ کہاں تھا میرا۔۔
اب ہے سامنے اسے چھو لو زرا مر جاؤں یا جی لوں ذرا
۔۔

ماحول کی فسوں خیزی اور اس پر فضا میں سرائیت کرتا خوبصورت گیت اریج اور سمیر دونوں کو اس ماحول میں بری طرح جکڑ رہا تھا ---

سمیر آگے بڑھا اور آہستہ سے اسکے کے اوپر سے دوپٹہ ہٹا کے سائیڈ پر رکھ دیا --

اریج شرما کے خود میں سمٹ سی گئی --

سمیر اسکے حسین وجود کے نشیب و فراز میں کھو سا گیا --

اریج کا تنفس تیز ہونے لگا تو وہ آہستہ آہستہ کانپ رہی تھی ---

سمیر اس کو تھام کر بیڈ تک لایا اور اپنے سامنے بٹھا کر اس کی پیشانی پر بوسہ دے کر گویا ہوا ---

اریج کیا تم دل سے میری ہمسفری قبول کر سکتی ہوں ???

وہ خاموش رہی --

وہ معصوم تو اس دن ہی سمیر کو اپنا آپ سونپ چکی تھی جس دن سمیر اس کی ڈھال بن کر اس کو اپنے نکاح میں لیا تھا --

ہو سکتا ہے کہ تم مجھے دل سے قبول نہ کروں --

مگر میں تم سے وعدہ کرتا ہوں آنے والے وقت میں تمہیں اتنی محبت دوں گا کہ تم میری محبت کا جواب مجھ سے عشق کر کے دوں گی ---

کیا تمہیں میری ہمراہی ایک عدد ریڈیمیٹ بیٹی کے ساتھ

قبول ہے؟؟؟

وہ اپنا ہاتھ اریج کے سامنے پھیلا کر بولا --
اس نے بے ساختہ اپنا ہاتھ سمیر ے مضبوط ہاتھ میں تھما دیا

--

سمیر نے اس کے خوبصورت محبت کے اظہار پر عریج
کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے ڈائمنڈ کی
خوبصورت رنگ اس کی نازک سی انگلی میں ڈال دی۔۔
آریج نے اس کے چوڑے سینے پر اپنا سر دکھدیا بہت
خوبصورت انداز تھا خود سپردگی کا --
سمیر نے اس کو کسی کانچ کی گڑیا کی طرح خود میں
سمیٹ لیا ---

اور اس کے پورے وجود کے ایک ایک پور کو اپنی محبت
سے شرابور کرتا چلا گیا ---



اگلے دن حجاب اور بشر کی انیورسری تھی اور ساتھ ہی
ہمدان اور سمیر کا ولیمہ بھی تھا ---
پہلے ہمدان آسرا کا ہاتھ تھام کر اس کو لے کر اسٹیج پر آیا

--

اسراء سی گرین کلر کے اسٹائلش فرشی غرارہ میں
خوبصورتی کے تمام ریکارڈ توڑ رہی تھی --
جبکہ ہمدان بلیک کلر کے پینٹ کوٹ میں ملبوس انتہائی
ڈیسنٹ لگ رہا تھا --

دونوں کی جوڑی بہت آفت ڈھا رہی تھی ہر ایک دیکھنے والے کی نظر میں ستائش تھی ---

وہ دونوں اسٹیج پر بیٹھ چکے تھے جب حجاب بشر کے ساتھ ہمدان اور اسراء کے پاس آئی اور شرارت سے ہمدان کو دیکھ کر گویا ہوئی ---

اسراء اپنا بیگ لے کر آئی ہونا؟؟؟
گاڑی میں ہے نہ تمہارا سامان؟؟؟
کیوں ایسا کیوں؟؟

ہمدان نے حیرانی سے حجاب اور بشر کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا ---

وہ کیا ہے جیٹ جی ہمارے ہاں رسم ہے کہ ولیمے والے دن دلہن دولہا کے ساتھ جانے کے بجائے پورے ایک ہفتے کے لئے پکھ پھیرے کے لیے میں کی جاتی ہے --
کیا؟؟؟

حمدان کے ساتھ ساتھ بشر کے منہ سے بھی بے ساختہ نکلا تھا ---

بشر کو اپنی فکر لاحق ہو گئی تھی کہ کہی حجاب بھی سمیر کے ساتھ آج ان دونوں کی ویڈنگ اینیورسری کے دن روانہ نہ ہو جائے ---

اسراء شرمائی شرم ایسی مسکرا رہی تھی --

جی ہاں یہ برسوں سے چلی آ رہی رسم ہے ---

حجاب بڑی بوڑھیوں کی طرح مزید بولی --

اسی لئے آج ہم اپنی دلہنیا لے کر ہی جائیں گے ---
بشر دیکھ یہ غلط بات ہے پہلے ہی اس چڑیل کی وجہ سے
میری شادی ڈلے ہوئی ہے بہت --
کے پہلے یہ محترمہ صحت یاب ہو جائے مکمل ---
اور اب جب صبر کا پھل انجوائے کرنے کا موقع ملا ہے تو
پھر سے یہ چڑیل بیچ میں آ گئی ہے --
حمدان کا دماغ بھنوٹ ہونے لگا ---
حجاب بشر اور آسرا کے بے ساختہ کہنے بلند ہوئے ---
اور پھر پورے ہال میں اندھیرا چھا گیا ---
جب اریج اور سمیر ماما بابا کے ساتھ چلتے ہوئے اسٹیج پر
آ رہے تھے --
اسپاٹ لائٹ میں ان دونوں کی جوڑی جان سورج کی
جوڑی لگ رہی تھی ---
ننھی آرزو ساڑھے تین ماہ کی ہو چکی تھی اور بابا کی گود
دے بڑے مزے سے اٹکھیلیاں کرتی ساتھ آرہی تھی دلہن
دولہا کے --
پھر وہ دونوں بابا ماما کے ساتھ اسٹیج پر آ کر بیٹھے تھے
--
اریج نے ٹی پنک کلر کی نفیس سے کام والی میکسی نما ٹیل
گاؤن پہن رکھا تھا --
جب کہ سمیر نے ڈارک نیوی بلو کلر کا پینٹ کوٹ سے تن
کیا ہوا تھا --

--اریج کے چہرے کی آج جھپ ہی نرالی تھی اس کے چہرے پے سمیر کی بخشی ہوئی محبتوں کا روپ بھرپور انداز میں رج کے چڑھا تھا --
سمیر اور عریج کو یہ سرپرائز دوپہر میں ملا تھا جب حجاب عریج کو پالر کے لئے لینے آئی تھی --
سمیر اور وہ دونوں تو ہمدان کے ولیمے کی تیاری کر رہے تھے جو رخصتی کے تیسرے دن گیپ سے کر اریا گیا تھا--

اس کو اب سمجھ میں آئی تھی کہ اس تین دن کے گیپ کی وجہ --

جب حجاب نے سمیر کے اوپر آکر بم پھوڑا تھا کہ آج ہماری اینیورسری اور ہمدان کی ولیمے کے ساتھ ساتھ آپ لوگوں کا بھی ریسپیشن ہے ---

سمیر کی آنکھوں میں اپنی بہن کے لئے محبت اور اپنائیت کچھ اور بھی بڑھ گئی تھی --
کہ وہ اس کی خوشیوں کے لئے کتنے جتن کرتی آ رہی تھی ---

سمیر نے آگے بڑھ کر اس کو اپنے سینے سے لگا یا ۔
شفقت سے بھرپور ہاتھ حجاب کے سر پر پھیر کر کہا ---
حجاب تم میری خاطر کیا کیا نہیں کرتے ---
بس بھائی ابھی اموشنل ہونے کی ضرورت نہیں ہے --
حجاب نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو پہنچتے ہوئے کہا--

وہ اپنے بھائی کی محبت پا کر بہت مطمئن اور شاداں تھی --
میں اریج کو لے کر جا رہی ہوں رات میں ملتے ہیں --- اور
آپ کا ڈریس میں نے بوا کو دے دیا ہے آپ بھی ریڈی ہو
کے پہنچ جائے گا ٹائم پہ --



بشر ڈارک براون کرتے شلوار میں کسی سلطنت کے
شہنشاہ سے کم نہیں لگ رہا تھا۔
جبکہ حجاب بلیک اور سلور نفیس سے کام والی ساڑھی
میں کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی --
ان کی شادی کی سالگرہ دو مہینے پہلے تھی مگر حجاب
کی وجہ سے آج کے دن سیلیبریٹ کی جارہی تھی۔۔۔
اور آج کا دن ہمدان کے بہت زور دینے پر رکھا گیا تھا۔۔۔
کہ اس کا ولیمہ اس دن کیا جائے۔۔
وہ چاہتا تھا کہ اس کی خوشیوں کے ساتھ ساتھ اس کے
دوست کی بھی خوشیاں دوبالا ہو جائے۔۔
اور یہی وجہ تھی کہ آج ہمدان کے ولیمے کے ساتھ بشر
اور حجاب کی انیورسری بھی سیلیبریٹ کی جا رہی تھی
تاکہ خوشیوں کے رنگ مزید خوبصورتی سے ابھریں۔۔
اور پھر ماما بابا کی خواہش پر سمیر اور اریج کا ولیمہ بھی
اسی دن قرار پایا گیا تھا ۔

اریج سمیر اور بیچ میں ننھی آرزو اور ان کے برابر میں
اسراء اور ہمدان جب کہ دونوں سائیڈوں پر ہمدان اور بشر

کے پیرنٹس برجمان تھے --
پیچھے حجاب اور بشر کسی بات پر لوگ جو کر رہے تھے
جب کیمرہ مین نے کہا ---
ریڈی۔ ---

سب نے ایک دم کیمرے کی طرف دیکھا --
کیمرے کی آنکھ نے جھٹ سب مکمل اور ہنستے مسکراتے
چہروں کو خود میں قید کر لیا ----
اور ایک مکمل تصویر میں یہ پورا گھرانہ بڑی
خوبصورتی سے اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا ---



حجاب کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی جب بشر جلدی
سے بھاگتا ہوا اس کی طرف آیا اور تیزی سے اس کی
آنکھوں کے سامنے اپنے ہاتھ رکھ کر اس کی آنکھیں بند
کر دیں۔ -

اف

آف۔۔۔۔ بشر کیا ہے میں بہت تھک گئی ہوں اور آپ کو ابھی
بھی مستیاں سو ج رہی ہیں ---
وہ جھنجھلا کر بولی --

اف میں نے تو ابھی کوئی مستی کی بھی نہیں ہے اور تم ہو
کہ ابھی سے تھک گئی ہو شاباش ---

اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھے بشر اس کو کمرے میں لے
گیا اور آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھول کر اسکی آنکھوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Tu Kitni Masoom Hai | By Aymen Nauman (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://novel.elife.com.pk/>

پر سے اپنے ہاتھ ہٹا دیئے تھے ۔
حجاب نے اپنی آنکھیں کھولی ہی تھی کہ نظروں کے
سامنے موجود منظر نے اس کو مبہوت سا کر دیا تھا ۔۔۔
پورا کمرہ گلاب اور موتیا کے پھولوں سے سجا ہوا تھا ۔۔
وائٹ اور ریڈ کلر کے ہارڈ شیپ کے بلون پورے کمرے
میں خوبصورتی سے بکھرے ہوئے تھے ۔۔
لائٹ کے بجائے صرف کمرے کو چھوٹی چھوٹی کینڈل
سے روشن کیا گیا تھا ۔۔۔
اور سامنے چھوٹی سی ٹیبل پر کیک اور ان دونوں کی
شادی کی تصویر فریم کی ہوئی رکھی تھی ۔۔۔
وہ بشر کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھی۔۔
بشر اس کے چہرے پر موجود مسرت کو دیکھ کر ایک
دفعہ پھر سے جی اٹھا تھا۔ ۔
حجاب کی نظریں ٹیبل پر رکھے اس گفٹ اور کارڈ پر
پڑھیں تھی۔۔
جو اس نے اس حادثے کے دن اس مال سے خریدا تھا بشر
کیلئے بڑی محبت سے۔۔۔
یہ ۔۔۔
وہ گفٹ کو ہاتھ میں لے کر ڈبڈوبائی آنکھوں سے بشر کو
دیکھ کر بولی ۔۔
وہ اس کو خود سے قریب کر کے کہنے لگا ۔۔
ہاں یہ میں نے بہت سنبھال کر رکھا تھا ۔۔

اس سے آگے وہ اس بات کو ختم کرتے ہوئے بولا --
یہ دیکھو یہ تمہارا پریزنٹ ہے ---
اس نے جھک کر ایک باکس اٹھایا اور کھول کر اس میں
سے جڑاؤ کنگن رتوں سٹائل کے حجاب کے ہاتھوں میں
پہنائے --
اور اسی مخملی کیس کے باکس میں سے ایک اور لفافہ
نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا --
یہ کھول کے دیکھو یہ کیا ہے --
اس میں کیا ہے؟؟
وہ بولی --
ارے کھول کر تو دیکھو --
وہ جھنجھلا کر بولا --
حجاب نے آہستہ سے اینولپ کھولا بشر محبت بھری
نظروں سے اسی کو دیکھ رہا تھا ---
آوہ بشر آپ بہت اچھے ہیں -
وہ لفافے میں موجود عمرے کے ٹکٹ دیکھ کر خوشی سے
اچھل پڑی ---
جی بالکل آپ کوئی خواہش کریں اور ہم پوری نہ کریں --
وہ آہستہ سے اس کی ساڑی کا پلو کھینچتے ہوئے بولا --
بشر آپ بھی نہ میں بہت تھک گئی ہوں مجھے سونا ہے --
ہاں تو سو جانا ساڑھی پہن کر تو نہیں سوگی میں تمہاری
مدد ہی تو کر رہا ہوں چینج کرنے میں -

وہ اس کی ساڑی کا پلو زمین پر گرا چکا تھا اور اب آہستہ آہستہ اس کے بلاؤز کے بٹن کھول رہا تھا ---

حجاب نے شرما کر چہرہ اپنے ہاتھوں میں جو چھپایا اور ایک ادا سے اس کے سینے پر مکا مار کر ہلکا سا دھکا دینے کی اپنی سی کوشش کی ---

بشر نے اس کو اپنے بازوؤ کے گھیرے میں اٹھا کر خوشی سے گول گول گھومایا --

پلیز بشر مجھے چکر آ رہے ہیں --
وہ منمنا کر بولی --

یار چکروں کو گولی مارو چلو بیڈ پر چلتے ہیں جلدی سے --

وہ حجاب کو لیے کودنے کے انداز میں بیڈ پر گرا تھا --
کہ اچانک دونوں کے بیڈ پر اس طرح گرنے سے بیڈ کا نیچے سے تختہ ٹوٹا تھا--

اور وہ دونوں زور دار چھنا کے کی آواز کیساتھ زمین بوس ہو چکے تھے --

حجاب اور بشر نے ایک دوسرے کو آفسردہ نظروں سے دیکھا اور دونوں اس صورتحال پر زور سے ہنس پڑے --



ختم شد

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہوگا اپنی قیمتی رائے سے
ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ
آپ کے لیے بھی خیر و عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین